سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 26- مئی 2021

(یوم الاربعاء، 14- شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 4

223

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/2544. Dated: 21st May, 2021. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy** ***Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi,** ***Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

225

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26-مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل 25 مئی 2021 کی بجائے زیر قاعدہ 27(2))

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 18 مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2- شیخ علاؤالدین: (پیش ہوچکی ہے) یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

226

3- جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل:
اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

4- محترمہ خدیجہ عمر:
(پیش ہو چکی ہے)
2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

5- جناب محمد طاہر پرویز:
(پیش ہو چکی ہے)
اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

(ب) سرکاری کارروائی

GENERAL DISCUSSION

Continuation of General discussion on Agriculture

227

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

بدھ، 26۔ مئی 2021

(یوم الاربعاء، 14۔ شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 49 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

سورۃ الاعلیٰ آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا 0 اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا 0 مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو 0 حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے 0 یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے 0 (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں 0

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمت حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اسی ماہِ مبیں کی چاندنی دیکھی
جمالِ مصطفیٰ آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہر آنکھ پرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ہمارے ایک نو منتخب ممبر چودھری نثار علی خان پی پی۔10 راولپنڈی حلف اٹھانے کے لئے یہاں پر موجود ہیں لہٰذا وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد رجسٹر پر دستخط فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر چودھری نثار علی خان نے حلف اٹھایا
اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو۔ Do you want to make a speech?

CHAUDHARY NISAR ALI KHAN: Mr Speaker! No, Sir.

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 1418 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1889 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 2210 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3707 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے ۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3708 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات جناب صہیب احمد ملک کے

ہیں ان کی طرف سے request آئی ہے لہذا ان کے سوالات نمبر 3724 اور 3725 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ناصر محمود کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! جی، میرا سوال نمبر 3730 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: ٹوبہ سے احمد آباد تا بگا سیال سڑک کی مرمت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***3730: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگا سیال تک سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اوراس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگا سیال سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی Rehabilitation کا کام DO Roads جہلم کی زیر نگرانی سال 16-2015 میں مکمل کیا گیا تھا جس کی تخمینہ لاگت 24.215 ملین روپے تھی۔ سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ سڑک کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی Special Repair کا تخمینہ لاگت 31.942 ملین روپے لگایا گیا ہے مطلوبہ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! میں نے جز الف میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ داد نخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگا سیال تک سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے محکمے نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ داد نخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگا سیال سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر کس سوال پر بات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر 3730 زیر بحث ہے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! محکمہ اپنے جواب میں تسلیم کر رہا ہے کہ سڑک خراب ہے لیکن اس کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ میرا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ اس سڑک کی حالت کب تک درست ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس سڑک کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! کوشش کریں گے کہ انشاءاللہ فنڈز کی دستیابی پر اسے جلدی کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فنڈز کی دستیابی پر؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کے پاس فنڈز ہی نہیں ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ارادہ کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): ارادہ تو نیک ہے لیکن فنڈز نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کا ارادہ ہے لیکن فنڈز نہیں ہیں۔ ناصر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 3731 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: تحصیل پنڈ دادنخان للہ سے ڈھڈی براستہ کہانہ تا بگا سڑک کی تعمیر و مرمت اور بجٹ کی تفصیلات

*3731: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (تحصیل پنڈ دادنخان) للہ سے ڈھڈی براستہ کہانہ تا بگا سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی ازسرنو تعمیر / مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ للہ سے ڈھڈی براستہ کہانہ تا بگا سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ مذکورہ سڑک کی لمبائی 12 کلومیٹر اور چوڑائی 12 فٹ ہے۔ سڑک کی Metal Width درست حالت میں ہے البتہ بارشوں کی وجہ سے Berms پر Rain Cuts پڑ گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم کی زیر نگرانی سال 15-2014 میں کیا گیا جس کا تخمینہ لاگت 9.893 ملین روپے تھا۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ سڑک کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی ازسرنو تعمیر فی الحال درکار نہ ہے جبکہ Berms پر پڑے Rain Cuts کو وقتاً فوقتاً مٹی ڈال کر بھر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! جب فنڈز ہی نہیں ہیں تو پھر اس پر کیا بات کرنی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! فنڈز کی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ فنڈز آئیں گے تو کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی فنڈز نہیں ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، فنڈز نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فنڈز کب تک آئیں گے، کوئی امید ہے ؟ Order in the House منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): امید ہے نئے سال میں فنڈز مل جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے مالی سال میں یعنی جون جولائی کے بعد فنڈز ملیں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، جون جولائی کے بعد فنڈز دستیاب ہوں گے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! اگر فنڈز نہیں ہیں تو ہم اپنا حلقہ اٹھا کر ڈیرہ غازی خان چلے جاتے ہیں۔ (قہقہے)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): اگر آپ اپنا حلقہ لاہور میں لاتے تو زیادہ جلدی ہو جاتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3823 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3824 بھی انہی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے - اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے، Order in the House جی محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4091 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مانانوالہ شیخوپورہ فیصل آباد سے سچا سودا روڈ کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4091: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مانانوالہ شیخوپورہ فیصل آباد سے سچا سودا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کو کب بنایا گیا تھا اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی اس کی پہلی بار مرمت کب کی گئی؟

(ب) مذکورہ روڈ کو دوبارہ مرمت کرنے کا کام کب شروع کیا گیا اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا مرمت کا کام کتنے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ماچھی کے پٹرول ڈپو ہونے کی وجہ سے ہیوی ٹریفک چلتی ہے اور سکھ یاتریوں کا راستہ بھی یہی ہے؟

(د) کیا مذکورہ روڈ کی مرمت کرنے کے لئے کسی متبادل راستے کا انتظام کیا گیا ہے یا لوگ مرمتی کام کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک میں پھنسے رہتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے متبادل راستے کا انتظام کر کے اسے جلد از جلد تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ مانانوالہ شیخوپورہ فیصل آباد سے سچا سودا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی عارضی مرمت گرونانک صاحب کی 550ویں برسی کے پیش نظر مالی سال 20-2019 میں بطور ری سرفیسنگ پروگرام کی گئی ہے جس پر 25.663 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ کی مرمت و بحالی پنجاب ٹورازم اینڈ اکنامک گروتھ پراجیکٹ کے تحت محکمہ ٹورازم کر رہا ہے جس کا تخمینہ لاگت 500.00 ملین روپے ہے۔ مذکورہ سڑک پر کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ سڑک پر کام جاری ہے جبکہ ٹریفک بھی رواں دواں ہے۔

(ہ) مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام جولائی 2021 تک مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں لکھا گیا ہے کہ مذکورہ روڈ کی مرمت و بحالی پنجاب ٹورازم اینڈ اکنامک گروتھ پراجیکٹ کے تحت محکمہ ٹورازم کر رہا ہے جس کا تخمینہ لاگت 500.00 ملین روپے ہے۔ مذکورہ سڑک پر کام جاری ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کام کب تک مکمل کیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس میں 17 کلومیٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ بھی انشاءاللہ جلدی مکمل ہو جائے گی۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب کی بات کی سمجھ نہیں آئی لہٰذا استدعا ہے کہ دوبارہ بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ماسک اتار لیں اور جواب repeat کر دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ سڑک 17 کلومیٹر مکمل ہو چکی ہے اور انشاءاللہ باقی حصہ بھی جلدی مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتادیں کہ اب تک کتنا خرچہ آچکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کے لئے تو محترمہ نیا سوال کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail نہیں ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! نیا سوال نہیں بنتا چونکہ جواب میں ہی لکھا ہوا ہے کہ 500 ملین روپے سے اس سڑک پر کام جاری ہے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس 500 ملین روپے میں سے جتنا خرچ ہو چکا ہے وہ بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ 500 ملین روپے میں سے کتنا خرچ کیا جا چکا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس طرح نہیں پتا چلتا چونکہ lump sum system چل رہا ہوتا ہے۔ جب اس کے بل جائیں گے تو پتا چلے گا کہ کتنا خرچ ہوا ہے اور کتنا باقی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کی تفصیل نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سکیم کے لئے فنڈز آئے ہیں اور کام چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا عملہ نہیں بیٹھا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، بیٹھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے چٹ منگوالیں، ان کے پاس اس کی تفصیل کا کوئی idea ہو گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ 500 ملین روپے میں سے کتنا خرچ ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ لکھ کر دے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): محترمہ! آپ کا کام جاری ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ 500 ملین روپے میں سے اب تک کتنا خرچ ہو چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چٹ آنے لگی ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کے سیکرٹری نہیں بیٹھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: لک صاحب! سیکرٹری نہیں ہیں تو پھر محکمے کی طرف سے کون بیٹھے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اسلام آباد میں فیڈرل گورنمنٹ میں ECNEC کی میٹنگ تھی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اس میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں، انہوں نے in writing بھیجا ہوا ہے اور ان کا باقی سٹاف یہاں موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں، No" Point of Order" وقفہ سوالات میں "No" Point of Order پلیز تشریف رکھیں۔ سیکرٹری صاحب نے تحریری اطلاع کر دی ہے اور ان کا عملہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سیکرٹری نہیں ہیں تو پھر وقفہ سوالات pending کر دیا جائے اور یہ رولنگ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، رولنگ موجود ہے لیکن ان کی مجبوری تھی اور ان کی تحریری اطلاع بھی آگئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی اور آپ کی بھی رولنگ ہے لہٰذا آپ آج کا وقفہ سوالات pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایسا نہ کریں۔ وقفہ سوالات pending نہیں ہو گا۔ سندھو صاحب! پلیز بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ روڈ fully funded سکیم ہے اور یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی سکیم ہے۔ اگر محترمہ اس میں فنڈز کی bifurcation چاہتی ہیں تو پھر اس کے لئے نیا سوال کرنا پڑے گا لیکن یہ سڑک 17 کلو میٹر مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ تین چار کلو میٹر بھی جولائی تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب بھی درست نہیں آیا تو میں آگے کون ساسوال کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کے سوال کا جواب تو دے دیا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں نے احتجاجاً سوال نہیں کرنا چونکہ پہلے سوال کا جواب صحیح نہیں دیا تو آگے کیا پوچھوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے estimate کے متعلق پوچھا تھا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں، پلیز آپ بیٹھیں، سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! محترمہ نے پوچھا ہے کہ کتنے فنڈز لگ چکے ہیں اور کتنے بقایا ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کی آواز نہیں آرہی-دوسرا مائیک on کرلیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ 22 کلومیٹر سڑک تھی اور یہ fully funded سکیم ہے، یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی سکیم ہے یہ سڑک 17 کلومیٹر مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ پر کام جاری ہے اور وہ بھی انشاءاللہ جولائی تک مکمل ہو جائے گی ۔ محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنے پیسے لگ چکے ہیں اور کتنے رہتے ہیں اس کے لئے محترمہ کو نیا سوال کرنا پڑے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس یہ تفصیل نہیں ہے کہ کتنے پیسے لگ چکے ہیں اور کتنے رہتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تفصیل موجود ہے کہ کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا رہتا ہے یہ on going ہے اور کام چلتا رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اس کے لئے نیا سوال جمع کرا دیں۔اب آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بجٹ لینے کا پتا ہے لیکن اس میں جتنا خرچ ہوا اور جتنا باقی ہے اس کا پتا نہیں ہے۔ یہ کیسی گورنمنٹ ہے، یہ کیسے وزراء ہیں جنہیں خرچ کا پتا ہے اور نہ ہی بجٹ کا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! 500 ملین روپے کی سکیم تھی اس میں سے 410 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4129 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مالی سال 20-2019 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات بہاولنگر کو فراہم کردہ فنڈز اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4129: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنا فنڈز ضلع بہاولنگر کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) کتنا فنڈز کس کس منصوبہ کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی سڑک کی تعمیر / مرمت اس سال میں کروانے کے لئے فنڈز فراہم کیا گیا ہے؟

(د) پی پی۔243 بہاولنگر کے جن منصوبہ جات کے لئے فنڈز فراہم کیا گیا ہے ان کے نام اور ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) پی پی۔243 کے منصوبوں کے لئے حکومت مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہ منصوبے جلد از جلد مکمل ہو سکیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال 20-2019 کے لئے محکمہ ہائی وے کو مبلغ 906.148 ملین روپے فنڈز دیئے گئے۔

(ب) مبلغ 891.363 ملین روپے فنڈز سڑکات کی تعمیرات کے لئے اور 14.785 ملین مرمت کے لئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں 36 سکیمیں تھیں جن میں سے 32 تعمیرات کی تھیں اور 4 سکیمیں مرمت کی تھیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 20-2019 میں 3 سڑکات کی تعمیر کے لئے 17.508 ملین روپے اور 1 سڑک کی مرمت کے لئے 1.297 ملین فنڈز فراہم کئے گئے۔ تعمیرات کی 3 سکیموں میں سے 1 سکیم مکمل ہو گئی ہے اور 2 پر کام جاری ہے اور سڑک مرمت کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر پی پی۔ 243 میں بقیہ سڑکات پر کام کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہمارے علاقے کی ایک بہت اہم سڑک ہے جو کہ ہارون آباد سے Head-7/R تک جاتی ہے۔ یہ تقریباً ساڑھے سات یا نو کلو میٹر لمبی سڑک ہے۔ پچھلے تین یا چار سالوں سے اس سڑک پر کام ہو رہا ہے۔ اس مالی سال میں بھی اس سڑک کے لئے کچھ رقم فراہم کی گئی لیکن ٹھیکیدار وہاں موقع پر کام نہیں کر رہا۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس سڑک کی اس وقت کیا صورت حال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا 87 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور funds ختم ہونے کی وجہ سے اس سڑک کا بقیہ کام مکمل نہیں ہو سکا کیونکہ جتنے funds ملے تھے وہ خرچ ہو چکے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے حلقہ کی یہ بہت اہم سڑک ہے۔ یہ سڑک پانچ یونین کونسلوں کو ملاتی ہے اور تقریباً 50 سے زیادہ گاؤں اس سڑک سے منسلک ہیں۔ گاؤں سے منڈیوں تک رسائی بھی اسی سڑک کے ذریعے ہوتی ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ اس سڑک کے لئے funds کی فراہمی فوری طور پر کی جائے۔ منسٹر صاحب ذاتی دلچسپی لے کر اس سڑک کو مکمل کروائیں۔ اس کے علاوہ میرے حلقے کی باقی سڑکوں کی حالت بھی بہت ابتر ہو چکی ہے اور یہ سڑکیں بالکل سفر کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ عوام کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے اور اس کی وجہ سے حکومت کی اپنی شُہرت بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے کیونکہ پہلے سے بنی ہوئی سڑکوں کی مرمت بھی نہیں ہو رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر نے جس سڑک کا ذکر کیا ہے وہ واقعی بہت اہم ہے۔ اس کو جتنا جلدی ہو سکے مکمل کروائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا 87% کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی 13% کام پالیسی کے مطابق اس سال مکمل ہو جائے گا۔ میں یقین دہانی کرواتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ سڑک اس سال مکمل ہو جائے گی۔ اس مرتبہ سڑکوں کے لئے special package آ رہا ہے اور اس کے بعد معزز رکن کا یہ گلا بھی ختم ہو جائے گا کہ ان کے حلقہ کی سڑکوں کی مرمت نہیں کی جا رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس special package میں اس سڑک کو بھی شامل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان کے حلقہ کی بقایا سڑکیں بھی اس سال کے special package میں شامل ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال نمبر 4130 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4178 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امان اللہ وڑائچ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4317 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4317: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر چوک عالم سے قلعہ دیدار سنگھ تک بڑے بڑے گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر اکثر گاڑیوں کی لمبی لائن کی وجہ سے سکول اور کالج کے بچوں کو سخت مشکلات درپیش ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی مرمت کا ٹینڈر مالی سال 18-2017 ، 19-2018 اور 20-2019 میں منظور ہوا اگر ٹینڈر منظور ہوا تو کام نامکمل ہونے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز موجودہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں اس سڑک کی تعمیر / مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ تا حافظ آباد روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس کے کچھ آبادی والے حصے نکاسی آب نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، جن میں عالم چوک تا کوٹ اسحاق اور قلعہ دیدار سنگھ قابل ذکر ہیں۔

(ب) اس سڑک کا حصہ عالم چوک تا کوٹ اسحاق اور قلعہ دیدار سنگھ دورویہ ہے، اس کا ایک Carriageway مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، اور دونوں اطراف کی ٹریفک دوسرے Carriageway سے گزر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے گاڑیوں کی لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں۔ سکول و کالج آنے والوں کو مشکلات درپیش ہوتی ہیں

(ج) یہ درست ہے کہ اس سڑک پر مالی سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں مرمت کے ٹینڈر منظور ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	روڈ سیکشن	لمبائی	ڈویژن	نوعیت
2017-18	راجباہ تالدھے والا وڑائچ	1.71 کلومیٹر	روڈ کنسٹرکشن ڈویژن گوجرانوالہ	سڑک حال ہی میں مکمل کر دی گئی ہے۔
2018-19	لدھے والا وڑائچ تا اسلام سٹی	0.85 کلومیٹر	روڈ کنسٹرکشن ڈویژن گوجرانوالہ	سڑک حال ہی میں مکمل کر دی گئی ہے۔
2019-20	قلعہ دیدار سنگھ سیکشن	2.15 کلومیٹر	ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن نمبر ا گوجرانوالہ	سڑک زیر تعمیر ہے، اور اس پر 15.199 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے مزید 31 ملین فنڈز درکار ہیں فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

اس سڑک کا ایک حصہ عالم چوک تا کوٹ اسحاق پر کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع کیا جا سکا نیز موجودہ مالی سال میں 59 ملین روڈ کنسٹرکشن ڈویژن گوجرانوالہ کو دستیاب کئے گئے جو کہ مکمل طور پر استعمال ہو چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دو سال کے بعد بولنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ محکمہ نے میرے سوالوں کا درست جواب دیا ہے لیکن گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کا ٹینڈر پچھلے تین سالوں سے ہو رہا ہے لیکن ان میں سے ایک ٹینڈر بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اب انہوں نے ایک ٹینڈر عالم چوک سے لدھے والا وڑائچ تک کی سڑک کا دیا ہے جو کہ 6 جون کو کھولا جائے گا لیکن مجھے خدشہ ہے کہ یہ اس ٹینڈر کو بھی منسوخ کر دیں گے۔ یہ ہر سال اس سڑک کی مرمت کے لئے ٹینڈر دیتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ بعد اسے منسوخ کر دیتے ہیں۔ انہوں نے لدھے والا وڑائچ سے اسلام سٹی تک ایک سڑک بنائی ہے لیکن اب وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ اسی طرح سڑک کا کچھ حصہ انہوں نے قلعہ دیدار سنگھ میں بنایا لیکن وہ بھی ٹوٹ چکا ہے۔ میرے خیال میں یہ پورے funds issue نہیں کرتے جس کی وجہ سے یہ کام مکمل نہیں ہو رہا۔ آپ بے شک کوئی نمائندہ بھیج کر visit کروالیں۔ اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال نہیں بلکہ گزارش ہے کہ جب یہ ٹینڈر مشتہر کریں تو پھر اسے منسوخ نہ کریں اور اس سڑک کا کام مکمل کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ ٹینڈر ہماری وجہ سے منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ اُس وقت ٹھیکیداروں نے ہڑتال کر دی تھی اور اس کی وجہ سے سب ٹینڈرز منسوخ ہو گئے تھے۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! اب جون کے مہینے میں نیا ٹینڈر مشتہر ہونا ہے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ یہ اسے بھی منسوخ کر دیں گے۔ اس خراب اور خستہ حال سڑک کی وجہ سے تقریباً 60 کے قریب قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ میرے خیال میں اس بابت وزیر اعظم کے خلاف پرچہ درج ہونا چاہئے کیونکہ حلقہ پی پی۔62 کو یہ پاکستان کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔ مجھ سے ہارے ہوئے لوگوں کی مرضی سے یہ ٹینڈر یہاں سے منسوخ کر کے funds کہیں اور خرچ کر لیتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کو تاکید کی جائے کہ آئندہ میرے حلقہ کا کوئی ٹینڈر منسوخ نہ کیا جائے اور خصوصاً گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کو فوری طور پر مرمت کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ جس طرح معزز رکن فرما رہے ہیں ویسے ہی ہو گا۔ جب ان کے حلقہ کی کسی سڑک کا ٹینڈر دیا جائے گا تو پھر اسے منسوخ یا تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امان اللہ واڑئچ! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ اب آپ کے حلقہ کا کوئی ٹینڈر منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 4345 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4377 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل صادق آباد: سال 20-2019 میں بلڈنگز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4377: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ بلڈنگ تحصیل صادق آباد میں مالی سال 20-2019 کے دوران کس کس محکمہ کی کون کون سی بلڈنگز تعمیر کر رہا ہے؟

(ب) ان بلڈنگز کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ بلڈنگز تحصیل صادق آباد میں کل 18 سکیمیں تعمیر کر رہا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایجوکیشن سیکٹر کے تمام 17 منصوبہ جات اس مالی سال 21-2020 کے دوران مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تعمیر ہال برائے کرشنا مندر بمقام کریم ٹاؤن تحصیل صادق آباد کا منصوبہ بھی مالی سال 21- 2020 میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے معزز وزیر سے اپنی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے حوالے سے بڑا اہم سوال پوچھا تھا کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کتنی بلڈنگز مالی سال 20-2019 میں زیر تعمیر ہیں؟ اس میں ایک بہت اہم سکیم تھی جس کا سنگ بنیاد actually پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے 2017 میں رکھا تھا۔ وہ سکیم کرشنا مندر بمقام کریم ٹاؤن تحصیل صادق آباد کی تھی۔ یہ سکیم 2017 کی ہے اور آج وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ 21-2020 میں اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ میں نے اس کو چیک کیا ہے اور میری اطلاع کے مطابق اس جانب کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ آپ کے علم میں ہے کہ رحیم یار خان میں اقلیتوں کی ایک کثیر تعداد آباد ہے تو اگر ہم اپنے اقلیتی بھائیوں اور ساتھیوں کی سکیم کے ساتھ یہ سلوک کریں گے تو وہ کیا سوچیں گے؟ ہمارے اقلیتی بھائی پاکستان کے ایسے ہی شہری ہیں جیسے کہ ہم ہیں۔ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی عبادات کر سکیں۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) نے سال 2017 میں ان کے لئے یہ سکیم شروع کی تھی۔ اب ہم اپوزیشن میں ہیں لیکن یہ سکیم 2017 میں

شروع کی گئی تھی، اب 2021 جا رہا ہے اور اگلے مہینے اگلا بجٹ آنے والا ہے۔ میں معزز وزیر مواصلات و تعمیرات سے تھوڑی رہنمائی چاہوں گا کہ اس سکیم کی کیا صورت حال ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ان کے حلقہ کی کل 18 سکیمیں تھیں جن میں سے 17 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ صرف یہ کرشا مندر والی ایک سکیم رہتی ہے جو کہ انشاءاللہ اس سال میں مکمل ہو جائے گی۔ رحیم یار خان والے تو بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کی 17 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ سکیمیں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے مکمل کی تھیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ میرے انتہائی قابل احترام بزرگ ہیں انہوں نے جو 17 سکیمیں رکھی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں، mainly Education Department۔ میرا خیال ہے میرے بھائی جناب خلیل طاہر سندھو صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر موصوف سردار محمد آصف نکئی میرے بھائی ہیں۔ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پچھلی حکومت میں وزیر بنیادی حقوق و اقلیتی امور تھا تو وزیر موصوف جس 70٪ کام کی بات کر رہے ہیں ان کے لئے ہم نے سب funding کی تھی۔ وزیر موصوف سے میری گزارش ہو گی کہ جتنا کام باقی ہے وہ یہ کروا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ پریس گیلری کے دوستوں نے علامتی walkout کیا ہے کیونکہ اسلام آباد میں اُن کے صحافی دوستوں کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا تھا تو آپ سے میری استدعا ہو گی کہ معزز ایوان میں سے دو اراکین کو بھیج دیں تا کہ وہ اُن کو واپس لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر! جناب فیصل حیات صاحب! جناب خلیل طاہر سندھو صاحب اور جناب سمیع اللہ خان صاحب! آپ سب دوست چلے جائیں اور صحافی بھائیوں سے بات کر کے اُنہیں پریس گیلری میں واپس لے آئیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے یہی گزارش ہے کہ ان چیزوں کو ترجیحاتی بنیادوں پر حل کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے کہہ دیا ہے کہ اس سال مکمل کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! یہ آپ کی commitment ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! بالکل یہ commitment ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4378 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4381 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: اقبال آباد موٹروے انٹر چینج کراسنگ پوائنٹ پر فلائی اوور بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4381: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ KLP روڈ پر بمقام اقبال آباد موٹروے رحیم یار خان انٹر چینج ٹو رحیم یار خان سٹی کے لئے کراسنگ پوائنٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ KLP روڈ اور رحیم یار خان کو موٹروے تک ملانے والی روڈ مذکورہ بالا پر چاروں اطراف سے ٹریفک کا دباؤ ہے جس کی وجہ سے آئے روز ٹریفک جام اور حادثات ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اقبال آباد کراسنگ پوائنٹ پر فلائی اوور بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) تھلی چوک رحیم یار خان سے اقبال آباد موٹروے انٹر چینج تک براستہ اقبال آباد مع تعمیر فلائی اوور اقبال آباد سڑک کو دورویہ کرنے اور فلائی اوور بنانے کا تخمینہ لاگت تقریباً 4 ارب روپے ہے۔ فی الحال مذکورہ فلائی اوور کی تعمیر زیر غور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ سوال اُس particular interchange کے حوالے سے ہے جو آپ بھی استعمال کرتے ہیں اور ہم بھی استعمال کرتے ہیں۔ میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ KLP روڈ اور رحیم یار خان کو موٹروے سے ملانے والی روڈ کو چاروں اطراف سے ٹریفک کا دباؤ ہے جس کی وجہ سے آئے روز ٹریفک جام رہتی ہے اور وہاں پر حادثات ہو رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ بالکل درست ہے۔ ایک سکیم propose ہوئی تھی کہ یہاں پر فلائی اوور بنایا جائے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ٹھنڈی چوک، رحیم یار خان سے اقبال آباد موٹروے انٹر چینج تک براستہ اقبال آباد تعمیر فلائی اوور اقبال آباد سڑک کو دورویہ کرنے اور فلائی اوور بنانے کا تخمینہ لاگت تقریباً 4 ارب روپے ہے۔ فی الحال مذکورہ فلائی اوور کی تعمیر زیر غور نہ ہے۔ آپ کے توسط سے میری گزارش ہے کہ یہ رفاہ عامہ کا کام ہے اس میں کسی کا particular حلقہ نہیں ہے۔ میرے ساتھ میرے بھائی مخدوم فواز احمد بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان کا حلقہ ہے۔ اگر یہ سکیم ہو جاتی ہے تو اس کا فائدہ پورے ضلع اور پورے علاقہ کا ہو گا۔ اگر 4 ارب روپے رفاہ عامہ کے ایک بنیادی cause کے لئے خرچ کر دیئے جائیں اور اگر اس سکیم کو ترجیحاتی بنیادوں پر include کر لیا جائے تو اس سکیم سے پورے ضلع کو فائدہ ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سکیم ابھی تک under process نہیں ہے اگر اس حوالے سے کوئی پیش رفت ہوئی تو ان کو بتا دیں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! رحیم یار خان اور جنوبی پنجاب کی عوام کے لئے یہ رفاہ عامہ کی سکیم ہے اور آپ کی سرکار بڑے اچھے کام کر رہی ہے تو اس سکیم پر بھی نظر ثانی کر لی جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم ان کی request بھیج دیتے ہیں اگر وزیر اعلیٰ صاحب consider کر لیں گے تو پھر یہ کام ہو جائے گا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میرے حلقے میں 17-2016 کی پرانی سکیمیں چل رہی تھیں تو میری گزارش ہے کہ آپ جہاں پر بھی کوئی سکیم شروع کریں وہاں پر آپ جو مرضی بورڈ لگائیں اُس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پرانی سکیم کے بورڈ پر پاکستان تحریک انصاف کے ٹکٹ ہولڈر کا نام لکھنا میرے خیال میں غیر مناسب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہماری کسی سکیم یا منصوبے پر سائن بورڈ نہیں لگتے اگر اپنے طور پر کوئی سائن بورڈ لگا لے تو وہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4384 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4384: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے جس پر گاڑیاں تو درکنار پیدل چلنا بھی مشکل ہے؟

(ب) اس روڈ کی تعمیر / مرمت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ روڈ کب سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اس روڈ کی مرمت / تعمیر کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(د) اس روڈ کی تعمیر کروانے کے ذمہ داران کون کون ملازمین ہیں انہوں نے کتنی دفعہ اپنے اعلیٰ افسران کو اس روڈ کی حالت کے بارے میں تحریری آگاہ کیا ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) حکومت کب تک اس روڈ کی مرمت / تعمیر کروادے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے۔

(ب) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سڑک کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے اور مذکورہ سڑک کچھ عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) اس روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے 51.927 ملین روپے درکار ہیں۔

(د) اس روڈ کی تعمیر محکمہ ہائی وے ڈویژن شیخوپورہ کے ذمہ ہے جنہوں نے وقتاً فوقتاً اعلیٰ افسران کو روڈ کی حالت کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت نہ ہو سکی۔

(ہ) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام کروادیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پہلے تو میں وزیر موصوف کو appreciate کرنا چاہوں گی کہ وہ بہت honest ہیں۔ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے۔ جز (د) کے جواب میں کہا کہ محکمہ ہائی وے ڈویژن شیخوپورہ ذمہ دار ہے۔ وقتاً فوقتاً اعلیٰ افسران کو روڈ کی حالت کے بارے میں آگاہ بھی کیا ہے۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اعلیٰ افسران کو وقتاً فوقتاً آگاہ کرنے کے باوجود ان کی بات پر کیوں کان نہیں دھرا گیا اور یہ سڑک ابھی تک خستہ حالت میں کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فنڈز کی دستیابی ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کیونکہ وہ محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کے اختیار میں ہے۔ وہ جتنے فنڈز جاری کرتے ہیں ہم اُس کے مطابق کام کر دیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ سوال 13 فروری 2020 کا ہے اور اس کا جواب۔24۔مئی 2021 کو آیا ہے اس کا مطلب ہے کہ پچھلے سال کے ADP میں اس سڑک کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف نئے بجٹ میں اس سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز کی دستیابی کے حوالے سے کوئی summary بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم requests بھیجتے رہتے ہیں لیکن کوئی سکیم improve کرنا اور اُس کے funding کرنا P&D کا کام ہے ہم تو صرف identify کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4441 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4451 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد شعیب اویسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4526 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4574 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4603 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے دفاتر میں خواتین ہراسگی تحفظ ایکٹ کے تحت ضابطہ رہنمائی اصولوں کا کھلے عام آویزاں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4603: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا Departmentکے تمام دفاتر اور ذیلی اداروں میں Protection Against Harrassment of Women at the Work Place Act, 2010 (Section-11/2) کے مطابق Code of Conductکے Publically Rulesایسی جگہ Displayکئے گئے ہیں جہاں تمام Employeesکو آویزاں نظر آئیں؟

(ب) اگر ہاں تو وہ کس زبان میں آویزاں کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا تمام Employeesکو اس Code of Conductکے متعلق آگاہی دی گئی ہے؟

(د) اگر ہاں تو آگاہی دینے کا طریق کار وضع کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) Protection Against Harrassment of Women at the Work Place Act, 2010 (Section11/2) کے مطابق Code of Conduct کے Publically Rules نمایاں جگہوں پر Display کر دیئے گئے ہیں، جہاں سے تمام Employees آسانی سے دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! اردو زبان میں آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! تمام Employees کو اس Code of Conduct کے متعلق مکمل آگاہی دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! تمام Employees کو بذریعہ سرکلر، پوسٹر اور لیکچر آگاہی دی گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس سوال کے ہر جز کا جواب ہاں میں ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو میں محکمہ کی کارکردگی سے بہت خوش ہوں۔ جز (د) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ تمام employees کو بذریعہ سرکلر، پوسٹر اور لیکچر آگاہی دی گئی ہے تو جہاں تک میرا علم ہے I don't think کہ اس طرح کی کوئی آگاہی دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جہاں کام ہوا ہے وہاں کی تصاویر یں بنائی گئی ہیں اور ساتھ موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ کوئی اور ضمنی سوال ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ .I am very grateful کہ آپ یہ سارے کام کر رہے ہیں کیونکہ جو ہماری خواتین departments میں کام کرتی ہیں ان کے تحفظ کے لئے یہ ایک بہت ضروری چیز ہے تاکہ وہ ایک safe environment میں اپنی job کو pursue کر سکیں۔ Thank you very much اور اگر مزید ایک بار پھر department کو آگاہی دے دی جائے تو .I would be very grateful. Thank you

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4637 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب سجاد حیدر ندیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4679 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ ان کی pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4694 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلال فاروق تاڑر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4702 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نورالامین وٹو کا ہے! سوال نمبر بولیں۔

جناب نورالامین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4713 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا تا دیپالپور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4713: **جناب نورالامین وٹو:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا دیپالپور روڈ ضلع اوکاڑہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی تعمیر / مرمت آخری مرتبہ کب کی گئی تھی اور اس پر کتنا خرچہ آیا تھا؟

(ب) کیا مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی اگر ہاں تو کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا دیپالپور شاہراہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس روڈ کی کل لمبائی 25.20 کلومیٹر ہے آخری مرتبہ اس کی خصوصی مرمت محکمہ ہذا نے مالی سال 17-2016 اور 18-2017 میں کی جس میں اس روڈ کے 8.56 کلومیٹر حصہ پر کام ہوا اور مبلغ 49.123 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) مذکورہ سڑک پر مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں سے کوئی مرمت کا کام نہ ہوا ہے اور نہ مذکورہ سڑک کے لئے کوئی بجٹ خصوصی طور پر مختص تھا اور نہ ہی خرچ ہوا۔

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! موصوف نے جواب دیا ہے کہ ہاں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ یہ سوال میں نے مارچ 2020 میں کیا تھا تو مالی سال 2021 بھی مکمل ہو گیا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ یہ انتہائی مصروف روڈ ہے جو جنوبی پنجاب کو سنٹرل پنجاب سے ملانے کے لئے نہایت shortcut روڈ ہے۔ یہ میرا سوال تو نہیں ہے لیکن گزارش ہے کہ وزیر صاحب یہ وعدہ فرما دیں کہ اس سال اگر ADP میں اس سڑک کو بھی ڈال دیا جائے تو اس سے جنوبی پنجاب اور سنٹرل پنجاب دونوں کو بھی فائدہ ہو گا اور ہمارے علاقہ کو بھی فائدہ ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس سال بجٹ میں include کر رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سال سکیمیں تو بڑی آ رہی ہیں اور جتنی بھی inter- district roads ہیں ان کے لئے ایک specimen جاری کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ انتہائی important road ہے اس کو include کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں وعدہ نہیں کرتا پر میں اس کو ضرور check کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں کہ اس کو include کروا دیں۔ اگلا سوال بھی جناب نور الامین وٹو صاحب وہ اسے پیش کریں۔

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں نے خلیل طاہر سندھو صاحب اور فیصل حیات صاحب نے پریس گیلری کے ممبران سے بات کی اور میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا ہمارے پریس گیلری کے بھائیوں کا کہ انہوں نے ہماری بات پر غور بھی کیا اور ہماری بات کو understand بھی کیا تو اس معزز ایوان کے حوالے سے میں اپنے پریس کے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن ہم سب اس معاملے پر اکٹھے ہیں۔ یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ہماری آواز ہیں جو واقعہ ظور صاحب کے ساتھ ہوا اس کو ہم سارے condemn کرتے ہیں اور انشاء اللہ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ پنجاب کی طرف سے ایک موثر آواز وفاق تک پہنچائی جائے گی اور request کی جائے گی تاکہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ ظہور پزیر نہ ہو۔ Once again پریس کے بھائیوں کا بہت شکریہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوئنٹ آف آڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں ایک اور مطالبہ تھا جو بڑا جائز اور واجب ہے Honorable Law Minster صاحب بھی موجود ہیں جس طرح سندھ اسمبلی نے Journalist Protection Bill پاس کیا ہے وہ پنجاب میں بھی پاس کیا جانا چاہے یہ ان کا مطالبہ تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو! آپ لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملہ پر bill لے آئیں۔ جی، جناب نورالامین وٹو!

جناب نورالامین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4714 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا تا بصیر پور ریلوے روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4714: **جناب نورالامین وٹو:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا بصیر پور ریلوے روڈ ضلع اوکاڑہ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی کل لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے مذکورہ روڈ آخری مرتبہ کب بنائی گئی اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی تو کتنی مختص کی گئی اور کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی کل لمبائی 15.60 کلومیٹر ہے اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔ مذکورہ سڑک 2004 میں شروع ہوئی جس کی کل لاگت 73.203 ملین روپے ہے اس سڑک کا ٹھیکہ میسرز یاسین برادرز لاہور کو دیا گیا جس نے یہ سڑک جون 2006 میں مکمل کی۔ سڑک کے بننے کے بعد اس پر کسی قسم کا کام نہ ہوا ہے۔ ہائی وے M&R ڈویژن ساہیوال جو کہ 01.01.2017 کو بنا ہے اس سے پہلے کی یہ سڑک تعمیر شدہ ہے۔ اور محکمہ ہائی وے M&R ڈویژن ساہیوال نے مختص شدہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی کام کیا اور نہ ہی کوئی خرچ ہوا ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک مالی سال20-2019 کے بجٹ میں سے کوئی مرمت کا کام ہوا ہے اور نہ ہی مذکورہ سڑک کے لئے کوئی بجٹ خصوصی طور پر مختص تھا اور نہ ہی کوئی خرچ ہوا ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ حویلی لکھا تا بصیر پور روڈ جو کہ روڈ ریلوے لین کے ساتھ ساتھ جا رہا ہے اس کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟ اور یہ سوال بھی میں نے 2020 میں کیا تھا وہ مالی سال بھی گزر گیا اور اس میں کہا گیا تھا کہ فنڈز نہیں ہے تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اگر مالی سال 22-2021 میں اس کو شامل کر لیا جائے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ چلیں! وعدہ ہی کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور میں یہ بھی check کر لوں گا کہ یہ سکیم اس دفعہ شامل کر لی جائے، پھر میں خود ان سے contact کر لوں گا۔ ان شاءاللہ کوشش کریں گے اس کو add کروا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ اس کو بھی include کر لیا جائے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی تک جتنے بھی سوالات آئے ہیں ان پر میرے بھائی نے یہی جواب دیا ہے کہ فنڈز کی availability پر ہے یا فنڈ ملیں گئے۔ ابھی میں آپ کے سامنے Okara District Development Package پیش کرتا ہوں اور ایک لسٹ پیش کرتا ہوں جس میں District Development Package 2020-21 ضلع اوکاڑہ میں جتنے حکومت کے ہارے ہوئے امیدوار ہیں، جتنے loosers ہیں اور جتنے عہدیداران ہیں انہیں کم سے کم 25 کروڑ روپے کے فنڈز پنجاب حکومت نے اور وفاقی حکومت نے دیئے ہیں، ہمیں کوئی عتراض نہیں ہے یہ 25 کروڑ کے بجائے 50 کروڑ روپے کے فنڈز دیں لیکن ایک humble request ہے کہ جو پچھلی ADPs کی سکیمیں ہیں جو non funding کی

وجہ سے رُکی ہوئی ہیں ان پر آدھی روڈز پر کام ہو چکا ہے اور باقی رُکا ہوا ہے تو میں استدعا کروں گا اپنے بڑے بھائی کو کہ یہ 25 کی بجائے 50 کروڑ کے فنڈز کر دیں پر کام نہ روکیں یہ تو خود پرائم منسٹر عمران خان صاحب اپنی بات سے انحراف کر رہے ہیں وہ اپنی speeches میں کہتے تھے کہ میں MPAs اور MNAs کو پیسے نہیں دوں گا۔ یہ سب سے بڑا ثبوت ہے جو by name ہے صمصام بخاری صاحب 95 کروڑ، راؤ حسن سکندر صاحب 25 کروڑ، گلزار سبطین صاحب 25 کروڑ، مہر جاوید صاحب 25 کروڑ، جگنو محسن صاحبہ 95 کروڑ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ double ہے لیکن ان پر خدارا! tax payers کے پیسے لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی وساطت سے میری اپنے بھائی سے دست بدستہ گزارش ہے کہ دیپالپور تا بصیر پور ایک روڈ ہے جو 4 لاکھ افراد کو facilitate کرتی ہے یعنی کہ وہاں daily کی جو traveling ہے وہ 4 لاکھ population کی ہے۔ پچھلے تین سال سے اسی فلور پر کھڑا ہو کر آپ کے ذریعے سے اپنے بڑے بھائی کو استدعا کرتا ہوں کہ خدارا کسی پیکج میں اس روڈ کی repair ہی کروا دیں patch work ہی کروا دیں وہاں سفر نہیں ہو سکتا 22 منٹ کا سفر ہے جو ایک گھنٹہ 30 منٹ میں ہو رہا ہے یہ بیشک نہ بتائیں لیکن اس سے public at large کا فائدہ ہے اور اس میں بصیر پور سے دیپالپور دو قومی اسمبلی کے اور چار صوبائی اسمبلی کے حلقے آتے ہیں۔ یہ شفقت اور رحم فرما کر اس کے متعلق کچھ فرما دیں کہ اگلی ADP میں کوئی خیر خیرات کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اسے repair کروا دیں۔ چودھری صاحب maintenance and repair کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جی، جناب سپیکر! patch work ہی کروا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ patch work کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، جناب سپیکر! patch work ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس دفعہ جو inter -tehsil اور inter- district roads ہیں ان کے لئے special package آ رہا ہے اس کے مطابق ہر ضلع کو کم از کم دو دو یا تین تین سڑکیں ملیں گی اور انشاءاللہ ان کا گلہ ختم ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں جو already سکیمیں چل رہی ہیں ان کو تو مکمل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، جناب سپیکر! وہ تو پھر آپ direction جاری کریں P&D کو یا Finance کو ہمیں تو جو فنڈز انہوں نے جاری کرنے ہیں ہم نے انہی میں سے کام کرنا ہے۔ آپ ان کو direction جاری کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو direction جاری کر دی ہے جو پرانی سکیمیں ہیں ان کو مکمل ہونا چاہئے اگلا سوال جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4718 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4719 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب مظفر علی شیخ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4735 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4753 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جڑانوالہ: ستیانہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4753: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو ستیانہ سڑک کو دوبارہ تعمیر یا مرمت کی تجویز ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر 97-1996 میں کی گئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی " وزیر اعلیٰ پیکج" میں منظوری ہو چکی ہے اور اس کا ٹینڈر 20۔ مئی 2021 کو ہو چکا ہے۔ تعمیر کا جلد آغاز موجودہ مالی سال میں ہی کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جی، جناب سپیکر! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس سے پہلے کوئی 33 سوالات آئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 27 سوالات کے جوابات میں صرف یہ لکھا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ میرے جو ممبران یہاں پر خواہ اِس طرف سے ہوں یا اُس طرف سے ہوں دونوں طرف سے یہ آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ پنجاب کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور منسٹر صاحب اس بات کو بار بار ہر سوال کے جواب میں admit بھی کرتے ہیں میں ان کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ چلیں! کم از کم یہ اس بات کو تو تسلیم کر رہے ہیں کہ پنجاب سڑکوں کے لحاظ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور کب تعمیر کی گئی تھی اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر 97-1996 میں کی گئی۔ ان 25 کلومیٹر کے اندر ستیانہ اور جڑانوالہ کو نہر کے ساتھ ساتھ یہ ڈبل روڈ link کرتی ہے۔ یہاں لگ بھگ 50 سے 60 لاکھ آبادی ہے۔ اس سڑک کے لئے پچھلے تین سال سے اس ہاؤس کے اندر بار بار یاددہانی کرائی گئی، بار بار یہاں پر تحاریک التوائے کار جمع کرائی گئیں اس کے باوجود آج تک محکمہ کی طرف سے صرف اور صرف یہی جواب آیا ہے کہ مذکورہ سڑک "وزیر اعلیٰ پیکج" میں منظور ہو چکی ہے اور اس کا ٹینڈر 20 مئی 2021 کو ہو چکا ہے تعمیر کا جلد آغاز موجودہ مالی سال میں ہی کر دیا جائے گا۔ اب میرا کہنا ہے کہ ہم پہلے بھی اس معزز ہاؤس کے ممبر رہے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ جو ٹینڈر 20 مئی کو ہو گا اور اس کے جو پیسے رکھے جائیں گے کیا استعمال ہوں گے کیونکہ اب تو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ جو پیسے lapse کریں گے اس میں محکمہ کی کیا کارکردگی ہے اور اس پراجیکٹ کو کیوں وقت پر مکمل نہیں کیا گیا؟ پچھلے سال on the floor of the House یہ commitment دی گئی تھی کہ اس سڑک کو تعمیر کیا جائے گا۔ یہاں سے گزرنے والے لوگ اپنے پیاروں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کئی اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں

آتی اور میں منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں یہ منطق سمجھا دیں کہ 20 مئی کو کون سا ٹینڈر ہو گا اور آگے فنڈز کب close ہوں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب کا جز (الف) پڑھتا ہوں کہ اس سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر 97-1996 میں کی گئی تھی۔ اس کے بعد کون کون سی حکومتیں اور کن کن کی حکومتیں آئیں اُس وقت تو کسی نے اِس سڑک کو تعمیر نہیں کیا۔ اب اگر ٹینڈر ہو گیا ہے تو ان کو appreciate کرنا چاہئے تھا اور خوش ہونا چاہئے تھا کہ چلیں انہوں نے جو commitment کی تھی وہ تو پوری ہو گئی ہے۔ میرے دوست کو appreciate کرنا چاہئے تھا لیکن انہوں نے تو پھر طعنے دینا شروع کر دیئے ہیں۔ یہ چیف منسٹر پیکج ہے اس لئے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ سڑک تعمیر ہو گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا تھا کہ 20۔ مئی کو جو ٹینڈر ہوا ہے جس کے بارے میں انہوں نے لکھ کر جواب بھی دیا ہے۔ اب مجھے بتائیں کہ اس کے فنڈز کب lapse ہوں گے اور کب تک وہاں پر کام ہو گا؟ یہاں پر چودھری ظہیر الدین تشریف فرما ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب والا! آپ کی اجازت سے میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ تقریباً 25 سال میری constituency رہی ہے۔ اس سڑک کے بارے میں میرے بہت محترم ممبر نے فرمایا ہے کہ یہ ڈبل روڈ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ڈبل روڈ نہیں ہے بلکہ سنگل روڈ ہے۔ ٹینڈر ہو گئے ہیں اور وہاں کے لوگ خوش ہیں۔ ان کا اعتراض ہے کہ یہ پیسے کیسے خرچ ہوں گے تو یہ پیسے ongoing scheme کے تحت خرچ ہوں گے اور ایک دو ماہ میں یہ سڑک مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پیسے جو منظور کئے گئے ہیں اس سکیم کو کس تاریخ تک مکمل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: Ongoing scheme میں date تو نہیں ہوتی جتنے پیسے آتے جائیں گے اتنے لگتے جائیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سال اس کے جو فنڈز جاری کئے گئے ہیں وہ سو فیصد خرچ ہو جائیں گے اور اگلے مالی سال میں دوبارہ فنڈنگ ہو جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا بار بار بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تھوڑے سے پیسے رکھ کر اس سکیم کو ongoing میں ڈالا گیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جتنی پرانی ongoing schemes تھیں وہ تین تین، چار چار سال سے اسی وقفہ سوالات میں discuss ہوئی ہیں۔ وہاں تین تین، چار چار سال سے لوگ رُل رہے ہیں۔ لوگوں کے ٹیکس کے پیسے ہیں اِدھر سڑک بنائی جاتی ہے اور اُدھر سے ٹوٹ جاتی ہے کسی پارٹی سے verification نہیں کرائی جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جو TST Road یعنی Triple Surface Treatment Road جب بنتی ہے تو built-in ہوتا ہے کہ تین سال کے بعد اس پر 38 ہزار روپے فی کلومیٹر repair کے لئے مختص ہوتے ہیں۔ پچھلے دس سال سے تمام road empires اس لئے برباد ہو چکی ہیں، آپ ریکارڈ منگوا لیں کہ انہوں نے کتنا پیسہ TST Roads پر خرچ کیا ہے اور Carpet Roads پر کتنا خرچ کیا ہے۔ انہوں نے یہاں لاہور میں سارا پیسہ لگایا ہے۔ اس سڑک پر دس سال کا جو repair کا بجٹ تھا وہ لگایا ہی نہیں گیا۔ اس طرح ہزاروں کلومیٹر کی road empires پنجاب کی برباد ہو چکی ہیں جن کو repair کرنے کے لئے وقت چاہئے۔ اس وقت حکومت ان کو repair کر رہی ہے اس کی repair بڑی تیزی سے سارے صوبے میں جاری ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں بڑے ادب اور احترام سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پورا پنجاب جانتا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں 3200 کلومیٹر کھیت سے منڈیوں تک کی سڑکیں مکمل کی گئیں۔ اس بات کو پورا پنجاب سراہتا ہے اور ان کی کوالٹی کو ہماری NGOs بھی مانتی ہیں اور جو C&W کے حکام بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ "اے" کوالٹی کی سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ کیا تین سال میں انہوں نے کوئی ایک سڑک بھی ایسی بنا کر دکھائی ہے؟ کیا کسی غریب کو انہوں نے ریلیف دیا؟ میں اپنے فیصل آباد کی بات کروں تو کراچی سے ہمارا

جھنگ روڈ لنک کرتا ہے۔ وہ جھنگ روڈ تباہ و برباد ہو گیا ہے، جڑانوالہ روڈ تباہ و برباد ہو گیا اور سرگودھا چنیوٹ روڈ تباہ وبرباد ہو گیا۔ چودھری ظہیر الدین مجھے یہ بتائیں کہ کیاوہ سڑکیں ٹوٹی ہوئی نہیں ہیں؟ ان کے تو اپنے گھر کو جو سڑک جاتی ہے وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ یہاں پر کھڑے ہو کر صفائیاں دے رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو فرمایا ہے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ ان کے دس سالہ دور میں کوئی سڑک تعمیر ہی نہیں ہوئی۔ انہوں نے نئی سڑکوں کے علاوہ repair کا کام بھی ان کی وجہ سے pending پڑا ہوا ہے۔ میں نے انہیں پہلے بھی جواب دیا تھا کہ 97-1996 میں یہ سڑک بنی تھی۔ انہیں پچھلے دس سالہ دور میں وہ سڑک نظر نہیں آئی۔ اب جب سڑک شروع ہو چکی ہے تو انہوں نے کیڑے نکالنا شروع کر دیا ہے۔ یہ سڑک ان شاء اللہ تعالیٰ بنے گی۔ اس سڑک کا 20 مئی کو ٹینڈر ہوا ہے تو mobilization کے لئے کم از کم پندرہ، بیس دن یا مہینہ تو چاہئے۔ ان کو اچھی طرح اس چیز کا پتا ہے لیکن خواہ مخواہ یہ non-issue کو issue بنا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔ میں باہر تھا اور سوال گزر گیا۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اپنا سوال کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4735 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد: گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4735: **جناب مظفر علی شیخ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 20-2019 کا محکمہ کا R&M کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کتنا R&M کا بجٹ خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) پی پی۔70 حافظ آباد میں کتنی رقم سے کس کس سڑک کی Maintenance اور ریپئرنگ کا کام کیا گیا ہے یا کیا جا رہا ہے؟

(د) حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ جو کہ انتہائی اہم سڑک ہے جس سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں گاڑیاں گزرتی ہیں انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جبکہ یہ حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں کب تک حکومت اس کی مرمت یا اس کو از سر نو تعمیر کرے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال 2019-20 میں محکمہ ہائی وے M&R کا کل بجٹ 4.42 ارب روپے تھا۔

(ب) تمام بجٹ خرچ کر دیا گیا تھا۔

(ج) پی پی۔70 حافظ آباد میں کئی سڑکوں کی مرمت کی جا چکی ہے اور بہت سی سڑکوں کا کام جاری ہے ان میں حافظ آباد۔ شیخوپورہ روڈ (W=24' L=26 Kms) حافظ آباد خانقاہ ڈوگراں روڈ (W=24 L=24 Kms)، قلعہ رام کور روڈ (W=10' L=4.70 Kms)، حافظ آباد بائی پاس روڈ (W=32' L=5.72 Kms)، گوجرانوالہ، حافظ آباد۔ پنڈی بھٹیاں روڈ (W=32' L=41.90 Kms)۔ مرادیاں روڈ (W=12' L=9.40 Kms) ان میں کئی سڑکوں پر کام ہو چکا ہے اور کچھ سڑکوں کی مرمت کا کام باقی ہے (جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(د) حافظ آباد۔ گوجرانوالہ روڈ کی کل لمبائی 49 کلومیٹر ہے جس میں سے 09.00 کلومیٹر ضلع حافظ آباد میں واقع ہے جبکہ بقیہ 40.00 کلومیٹر ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ روڈ 2013-14 میں بنائی گئی اور اس کا ٹھیکہ National Logestic Cell کو دیا گیا تھا اس کی تخمینہ لاگت 1506.0020 ملین روپے تھی اس سڑک پر مختلف مقامات پر مرمت و بحالی کا کام جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مظفر علی شیخ! ضمنی سوال کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں نے حافظ آباد تا گوجرانوالہ روڈ سے متعلق سوال کیا تھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اس روڈ میں جو حصہ ضلع حافظ آباد کا ہے وہ 9 کلومیٹر ہے جبکہ یہ

سڑک 5کلومیٹر ضلع حافظ آباد سے گزرتی ہے۔ یہ اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ یہ روڈ پچھلے تین سال سے انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ حافظ آباد سے گوجرانوالہ تک سفر کا حقیقی ٹائم تقریباً30 سے 35منٹ کا ہے جبکہ یہ فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے سے پہلے کبھی طے نہیں ہوتا۔ اس سڑک کے اندر اتنے زیادہ گڑھے ہیں جو بہت گہرے ہیں اگر ان میں پانی کھڑا ہو جائے جو کہ ہوتا رہا ہے تو یقین مانیں گاڑیاں اس میں ایسے ڈوب جاتی ہیں کہ ان کا پتا ہی نہیں چلتا۔ میری ان ساری باتوں کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ مختلف قصبوں کے لوگوں نے اس سڑک پر آ کر احتجاج کیا ہے، کمشنر گوجرانوالہ، ڈی سی گوجرانوالہ، ڈی سی حافظ آباد کی یادداشت میں بارہا قراردادیں پیش کی گئیں اور احتجاجی مراسلے لکھے گئے لیکن محکمہ مواصلات کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ میں نے اپنے سوال میں M&R کا بجٹ مانگا تھا لیکن منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ repair کی مد میں سارا خرچ ہو چکا ہے۔ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ ہی اتنا بد قسمت ہے کہ M&R بجٹ کے وزن میں اونٹ کے منہ میں زیرہ بھی نہیں دیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ روڈ کب مکمل ہو گا اور لوگ کب اس عذاب سے جان چھڑائیں گے کیونکہ یہاں پر بے شمار حادثات ہو رہے ہیں اور سڑک کی خراب حالت کی بناء پر درجنوں نہیں بیسیوں کے حساب قیمتی جانیں تلف ہو چکی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پہلے تو انہوں نے صحیح طرح پڑھا ہی نہیں ہے کیونکہ حافظ آباد روڈ کا پورشن 5.72 کلومیٹر بنتا ہے اور دوسری بات یہ کہ سڑک کی حالت واقعی خراب ہے اس لئے جب فنڈز آئیں گے تو اِنشاءاللہ اس کو ضرور take up کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ commitment چاہ رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں commitment کیسے کر سکتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! کیا آپ commitment چاہ رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم commitment تب کر سکتے ہیں جب ہمارے پاس proper funding کی سکیم ہو۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ سڑک کب تک repair ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): ہمارے پاس funding اتنی آتی ہے جتنی گورنمنٹ نے دینی ہے۔ اگر فنڈز آئیں گے تو کر سکیں گے ورنہ میں commitment نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ M&R کی مد میں کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں ایسے ہی commitment دے کر on the floor of the House جھوٹ نہیں بول سکتا۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا اِن سے ضمنی سوال یہ ہے کہ حافظ آباد سے خانقاہ ڈوگراں ضلع حافظ آباد کو سپلائی کرنے والی سب سے بڑی سڑک ہے جو موٹر وے سے آتی ہے۔ اس کے اندر اتنی زیادہ undulation ہے کہ بڑی بڑی گاڑیاں بھی ایسے ہچکولے لیتی ہیں جیسے لہروں پر کشتی چل رہی ہو اور وہاں پر گاڑیوں کی رفتار بھی maintain نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کم از کم feasibility تو تیار کروائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں feasibility تیار کروا لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس سڑک کی feasibility تیار کروا کر M&R میں شامل کر دیں کیونکہ یہ بہت important سڑک ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم اِنشاء اللہ کوشش کریں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں اہم بات عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ حافظ آباد سے خانقاہ ڈوگراں روڈ پر تقریباً چار کلومیٹر کا ایک ٹکڑا تھا جس پر ڈیڑھ سال سے زیادہ وقت لگا۔ میں نے یہاں ہاؤس میں آ کر کئی دفعہ عرض کیا بہر حال بعد از خرابیٔ بسیار چار کلومیٹر کی سڑک تو بن گئی ہے لیکن اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حافظ آباد سے ایک ذیلی سڑک farm to market جاتی تھی جو میاں شہباز

شریف صاحب نے بڑی محنت اور پیار محبت سے بنوائی تھی اور جب heavy ٹریفک اُس سڑک کی طرف divert کی گئی تو وہ سڑک بھی بیٹھ گئی۔ اب وہ سڑک بن گئی ہے لیکن پہلے والی سڑک پر جب ٹریفک کا flow آیا تو وہ بھی انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے لہٰذا میری وزیر مواصلات سے یہ مؤدبانہ گزارش اور سوال ہے کہ حافظ آباد سے خانقاہ ڈوگراں سڑک جو repair ہونی ہے یہ کب تک کر دیں گے اور سڑک کے اندر undulations کب تک ختم ہو جائیں گے؟ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں کب تک کا جواب نہیں دے سکتا لیکن اِنشاءاللہ تعالیٰ اِن کے لئے کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا جلد از جلد کریں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جلد سے جلد کریں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! مجھے اس موقع پر ایک لطیفہ یاد آرہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بتائیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! ٹی وی پروگرام نیلام گھر میں طارق عزیز صاحب نے کسی سے پوچھا کہ دریائے سندھ کی لمبائی کتنی ہے تو جواب ملا کہ میرے خیال میں دریا کافی لمبا ہے۔ میں اب معزز منسٹر صاحب سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ فرمادیں کہ جلد از جلد کتنی لمبی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! دو چار سال تو گزر جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دو چار سال جلد از جلد میں لگ جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب مظفر علی شیخ: پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ۔ یہ چار سال فرما رہے ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ چار سال نہیں بلکہ دو سال کر لیں کیونکہ دو سال کے بعد چار سال اِن تک پہنچنے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ دو سال کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): میں چار سال اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگلے پانچ سال بھی ہمارے ہی ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو جائے گا اس لئے میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ already معزز منسٹر صاحب نے Chair کو assure کیا ہوا ہے۔ ابھی دوبارہ assurance کی بات ہوئی تو میں آپ کے زیرِ نظر لانا چاہتا ہوں۔ Actually Kasur Depalpur Road is not travelable now. ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ اُس روڈ پر سفر کر سکیں کیونکہ دو کلومیٹر بھی ایسے نہیں ہوں گے جہاں پر بڑے ٹریفک jams نہیں آتے۔ معزز وزیر نے ہاؤس کے اندر آج سے ایک سال قبل پچھلے بجٹ سے پہلے assurance دی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ سال 2020 والے بجٹ میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے کچھ کریں گے لہٰذا میں اِن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی انہوں نے فرمایا کہ میں غلط بات نہیں کر سکتا جو بالکل درست ہے کہ غلط بات نہیں کر سکتے لیکن ایک سال پہلے منسٹر صاحب ہاؤس کو assurance بھی دیتے ہیں کیونکہ وہاں پر absolutely سڑک کی حالت کی وجہ سے لوگ بڑی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ منسٹر صاحب نے جو assurance دی تھی اور ابھی یہ کہا کہ میں غلط بیانی نہیں کر سکتا تو kindly اس پر بتائیں کہ اس سڑک کے متعلق کیا حکم ہے اور کیا اس تکلیف سے اُن لوگوں کی جان چھوٹ پائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار محمد آصف نکئی!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے commitment کے مطابق جہاں پر زیادہ خراب سڑک تھی وہاں پر کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ الہ آباد اڈہ اور اِن کے علاقہ کھڈیاں میں بھی کام شروع ہے جبکہ گاہے بگاہے جہاں جہاں پر خراب سڑک ہے وہاں پر کام شروع کر رہے ہیں۔ ہم اس دفعہ قصور سے دیپالپور سکیم کو take up کر رہے ہیں جو اِنشاءاللہ پوری layer change کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے جو کہا ہے وہ درست کہا ہے کیونکہ اِن کا اس طرف سے گزر نہیں ہوا لیکن ان کے ساتھ صوبائی وزیر ہاشم ڈوگر صاحب بیٹھے ہیں وہ اُن کا اور

میرا بھی حلقہ ہے اور ہم پانچ چھ ممبران اُس سڑک سے گزر کر جاتے ہیں۔ جو کام محکمہ نے کیا ہے وہ ناکافی ہے اور لوگوں کی تکلیف کا مسئلہ حل نہیں ہوا کیونکہ شہر کی main arteries بند ہیں۔ آپ اسے main ہائی وے سمجھیں جو اب beaches میں تبدیل ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر آپ visit کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب kindly اس پر assure کریں کہ یہ کچھ کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاشم ڈوگر صاحب! کیا آپ اس پر respond کریں گے جو ملک صاحب بتا رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں کل رات وہیں سے travel کر کے آیا ہوں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں with due apology عرض کروں گا کہ ملک صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے اور last year میں نے ہی یہاں پر request کی تھی جس پر سپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ آپ کے ساتھ جا کر چیف منسٹر سے بات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنی huge amount لگی ہوئی ہے، اگر اس کو دوبارہ نئے سرے سے بنانے پر آئیں تو ہم شاید اتنے فنڈز ہی اکٹھے نہ کر سکیں۔ یہ ایک genuine issue ہے۔ میرے خیال میں معزز منسٹر صاحب یہ بتانا بھول گئے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ کی اب یہ پالیسی ہے کہ جس area سے جتنی toll collection ہو گی وہ پیسے اسی سڑک پر ہی لگیں گے۔ اس روڈ پر تین tolls ہیں اور تقریباً 25 کروڑ روپے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ جلد ہی یہ پیسے اس روڈ کی repair پر خرچ ہوں گے اور جتنی کمی ہو گی اس کے لئے additional funding بھی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اگلے مالی سال میں یہ شامل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا تھا کہ یہ سکیم شامل ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں اور question hour کے بعد بات کر لیجئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ سوالات ہیں اس لئے میری اسی سے متعلق بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ کا سال یا ڈیڑھ سال بعد day fix ہوا ہے۔ ہر ممبر یہ چاہتا ہے کہ اپنے حلقے کی مشکلات ڈیپارٹمنٹ کے علم میں لائیں۔ میں نے پچھلے دو سال میں ذاتی طور پر منسٹر صاحب کی توجہ ایک issue کی طرف مبذول کروائی اور تحریک التوائے کار بھی اسی حوالے سے دی جو آپ کی مہربانی سے آج پوائنٹ آف آرڈر کی صورت میں پیش کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی سڑک کے حوالے سے ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: نہیں۔ اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے۔ موٹروے سے آتے ہوئے فیض پور انٹر چینج سے جو link road شاہدرہ کی طرف آتی ہے وہ تقریباً چار سے چھ کلومیٹر کے درمیان ہے۔ پچھلے دو سال سے اس روڈ پر چار پانچ فٹ گڑھے ہیں اور چار پانچ فٹ کہنا آسان ہوتا ہے جبکہ ٹریفک عملاً بند ہو چکی ہے۔ موٹروے سے لوگ آگے لاہور جا کر اترتے ہیں اور شاہدرہ نہیں اترتے کیونکہ شاہدرہ جانے والی سڑک اس قابل نہیں ہے کہ اس پر سفر کیا جاسکے۔ اس سڑک پر حادثات ہوئے ہیں، لوگوں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں اور وہاں پر جب ہیوی ٹریفک آتی ہیں تو چھوٹی گاڑیاں الٹ جاتی ہیں جس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔ تو میں معزز وزیر سے یہ چاہوں گا کہ اگر ان کا اس سڑک کے حوالے سے کوئی مستقبل میں منصوبہ ہے تو اس ایوان کو آگاہ کر دیں تاکہ وہاں کام ہو سکے۔ شکریہ

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر کے حکم پر اس سڑک کا 220 ملین روپے کا ٹنڈر ہو چکا ہے جس پر انشاءاللہ جلد کام شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! مبارک ہو You are lucky۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔251 بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1889: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔251 بہاول پور میں کون کون سی سڑک کی تعمیر اور مرمت جاری ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان پر کب کام شروع ہوا تھا اور کب تک ختم ہونا تھا؟

(د) کیا حکومت عوام الناس کے لئے ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں مرمت کا کوئی کام جاری نہ ہے تاہم 11 سڑکات پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مرمت کی مد میں فنڈز بلاک کی شکل میں جاری کئے جاتے ہیں جن کو ضرورت کے تحت صوبہ بھر میں سڑکوں کی مرمت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا سال 19-2018

میں مرمت کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی جبکہ پنجاب حکومت کی طرف سے محکمہ شاہرات بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے سال 19-2018 میں 104.681 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سڑکات پر تعمیر کا کام 18-2017 میں شروع ہوا ان کی مدت تکمیل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کل 11 سڑکات میں سے 10 سڑکات کا کام مکمل کر دیا گیا ہے بقیہ 1 سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کے لئے مزید 20 ملین فنڈز کی ضرورت ہے۔ مالی سال 22-2021 میں فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دی جائے گی۔

احمد پور شرقیہ تا دھوڑ کوٹ روڈ کو دورویہ کرنے کے منصوبہ اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2210: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) احمد پور شرقیہ تا دھوڑ کوٹ (اوچ شریف) روڈ ضلع بہاولپور کی دورویہ تعمیر کا کام 3 ارب 88 کروڑ روپے میں منظور ہوا تھا جس پر ایک ارب 30 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور یہ ADP کی منظور شدہ سکیم کو Un Funded کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر جو کام ہوا ہے وہ بھی کام روکنے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے سڑکوں پر ادھورا کام ہونے کی وجہ سے ٹریفک کی وجہ سے ہر وقت مٹی اڑتی رہتی ہے اور چاروں اطراف گرد و غبار کے بادل چھائے رہتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک / روڈ کی دورویہ تعمیر کے لئے جلد از جلد فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) احمد پور شرقیہ تا دھوڑ کوٹ دورویہ روڈ ضلع بہاولپور کا منصوبہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں منظور ہوا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

(ب) اس منصوبہ پر محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے کوئی رقم خرچ کی ہے اور نہ ہی اس کی تعمیر محکمہ ہذا نے کی ہے۔

(ج) درج بالا دورویہ منصوبہ محکمہ کے کسی بھی پروگرام میں زیر غور ہے اور نہ ہی اس منصوبہ کے مکمل ہونے اور فنڈ کی دستیابی کے بارے میں محکمہ بیان کر سکتا ہے۔

ساہیوال: سڑک اڈہ بوٹی پال تا 97/6-R کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3707: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔199 کی حدود میں واقع سڑک اڈہ بوٹی پال تا 97/6-R کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ کھڈے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا سڑک کی لمبائی صرف 3 کلومیٹر ہے جو کہ سینکڑوں دیہاتوں کو ساہی وال شہر سے ملاتی ہے جو کہ ساہیوال سے فیصل آباد شہر کو ملانے کا بھی متبادل راستہ ہے؟

(ج) کیا حکومت درج بالا سڑک کی ریپیئرنگ کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز اس پر کتنی لاگت آئے گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہ ہے اڈہ بوٹی پال اور چک نمبر 97/6-R اولڈ ہڑپہ روڈ پر واقع ہے اور اولڈ ہڑپہ روڈ بہتر حالت میں موجود ہے۔ اس روڈ پر وقتاً فوقتاً بوقت ضرورت پیچ ورک بھی کیا جاتا ہے۔ ساہیوال سے ہڑپہ روڈ کی کل لمبائی 23 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) جی ہاں۔ ہڑپہ روڈ پر واقع ان دونوں مذکورہ چکوک / دیہات کا فاصلہ 3 کلومیٹر ہے یہ روڈ کافی دیہاتوں کو ساہیوال سے ملاتی ہے اور یہ زیر تعمیر سڑک بذریعہ ساہیوال بائی پاس مختلف چکوک کو فیصل آباد روڈ سے ملائے گی۔

(ج) چونکہ روڈ اس وقت بہتر حالت میں موجود ہے اور بوقت ضرورت پیچ ورک بھی ہوتا رہتا ہے لہٰذا فی الحال اس روڈ پر کسی بھی قسم کی خصوصی مرمت کی ضرورت نہ ہے۔

ساہیوال: ہڑپہ/کمالیہ دریائے راوی پر پل کی تعمیری لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3708: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال اور کمالیہ کو ملانے کے لئے ہڑپہ /کمالیہ کے مقام پر دریائے راوی پر پل تعمیر کیا جا رہا ہے ، یہ پل کب سے زیر تعمیر ہے اسکی Feasibility کب بنی اس پر آنے والی لاگت کتنی ہے یہ رپورٹ کب تک مکمل ہو گی ٹریفک کے لئے کب کھولا جائے گا اور موٹروے کی سہولت میسر آئے گی؟

(ب) درج بالا پل کب آپریشنل ہو گا اس کی ہونے والی تاحال تعمیر اور موجودہ صورت حال سے آگاہ؟

(ج) کیا پل ہذا سے ہڑپہ اور کمالیہ کو ملانے والی سڑک کی تعمیر و توسیع اور اس کو دورویہ کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے اگر ہاں تو یہ سڑک کب تک تعمیر ہو گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع ساہیوال اور کمالیہ کو ملانے کے لئے ہڑپہ / کمالیہ کو ملانے کے لئے دریائے راوی پر پل تعمیر کیا جا رہا ہے جس کی مکمل طور پر Supervision محکمہ PAK PWD (وفاقی حکومت) کر رہا ہے۔ چونکہ مذکورہ سکیم حکومت پنجاب کے پاس نہ ہے لہذا محکمہ ہذا کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی مذکورہ سکیم حکومت پنجاب کے مالی سال 21-2020 میں شامل ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

گوجرانوالہ: حسن والی کلاسکے براستہ کوٹ قادر بخش سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3823: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Wayan Wala تا حسن والی روڈ ضلع گوجرانوالہ تک سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہے حسن والی تا کلاسکے براستہ کوٹ قادر بخش سڑک کا حصہ چھوڑ دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اس کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی، اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا کام موقع پر ہوا ہے اور کتنا باقی ہے؟

(ج) اس سڑک کے اس حصہ کو تعمیر نہ کرنے میں کیا رکاوٹیں حائل ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کے اس حصہ پر ٹریکٹر / ٹرالیاں اور دیگر ٹریفک کا چلنا بہت مشکل ہے جبکہ یہ تمام علاقہ زرعی ہے کسانوں اور کاشتکاروں کو اپنی زرعی اجناس منڈیوں تک لے کر جانے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) حکومت کب تک اس سڑک کے بقیہ حصہ کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ وایان والی تا حسن والی سڑک کی تعمیر نیا پاکستان منزلیں آسان پروگرام کے تحت شروع کی گئی تھی جو کہ روڈورک کی حد تک مکمل ہو چکی ہے سڑک کا جو حصہ حسن والی تا کلاسکے براستہ کوٹ قادر بخش چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ یہ حصہ منظور شدہ Scope میں شامل نہ ہے۔

(ب) اس سڑک کے منظور شدہ حصہ کی لمبائی 6.50 کلومیٹر ہے اور چوڑائی 12 فٹ ہے اس کی تعمیر مؤرخہ 21-06-2019 کو شروع ہوئی تھی اور مورخہ 20-12-2019 کو مکمل ہو گئی۔ اس سڑک پر کل خرچہ 76.930 ملین روپے ہو چکا ہے۔

(ج) اس سڑک کے اگلے حصے کی منظوری ہوئی ہے اور نہ ہی اس حصہ کی تعمیر کے لئے کوئی سکیم زیر غور ہے جو سڑک 6.50 کلومیٹر منظور ہوئی تھی اس کی تعمیر کر دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے۔ اس روڈ کی چوڑائی 12 فٹ ہے ٹریکٹر ٹرالی اور بڑی گاڑیوں کا ایک ساتھ یہاں سے گزرنا ممکن نہ ہے۔

(ہ) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بقیہ حصہ کی تعمیر فی الحال زیر غور نہ ہے

گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ تا رسول نگر چٹھہ روڈ کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3824: چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) علی پور چٹھہ تا رسول نگر چٹھہ روڈ ضلع گوجرانوالہ کب بنائی گئی تھی اس کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) علی پور چٹھہ تا رسول نگر تقریباً 10 سال پہلے بنائی گئی تھی اس کی لمبائی 7.20 کلومیٹر اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔

(ب) اس سڑک کی سالانہ تعمیر و مرمت پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے۔ سڑک استعمال کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا ہے آبادی والے علاقے میں نکاسی آب کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس سڑک کی مرمت کے لئے 50 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ مرمت کے بعد اس سڑک پر سفر میں آسانی ہو سکتی ہے۔

(د) اس سڑک کی از سر نو تعمیر کی ضرورت نہ ہے تاہم اس سڑک کی مرمت کے لئے 50 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

لودھراں میں ریلوے کراسنگ پر اوورہیڈ برج کی تعمیر کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***4130: جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لودھراں میں ریلوے کراسنگ پر Over Head برج بنانے کی منظوری ہوئی تھی اس کی منظوری کب ہوئی؟

(ب) کیا اس کا P.C.I بن گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس کے لئے مالی سال 20-2019 میں رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی رقم مختص کردہ ہے؟

(د) اس پر اب تک کام شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کام کب شروع ہوگا؟

(ہ) کیا حکومت اس عوامی فلاح کے منصوبہ پر جلد از جلد کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اس منصوبے کی کوئی بھی باقاعدہ منظوری نہیں ہوئی ہے۔

(ب) چونکہ اس منصوبے کو کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا اس لئے اس کا PC-I بھی تیار نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) اس منصوبے کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی بھی رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔

(د) چونکہ یہ منصوبہ کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ تھا اس لئے اس پر کام شروع نہیں کیا جا سکا۔

(ہ) ایسا کوئی منصوبہ فی الحال کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سٹریٹیجک اینڈ پلاننگ یونٹ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*4178: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سٹریٹجک اینڈ پلاننگ یونٹ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ یونٹ کب تک قائم ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) Manger کی اسامی کے لئے Interview جاری ہے جبکہ باقی Human Resource کی تعیناتی موجودہ مالی سال میں مکمل کر دی جائے گی۔

لاہور: سرگودھا روڈ کی خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں سڑک کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4345: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سرگودھا روڈ خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) ضلع شیخوپورہ کی حدود میں اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے؟

(ج) سال 2017، 2018 اور 2019 میں اس سڑک کی تعمیر اور مرمت پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی کہاں سے کہاں تک روڈ کی مرمت کی گئی اور تعمیر کی گئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک خانقاہ ڈوگراں شہر میں انتہائی خراب ہے بارش کی وجہ سے گڑھے بن چکے ہیں؟

(ہ) حکومت اس سڑک کے اس حصہ کی کب تک مرمت کروائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور سرگودھا روڈ خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ کی حدود میں اس سڑک کی لمبائی 43 کلو میٹر ہے۔

(ج) 2017 میں مذکورہ سڑک پر اڈہ چھاباں والا پر تعمیر و مرمت کی گئی جس پر 0.80 ملین روپے لاگت آئی جبکہ سال 2018 میں مذکورہ سڑک پر خانقاہ ڈوگراں میں تعمیر و مرمت کی گئی جس پر 1.20 ملین لاگت آئی اور سال 2019 میں مذکورہ سڑک پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں سڑک کا کچھ حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ہ) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی جلد تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

ضلع راجن پور: داجل روڈ بائی پاس کی ناگفتہ بہ حالت اور ازسر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4378: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داجل روڈ بائی پاس (ضلع راجن پور) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی ازسر نو تعمیر کب تک تعمیر کر دی جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک کو دورویہ کرنے کا کام 15 مئی کو مکمل ہوا جس کی کل لمبائی 3.67 کلومیٹر ہے، اس کی چوڑائی 24 فٹ ہے اور اس کی تعمیر پر 59 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) مذکور سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے البتہ اس سڑک کے 15 سو فٹ کا کام منظور ہو چکا ہے جس کا تخمینہ لاگت 22 ملین روپے ہے اور اس کا ٹینڈر منظوری کے آخری مراحل میں ہے جس کے منظور ہوتے ہی جلد کام شروع کر دیا جائے گا اور بقیہ حصہ کا کام فنڈز کی دستیابی پر کر دیا جائے گا۔

ضلع راجن پور: سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی مد میں مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4441: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں سڑکوں کی Maintenances اور Repairing کی مد میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران Maintenance اور Repairing کی مد میں میں کتنے فنڈز خرچ کئے گئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کون کون سی سڑک کی Maintenance اور Repairing کی گئی ان سڑکوں کے نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع راجن پور کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں سڑکوں کی مرمت کی مد میں علیحدہ سے فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔ کیونکہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے چاروں اضلاع کو سڑکوں کی مرمت کی مد میں اکٹھے بلاک کی صورت میں فنڈز جاری کئے جاتے ہیں جن کو ضرورت کی بنیاد پر چاروں اضلاع میں خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) دوران سال 19-2018 اور 20-2019 میں سڑکوں کی مرمت کی مد میں 126.251 ملین روپے ضلع راجن پور میں خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ معلومات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

قصور تا کوٹ رادھا کشن روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4451: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قصور تا کوٹ رادھا کشن روڈ کب تعمیر کی گئی اس سڑک کو آخری دفعہ کب مرمت کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے سڑک کے خراب ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے؟

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے پچھلے تین سالوں میں کتنے فنڈز رکھے گئے تھے اور ان فنڈز کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مالی سال 21-2020 میں اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) قصور تا کوٹ رادھا کشن روڈ کو 2014-2007 تک مختلف ادوار میں 151.361 ملین روپے میں تعمیر کیا گیا، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، سڑک مرمت کے لئے مطلوبہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر / بحالی کے لئے پچھلے تین سالوں میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

(د) مالی سال 21-2020 میں اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے، تاہم فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس سڑک کی مرمت و بحالی کا کام کیا جائے گا۔

بہاولپور: ایئرپورٹ تا جھانگڑا روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***4526: میاں محمد شعیب اویسی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Dualization of Bahawalpur Road -KLN Lin کا Cost of اسٹیمیٹ اور PC-1 بنانے کا حکم چیف انجینئر ساؤتھ ہائی وے کو 25۔ فروری 2017 کو مراسلہ نمبر SO PC (C)(CPEC)(W)5-26/2016 کے تحت لگانے کا کیا گیا تھا اس سڑک کو بہاولپور ائیر پورٹ تا جھانگڑا تک ملانا تھا؟

(ب) کیا اس کا PC-1 اور Cost اسٹیمیٹ بنایا گیا تھا؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست نہ ہے۔ البتہ کمشنر بہاولپور نے اگست 2020 بذریعہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب سے مذکورہ سڑک کی تعمیر نئے مالی سال 22-2021 میں شامل کرنے یا بذریعہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ (PPP Mode) کروانے کی استدعا کی تھی۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سڑک (42) کلومیٹر کا 3900 ملین روپے کا PC-1 اور Cost Estimate حال ہی میں بنایا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں (PDWP) سے باقاعدہ منظوری کے بعد مذکورہ سڑک کو Public Sector Development (PSDP

Programme) برائے سال 22-2021 میں شامل کرنے کے لئے درخواست حکومت پنجاب / پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ نے وفاقی حکومت کو ارسال کر دی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: بھوا احسن تا برج براستہ ڈیرہ چودھری بدرالدین اور فرخ پور میں سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4574: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھوا احسن تا برج براستہ ڈیرہ چودھری بدرالدین اور فرخ پور (منڈی بہاؤالدین) مین سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین سڑک پر گڑھے پڑے ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا چلنا انتہائی دشوار ہے بلکہ پیدل گزرنا بھی بہت مشکل ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس سڑک کی لمبائی بھوا احسن تا فرخ پور براستہ ڈیرہ چودھری بدرالدین 10.60 کلومیٹر ہے۔ بھوا احسن سے 5 کلومیٹر تک سڑک ہذا پر مرمت کی ضرورت ہے۔ جبکہ 5 کلومیٹر سے 10.60 کلومیٹر تک سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) جی ہاں پہلے 5 کلومیٹر سڑک کی حالت قابل مرمت ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی مرمت کرنے سے سڑک کی حالت تسلی بخش ہو جائے گی۔

لودھراں تا کہروڑ پکا دورویہ سڑک کی لمبائی، چوڑائی اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4637: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

لودھراں تا کہروڑپکا دورویہ سڑک کی لمبائی / چوڑائی کتنی ہے یہ منصوبہ کب بنایا گیا اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اس کا افتتاح کس شخص نے کیا اور وہاں پر تختی کس کے نام کی لگی ہوئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

دورویہ سڑک لودھراں تا کہروڑپکا کی کل لمبائی 30.00 کلومیٹر ہے اور یہ سڑک دو فیز میں علیحدہ علیحدہ منظور ہوئی ہے۔

فیز I میں 10.00 کلومیٹر سڑک منظور ہوئی تاہم فنڈز کی محدود فراہمی کی بنا پر 10.00 کلومیٹر میں سے 2.00 کلومیٹر سڑک 206.729 ملین روپے کی رقم سے سال 18-2017 میں شروع ہوئی جس کی تعمیر جون 2020 میں مکمل ہوئی اس سڑک کا افتتاح کسی شخصیت نے ابھی تک نہ کیا ہے۔ اس فیز میں 62.442 ملین روپے کی رقم مالی سال 21-2020 میں فراہم کی گئی ہے جس سے باقی ماندہ سڑک شروع کی جائے گی جس کا تخمینہ زیر عمل ہے۔

سڑک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

26+26 فٹ	کارپٹ پورشن
4+4 فٹ	Treated Shoulder
4 فٹ	Median

فیز II کی منظوری بھی مالی سال 20-2019 میں ہو چکی ہے۔ جس میں باقی ماندہ 20.00 کلومیٹر سڑک شامل ہے جس کی لاگت 2025.649 ملین روپے ہے تاہم محدود فنڈز کی بناء پر اس سڑک کے بھی 20.00 کلومیٹر میں سے پہلے 6.00 کلومیٹر کا کام جاری ہے 6.00 کلومیٹر کی لاگت 537.270 ملین روپے ہے جن میں سے 165.076 ملین مالی سال 20-2019 میں فراہم کئے گئے ہیں۔ مالی سال 21-2020 میں 84.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس فیز کی چوڑائی بھی فیز I کے مطابق ہے چونکہ یہ سڑک ابھی تک زیر تعمیر ہے اس لئے اس سڑک کا افتتاح ابھی ممکن نہیں۔ تاہم موقع پر سیاسی کارکنان کی طرف سے اپنی مدد آپ کے تحت ایک تختی نصب کی گئی ہے جس میں سڑک کے سنگ بنیاد کے حوالے سے جہانگیر ترین کا نام درج ہے۔

فاروق آباد سرگودھا لاہور روڈ کیو بی لنک کینال پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4679: جناب سجاد حیدر ندیم:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Q.B Link کینال کے برج واقع فاروق آباد سرگودھا لاہور روڈ کی حالت نہایت خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روزانہ اس پل سے سینکڑوں گاڑیاں چھوٹی اور بڑی گزرتی ہیں یہ پل کسی وقت بھی گر سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پل کو جلد از جلد از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ کیو، بی لنک کینال کے پل واقع فاروق آباد سرگودھا لاہور روڈ کی حالت خراب ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ روزانہ اس پل سے سینکڑوں گاڑیاں چھوٹی اور بڑی گزرتی ہیں اور پل کی حالت کی تفصیلی انسپکشن Bridge Directorate Lahore نے کرلی ہے اور اس کی روشنی میں 208 ملین روپے کا تخمینہ لاگت تیار کرلیا ہے تاہم فنڈز کی دستیابی پر اس کی تعمیر و مرمت کا کام کردیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! فنڈز موصول ہونے کے بعد اس کی تعمیر و مرمت کردی جائے گی۔

گوجرانوالہ: علی پور چوک تا گوندلانوالہ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4702: جناب بلال فاروق تارڑ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت علی پور چٹھہ روڈ ضلع گوجرانوالہ کی علی پور چوک تا گوندلانوالہ مرمت یا تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے؟

(وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

جی ہاں! حکومت علی پور روڈ ضلع گوجرانوالہ کی علی پور چوک تا گوندلانوالہ مرمت کا ارادہ رکھتی ہے محکمہ ہائی وے M&R نے اس کا ٹینڈر گورنمنٹ کنٹریکٹر کو مورخہ 16.04.2020 کو الاٹ کیا ہوا ہے کل لمبائی 2.80 کلومیٹر میں سے 1.00 کلومیٹر پر کام مکمل کر لیا گیا ہے اور بقیہ کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔

بہاولپور: دورویہ سڑک ٹھٹھہ وارن تا حسینی چوک مبارک پور کی تعمیر کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4718: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دورویہ سڑک ٹھٹھہ وارن تا حسینی چوک مبارک پور، بہاولپور کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام موقعہ پر ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو Award کیا گیا ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کا کام جون 2020 تک مکمل ہو جائے گا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس سڑک کی لاگت کا تخمینہ کتنی دفعہ Revise ہوا ہے کس بناء پر Revise ہوا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) دورویہ سڑک ٹھٹھہ وارن تا حسینی چوک مبارک پور بہاولپور کی تعمیر کا کام مورخہ 15.02.2018 کو شروع ہوا تھا۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر پر 121.47 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔اس سڑک کا 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔اس سڑک کا ٹھیکہ رانا طارق محمود ٹھیکیدار کو تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد award کیا گیا تھا۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے 6.430 ملین روپے مختص کئے گئے اور 21-2020 میں 5 ملین روپے مختص کئے گئے۔ مزید اس سڑک کو اضافی فنڈز 37.000 ملین روپے بھی Re-apropriation کروا کے دیئے گئے ہیں سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) اس سڑک کی لاگت کا تخمینہ ابھی تک Revise نہیں ہوا ہے۔

بہاولپور: بستی وارن تا کوٹلہ موسیٰ خان کی تعمیر و مرمت اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4719: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تعمیر سڑک بستی وارن تا کوٹلہ موسیٰ خان ضلع بہاولپور کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس پر کام کب شروع ہوا تھا کب ختم ہونا تھا؟

(ب) اس کی کل لمبائی کتنی ہے کتنا کام بقایا ہے ٹھیکیدار کو کتنی رقم ادا کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس کے لئے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی ان دو سالوں کے دوران کتنا کام سڑک کا ہوا ہے؟

(د) کیا اس کا تخمینہ لاگت Revise کیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اس کا کام کب مکمل ہوا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بستی وارن تا کوٹلہ موسیٰ خان لمبائی 2.50 کلومیٹر اس کی تعمیر کا کام مورخہ 13.10.2017 کو شروع ہوا اور اس کی مدت تکمیل 31.03.2018 تھی۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 2.50 کلومیٹر ہے۔ اس سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ٹھیکیدار کو 17.858 ملین روپے ادا کئے گئے اور کوئی بقایا نہ ہے۔

(ج) اس سڑک کے لئے مالی سال 19-2018 میں 6.834 ملین مختص کئے گئے اور مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے 1.024 ملین مختص کئے گئے۔ سڑک کا کام مکمل ہو گیا۔

(د) اس سڑک کی لاگت کا تخمینہ ابھی تک Revise نہ ہوا ہے اور کام مورخہ 12.11.2018 کو مکمل ہو چکا ہے۔

لاہور اڈا پلاٹ تا رائے ونڈ روڈ کی چوڑائی اور تعمیری لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4784: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور اڈا پلاٹ تارائے ونڈ روڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک آخری مرتبہ کب بنائی گئی اس پر کتنی لاگت آئی اور اس کو کب مرمت کیا گیا مذکورہ روڈ کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنے میں دیا گیا مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ بہت زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آئے روز حادثات ہونا معمول بن چکا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو چھ رویہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی)

(الف) درست نہیں ہے کہ لاہور اڈا پلاٹ تارائے ونڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، مذکورہ سڑک کی چوڑائی 24 فٹ دو رویہ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک آخری مرتبہ 15-2014 میں Repair کی گئی جس کو محکمہ ہائی وے (مکینیکل ڈویژن) نے مرمت کیا تھا اس کی لاگت 66.51 ملین روپے ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی چوڑائی موجودہ ٹریفک اکاؤنٹ کے مطابق مناسب ہے اور سڑک کی چوڑائی ٹریفک کے حادثات کی وجہ نہ ہے۔

(د) جی نہیں۔ مذکورہ سڑک کی چوڑائی موجودہ ٹریفک اکاؤنٹ کے مطابق مناسب ہے۔

بجٹ برائے سال 19-2018 میں صوبائی شاہرات کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***4790: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں جو رقم صوبائی شاہرات کے لئے مختص کی گئی تھی وہ رقم کتنی تھی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بجٹ سے کتنی نئی سڑکیں بنائی گئی اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہر ضلع کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں کوئی بھی ڈبل / کارپٹ روڈ تعمیر نہ کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی سڑکوں کی مرمت / پیچ ورک کی گئی اوراس پر کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی)

(الف) مالی سال 19-2018 کے بجٹ تقریباً 23 ارب روپے صوبائی شاہرات کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بجٹ سے 568 نئی سڑکیں بنائی گئیں اور اس پر تقریباً 10 ارب روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں تعمیر کی گئی ڈبل روڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران پنجاب بھر میں کل 1185 سڑکوں کو مرمت / پیچ ورک کیا گیا جن پر 5298.992 ملین روپے لاگت آئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چکوال: کلر کہار سے چوآسیدن شاہ تک ٹول پلازوں کی تعداد اور ٹول کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*4846: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کلر کہار سے چوآسیدن شاہ ضلع چکوال تک کل کتنے ٹول ٹیکس پلازہ بنائے گئے ان ٹول ٹیکس پلازہ میں سے کتنے ٹول ٹیکس پلازہ پر ٹول ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟

(ب) ان ٹول ٹیکس پلازہ سے کتنی رقم وصول کی جارہی ہے فی گاڑی، ٹرک اور ویگن کا کتنا ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان میں سے کسی ایک ٹول ٹیکس پلازہ کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کون سے پلازہ کو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کلر کہار سے چوآسیدن شاہ ضلع چکوال کے ٹول ٹیکس پلازہ کی تعداد 2 ہے جو کہ کلر کہار سے چوآسیدن شاہ روڈ کے کلومیٹر نمبر 3 اور کلومیٹر نمبر 26 میں واقع ہے۔ ان دونوں ٹول پلازوں پر صرف داخل ہونیوالی گاڑیوں سے ٹول لیا جاتا ہے۔

(ب) ان ٹول ٹیکس پلازوں پر صرف بڑی گاڑیوں سے گورنمنٹ کے مقرر کردہ مندرجہ ذیل ریٹوں سے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

6 سے 10 ویلر = 150/- روپے

12 سے 22 ویلر = 500/- روپے

مزید برآں چھوٹی بڑی گاڑیوں مثلاً بس، کار، ویگن، ٹریکٹر ٹرالی یا رکشہ وغیرہ سے کوئی ٹول ٹیکس نہیں لیا جاتا۔

(ج) جی نہیں۔ حکومت اس طرح کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں نہری پانی کی موجودہ صورتحال پر وزیر آبپاشی کا اظہار خیال

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): شکریہ، جناب سپیکر! آج ایک ایسا issue ہے جس پر میں بہت دنوں سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن وقت نہیں مل رہا۔ میرے پرانے colleagues یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور اسمبلی والے colleagues بیٹھے ہیں تو انہیں یاد ہو گا کہ میں ماضی میں ہمیشہ پانی کے issue کی نشان دہی کرتا رہتا تھا کیونکہ اتنے سالوں سے ہم نے اس مسئلے پر توجہ نہیں دی تو وہ issue بڑھتا بڑھتا آج inter-provincial harmony کو effect کر رہا ہے۔ ہم نے کل دیکھا کہ سندھ اسمبلی کے اندر بہت سخت باتیں پنجاب کے بارے میں کی گئیں۔ "ارسا" میں ہمارے پنجاب کے ممبر کے بارے میں بھی باتیں کی گئیں اور یہ demand کی گئی کہ اسے ہٹا دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں پہلے تو یہاں پر "ارسا" کے ممبر کو سپورٹ کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہم اس کے stance کو appreciate کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پانی کے rights پر kowtow نہیں ہوئے اور وہ کسی دباؤ میں نہیں آئے اور انہیں جتنا بھی bully کرنے اور دباؤ ڈالنے کے لئے pressurize کیا گیا انہوں نے ہمارے حقوق کے اوپر بات کی۔ راؤ ارشاد صاحب جو ہمارے ممبر ہیں انہیں بھی کافی عرصے سے جانتا ہوں کہ جب میں سینیٹ کا ممبر تھا اور پانی کا یہ issue آیا کرتا تھا تو راؤ ارشاد صاحب حقائق، facts & figures کے ساتھ بات کیا کرتے تھے نہ کہ جذبات اور emotions کے ساتھ play کرتے۔ So on the floor of the House I would like to appreciate Mr. Rao Irshad Sahib, Member IRSA ان کی بہت مہربانی کہ انہوں نے ہمارے حقوق کے لئے بات کی۔

جناب سپیکر! حقیقت اور حقائق یہ ہیں کہ جذبات سے ہٹ کر facts یہ ہیں کہ اس وقت ہمارے ملک کے اندر پانی کا ایک بہت serious crises ہے تو اس serious crises کے اندر ہم اس وقت کہیں سے پانی import کر سکتے ہیں اور نہ کہیں کوئی پانی کی فیکٹری لگا سکتے ہیں کہ جہاں سے پانی بن جائے اور ہم اسے شامل کر لیں۔ پانی وہی ہے جو ہمیں قدرت نے دیا ہے اور پانی کا ہمارا source یہ کہ پچھلے سال جو برف باری ہوتی ہے تو جب ٹمپریچرز rise کرتے ہیں تو وہ برف پگھل کر دریاؤں کے اندر آتی ہے اور وہ ڈیمز کے through ہمارے سسٹم میں سے گزرتے ہوئے کاشت کاروں کے پاس جاتی ہے۔ جب موسم مزید گرم ہوتا ہے ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں سال سے جمے ہوئے ہمارے گلیشیئرز پگھلتے ہیں اور ان کا پگھلا ہوا پانی ہمارے پاس آتا ہے۔ ہر سیزن میں سیزن سے پہلے "ارسا" والے لوگ بیٹھتے ہیں اور بیٹھ کر یہ تخمینہ لگاتے ہیں کہ اس سیزن میں ہمارے پاس کتنا پانی آئے گا۔

جناب سپیکر! "ارسا" کے اندازوں کے مطابق ہمیں تقریباً دس فیصد پانی کی کمی آنی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے اندازے اس طرح پورے نہیں ہوئے اور ہوا یہ کہ ہمارے صوبہ سندھ والے بھائیوں کو کیونکہ اپریل کے مہینے میں پانی چاہئے تھا کیونکہ ان کی فصل اس وقت بوئی جاتی ہے تو ہمارا پانی وہاں جاتا رہا اور ہمیں پنجاب والوں کو پانی شروع میں کم ملتا رہا۔ میں آپ کے

ساتھ اعداد و شمار share کرتا ہوں اس لئے کہ ہم بات کو سمجھیں کہ ہوا کیا ہے کیونکہ جذبات میں اور جوش میں آ کر کوئی سخت الفاظ استعمال نہیں کرنے بلکہ حقائق کو دیکھنا ہے۔

جناب سپیکر! پہلے پانی کی تقسیم ہر مہینے میں اپریل کے 30 دنوں کو دس، دس دنوں کے اندر تقسیم کیا جاتا ہے تو پنجاب کو اپریل کے پہلے دس دنوں میں 45 فیصد پانی کم ملا اور ہمارے سندھ والے بھائیوں کو 9 فیصد پانی کم ملا۔ اب یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پہلے سے ہی منصوبہ بندی تھی اور جو بتایا تھا کہ 10 فیصد کمی کا کہا تھا تو سندھ والوں کو 9 فیصد پانی کم ملا یعنی جو انہیں بتایا گیا تھا اس سے ایک فیصد زیادہ ہی انہیں پانی ملا۔ اپریل کے اگلے دس دنوں میں پنجاب میں پانی کی کمی 34 فیصد تھی جبکہ سندھ کے بھائیوں کی سات فیصد کمی تھی اور انہیں کہا گیا تھا کہ منصوبہ بندی دس فیصد کمی کے ساتھ کرنی ہے لیکن ان کے پانی کی کمی سات فیصد تھی۔

جناب سپیکر! اپریل کے تیسرے اور آخری عشرے میں آہستہ آہستہ پنجاب میں بھی کپاس کی فصل کی sowing شروع ہو چکی تھی تو پنجاب میں ہمارا پانی کمی سے بڑھایا گیا جو 34 فیصد سے 19 فیصد پر آ گیا اور سندھ والے بھائیوں کو 10 فیصد پر پانی مل رہا تھا جو کہ منصوبہ بندی کے تحت تھا اور منصوبہ بندی کے مطابق انہیں 10 فیصد کمی آنی تھی۔ مئی کے مہینے میں جب ہمارے ہاں پنجاب میں فصل کو پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہوئی تو ہمارے پانی کو جب rationalize کیا گیا تو پنجاب کو 14 فیصد پانی کی کمی مئی کے پہلے عشرے میں تھی اور ہمارے سندھ کے بھائیوں کو 25 فیصد پانی کی کمی تھی۔ اسی طرح مئی کے دوسرے عشرے میں پنجاب کو 12 فیصد پانی کی کمی ہے اور سندھ کو 27 فیصد پانی کی کمی ہے اور اگر پورے سیزن کو دیکھا جائے تو اس وقت تک پنجاب کو 22 فیصد کی کمی ہے اور سندھ کے بھائیوں کو 17 فیصد پانی کی کمی ہے جبکہ "ارسا" کے اندازے کے مطابق یہ کمی 10 فیصد ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ کے، میرے اور ہم لوگ جو تونسہ بیراج سے پانی پیتے ہیں، ہماری کمی 53 فیصد ہے کیونکہ ہم لوگ دریائے سندھ سے پانی لیتے ہیں ناں اور ہمارے پورے انڈس زون کی کمی 32 فیصد ہے جبکہ جہلم اور چناب کے زون میں ہماری کمی 21 فیصد ہے۔ جب یہ پانی آتا ہے اور اس کی تقسیم ہوتی ہے تو اس میں ایک provision رکھی جاتی ہے کہ اس کی conveyance کے اندر کتنا پانی loose ہو گا یعنی دریاؤں کے اندر یا لنک کینالز کے اندر جب پانی چل رہا ہے تو کچھ پانی

نے seep ہو کر نیچے زمین میں چلے جانا ہے اور کچھ پانی نے evaporate ہو جانا ہے۔ جو یہ losses رکھتے ہیں تو پنجاب بار بار یہ کہتا ہے کہ losses کے زمرے میں ہم بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور اگر پرانا historical trend دیکھیں تو یہ losses 11 to 17% تک ہوا کرتے تھے۔ سندھ والے ہمارے بھائی insist کرتے ہیں کہ اس losses کو 30 فیصد رکھا جائے تو 30 فیصد کا حصہ جب losses کا announce کیا گیا تو ہمارے سندھ والے بھائی گدو بیراج سے لے کر کوٹری تک کے losses 39% کہتے ہیں کہ پانی loose ہو گیا ہے یا evaporate ہو گیا ہے یا زمین میں چلا گیا ہے۔ جسے ہمارے حساب کتاب میں لکھا اور نہ ہمیں account for کیا جائے اور اسی انڈس والی ہماری برانچ میں ہمارے وہاں پر دریا کے اندر آ کر hill torrent contribute کرتے ہیں۔ وہ اسی لکھت پڑت کیونکہ ہمارے پاس کوئی حساب کتاب نہیں ہوتے تو اسی عرصہ کے دوران پہاڑوں کے اوپر جب ڈیرہ غازی خان، کوہ سلمان اور راجن پور کے علاقے میں بارش ہوئی تو وہاں سے پہاڑی نالے آئے اور وہ بھی دریا کے اندر add ہو گئے۔ ہمارے official numbers جو ہم ایمانداری کے ساتھ رپورٹ کرتے ہیں چشمہ سے لے کر تونسہ تک آتے ہوئے ہمارے اندر 2 فیصد پانی مزید add ہو گیا ہے اور ہمارے سندھ والے بھائی کہتے ہیں کہ گڈو سے لے کر کوٹری تک 39 فیصد پانی غائب ہو گیا ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے اعداد و شمار مناسب نہیں ہیں، proper نہیں ہیں، exact نہیں ہیں۔ یہ اصل میں accounting کا مسئلہ ہے۔ ہم کئی مرتبہ ارسا سے یہ بات کہہ چکے ہیں کہ خدارا جہاں پنجاب میں پانی enter ہوتا ہے اور جہاں سے نکلتا ہے ان کے numbers کو tally کر لیں۔ وہ ہم برالا میں لگا لیں، چشمہ میں لگا لیں، تونسہ میں لگا لیں اور پنجند پر لگا لیں تو پتا چل جائے گا کہ پنجاب میں کتنا پانی آیا، کتنا استعمال کتنا ہوا اور کتنا نکلا ہے۔ اسی طرح سندھ میں گدو کے مقام پر کتنا پانی enter ہوا اور کتنا کوٹری سے نکلا تو جتنا پانی enter ہوا اور جتنا کوٹری سے نکلا اس کے حساب کتاب سے پتا لگ جائے گا کہ سندھ میں کتنا پانی استعمال ہوا۔ ہم نے بار بار یہ request کی لیکن وہ پوری نہیں ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے کہ جہاں پر upper riparian بار بار insist کرتا ہے کہ پانی کا حساب کتاب کریں اور low riparian حساب کتاب کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ جب بھی ہم نے ارسا کو شکایت کی کہ پانی صحیح رپورٹ نہیں ہو رہا ہے اور ارسا نے جب بھی joint neutral team میں جا کر examine کیا ہے تو ہمیشہ انہوں نے کم پانی

رپورٹ کیا۔ ان کی نہروں کے اخراج کو جب بھی چیک کیا گیا تو وہاں زیادہ پانی جارہا ہوتا ہے اور وہ کم رپورٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ پانی کی تقسیم میں یہ issues ہو رہے ہیں۔ اب سوچنا یہ ہے کہ ان مسائل کو ہم نے حل کیسے کرنا ہے۔ ہم جوش اور غصہ میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں اس کی بجائے ہم بیٹھ کر ان اعداد و شمار کو realistically دیکھیں کہ یہ ہیں کیا۔ میری نظر میں سب سے بنیادی چیز جس کی وجہ سے زیادہ مسئلہ ہوتا ہے وہ ہمارا 1991 کا ریکارڈ ہے جس کے تحت وہ پانی تقسیم کیا جو ہمارے پاس تھا ہی نہیں۔ 1991 کے ریکارڈ میں اللہ خوش رکھے جو لوگ بھی اس وقت یہ فیصلہ کر رہے تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم 114 ملین ایکڑ فٹ کی تقسیم کریں گے لیکن اس وقت ہمارے پاس قابل استعمال پانی صرف 103.73 ملین ایکڑ تھا۔ ہمارے پاس 103 ملین ایکڑ فٹ پانی تھا، ہم نے 114 ملین ایکڑ فٹ کی تقسیم کی اور کہا کہ ہم نئے reservoirs بنائیں گے۔ اب مجھے بتائیں کہ ہم نے 1991 کے بعد کتنے reservoirs بنائے ہیں، کیا ہم 103 سے 114 پر گئے ہیں؟ حقائق یہ ہیں کہ 1991 کی ہماری جو storage capacity تھی اس کے بعد سے ہماری تربیلا کی 38 فیصد storage کم ہو چکی ہے، منگلا کی 16 فیصد کم ہو چکی ہے اور چشمہ کی 61 فیصد کم ہو چکی ہے۔ ہم overall 27 percent storage کو loose کر چکے ہیں۔ جو ہمارے پاس 103 ملین ایکڑ فٹ قابل استعمال پانی ہوتا تھا اب وہ 103 بھی نہیں رہا اس سے بھی کم ہو گیا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس 103 سے بھی کم ہے تو 114 کا ہندسہ ہم اپنے سندھ والے بھائیوں کو کیسے دے سکتے ہیں؟ ہمارے سندھ والے بھائی ہر وقت یہ گلا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنا پانی نہیں مل رہا وہ اپنے 114 والے حصے کی بات کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں 114 ملین ایکڑ فٹ پانی نہیں مل رہا ہے۔ جب ہم نے 103 ملین ایکڑ فٹ سے بڑھایا تھا کہ ہم 114 پر جائیں گے تو جو اضافی 11 ملین ایکڑ فٹ آنا تھا اس میں سے آدھا پانی سندھ کو دیا گیا تھا۔ اس 11 میں سے 5.5 million acre feet water was allocated to Sindh and Punjab got only one million acre feet water of that. پھر ہوا یہ کہ جو ہمارا حصہ فیصد کے حساب سے تھا جو ہم استعمال کر رہے تھے وہ ہم 53 percent پانی استعمال کر کے تقریباً 80 فیصد ایگریکلچر کو dues دے رہے تھے۔ اس 53 percent میں سے جو ہم 80 فیصد ایگریکلچر کو dues دے رہے تھے اس کو اب ہم نئے فارمولے کے تحت کم کر کے 49 فیصد پر دے رہے ہیں۔ جب یہ ہوا کہ ان کے پاس 5 فیصد چلا گیا اور ہمارے

پاس ایک فیصد آیا تو ان کا حصہ percentage کے حساب سے بڑھ گیا۔ ان کا حصہ بڑھ گیا اور ہمارا حصہ کم ہو گیا۔ اگر نئے reservoirs بنتے تو ہمارے بھی absolute numbers بڑھتے۔ میں بار بار یہ چیزیں emphasize کر رہا ہوں کہ اگر نئے reservoirs بنتے۔ 1991 کا ریکارڈ ہم نے ایک مفروضے پر کیا کہ ہم نئے reservoirs بنائیں گے اور ہمارے پاس یہ پانی available ہو گا۔ نئے reservoirs بنے نہیں اور ہم پانی کی وہی ڈیمانڈ کر رہے ہیں جو 114 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ میری نظر میں اس کا logical حل یہ ہے کہ ہم اپنے available water resources کو re-assess کریں۔ ہم دیکھیں کہ ہمارے پاس ہے کیا، ہم اس پانی میں سے کیا produce کر رہے ہیں۔ پچھلے سال بھی 15.54 million acre feet water has been lead to the sea. ہم نے پچھلے سال ساڑھے 15 ملین ایکڑ فٹ سمندر میں پھینکا ہے۔ ہماری total storage capacity تقریباً 13 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ جتنا ہم ابھی جمع کر سکتے ہیں اس سے زیادہ پانی ہم نے نیچے بہا دیا ہے۔ اگر آج اس 15 ملین ایکڑ فٹ میں سے کہیں پر بھی 2 یا 3 ملین ایکڑ فٹ جمع ہوتا تو یہ crises situation نہ ہوتی۔ جس وقت بھی ہم storage کی کوئی بات کرتے ہیں تو ہمارے سندھ والے بھائیوں کو اس پر اعتراض ہوتا ہے۔ اب اگر وہ controversial بات کر کے اس storage کو نہیں بنانا چاہتے there is no use in making point scoring ہم نے ٹھنڈے ذہن کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کرنا ہے کہ ہمارے پاس یہ چیز ہے اور اس کی تقسیم کیسے ہونی ہے۔ سندھ والے بھائیوں کی ناراضگیاں دیکھتے ہوئے میں نے کہا کہ ذرا ان کے بھی اعداد و شمار دیکھ لیں کہ ان کی internal division کیسی ہے۔ ان کی internal division ایسی ہے کہ ان کی گدو والی نہروں میں تقریباً 28 فیصد پانی کی کمی ہے، سکھر والی نہروں میں تقریباً 13 فیصد اور کوٹری والی نہر میں 28 فیصد کمی ہے۔ سندھ کا جو ٹوٹل حصہ بنتا تھا اس کا 17 فیصد پانی کم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا 39 فیصد نقصان ہو گیا ہے اور اس کے باوجود بھی یہ ہے۔ ہمارے ہاں یہ چل رہا ہے کہ ہماری جہلم چناب والی command reach میں 21 فیصد کے losses ہیں، انڈس زون میں 32 فیصد کے losses ہیں۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم نے ان کی بات سن لی ہے اب ہمیں بھی کرنے دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ point scoring بعد میں کر لیں میں ان کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں یہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنا حق چھوڑیں ناں اور کسی کو چھیڑیں ناں۔ اصول یہ اپنائیں کہ جو اُن کا حق ہے وہ اُن کو دیں جو ہمارا حق وہ ہمیں ملے اور یہ ذمہ داری ان کی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس بدمزگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس proper accounting نہیں ہے۔ اگر ہم نے آپس میں یہ چیز بانٹنی ہے تو اس کی تقسیم کیسے ہوگی، اس کا کہیں حساب کتاب تو ہوگا۔ میں اسی حساب کتاب کے لئے گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر ہماری measuring devices ہونی چاہئے اور ایک mechanism ہونا چاہئے۔ ابھی ہم نے ارسا سے گزارش کی ہے اور نیشنل اسمبلی کی Water Resources Committee میں بھی یہ گزارش کی ہے کہ مہربانی کر کے ان چھ جگہوں میں جہاں پنجاب میں پانی داخل ہوتا ہے، جہاں سے نکلتا ہے، جہاں سندھ میں پانی داخل ہوتا ہے اور جہاں سے نکلتا ہے وہاں پر independent bodies کے لوگ بٹھائے جائیں۔ وہاں پر سندھ کے افسر بھی ہوں، پنجاب کے افسر بھی ہوں، خیبر پختونخوا کے ہوں، واپڈا کے افسر بھی آ جائیں۔ وہ اس چیز کو مانیٹر کریں تا کہ ہمارے پاس proper accounting ہو کہ کہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میں اس floor سے سندھ کے اریگیشن منسٹر اور ان کے پارلیمنٹیرین کو دعوت دیتا ہوں کہ They are most welcome to come and visit any canal, any barrage and any water bodies اور وہاں آکر دیکھیں کہ وہاں کیا ہے۔ ہم تو ہر روز اپنا ڈیٹا انٹرنیٹ پر جاری کرتے ہیں for access to every one ساری دنیا یہ دیکھتی ہے کہ ہمارے جو 3 ہزار کے قریب واٹر چینلز ہیں ان کے اندر پانی کی کیا مقدار جا رہی ہے۔ ہم گزارش کریں گے کہ ہمارے سندھ والے بھائی بھی اس چیز کو

ہمارے ساتھ شیئر کریں کہ کہاں پر ان کا کتنا پانی آرہا ہے تاکہ یہ چیز ڈھونڈی جائے کہ پانی گم کہاں ہورہا ہے، پانی جا کہاں رہا ہے اور losses ہو کہاں رہے ہیں؟ یہ جو سسٹم کے losses ہیں یہ unrealistic ہیں اگر ہم پرانا ڈیٹا اُٹھا کر دیکھیں تو 10، 11 اور 12 فیصد ہوا کرتے تھے یکدم یہ 25 فیصد، 30 فیصد اور 37 فیصد کیسے ہو گئے ہیں۔ تو اس سے یہ ایک شک پیدا ہوتا ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ شاید نمبرز صحیح رپورٹ نہیں کئے جا رہے، میں دوبارہ repeat کروں گا کیونکہ جب ارسا نے گڈو بیراج جا کر inflow کو مانیٹر کیا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب پچھلے 45 منٹ سے بات کر رہے ہیں لیکن آپ ہمیں 5 اور 10 منٹ کا ٹائم نہیں دے رہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب جیسے اپنی بات ختم کرتے ہیں تو میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ Please order in the House. Let him finish.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اپنی بات ختم کر لی ہے۔

جناب چیئرمین: ان کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ وہ ابھی بات کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اپنی بات complete کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں پھر وہی گزارش کروں گا کہ میں پچھلے 20 سال سے اس چیز پر گزارش کر تا رہا ہوں اور یہی ہوتا ہے کوئی اور چیز آجائے گی، جب ڈیم میں پانی نہیں ہو گا تو روٹی کدھر سے کھاؤ گے، شیخ علاؤالدین صاحب کا کاروبار کیسے چلے گا، ان کی Corolla گاڑی کون لے گا جب فصل نہیں ہو گی؟ ہماری تو economy اسی پر چلنی ہے جب فصل اچھی ہو گی تو آپ کی Corolla بھی بکے گی، انار کلی میں بھی رونق ہو گی اور لبرٹی مارکیٹ میں بھی رونق ہو گی۔ جب منگلا ڈیم fill نہیں ہو گا تو آپ کے پاس ربیع کے لئے پانی نہیں ہو گا جو زمیندار ادھر بیٹھے ہیں میں بھی ایک چھوٹا سا کاشتکار ہوں تو ربیع کے لئے آپ کے پاس پانی نہیں ہو گا۔ ہم نے ربیع میں وہی پانی استعمال کرنا ہے جو آج جمع کریں گے اور جو store ہو جائے گا۔ اگر ہم اسی طرح چلتے رہیں گے تو پھر دیکھ لیں کہ فوڈ سکیورٹی کا حال اگلے سال کیا ہو گا؟ اس سال جو ہماری

economy کے بہتر نمبرز نظر آ رہے ہیں میرے بھائی یہ bumper wheat crop کی وجہ سے نظر آ رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج کیوں record large scale manufacturing بڑھ گئی ہے کیونکہ زمیندار کے پاس پیسہ آیا ہے اور وہ آ کر خرچ کر رہا ہے۔ ہم مہربانی کر کے اس چیز کو دیکھیں، آج کیوں ہنڈا کمپنی کے ریکارڈ موٹر سائیکل بک رہے ہیں آج تک کبھی تاریخ میں ان کے اتنے موٹر سائیکل نہیں بکے۔ جس وقت کاشتکار کے پاس پیسے آئیں گے تو وہ جب جا کر جوتا خریدے گا تو باٹا فیکٹری کا جوتا بھی اس وقت بکے گا جب ایک کی بجائے وہ دو جوڑے خریدے گا تو باٹا والے کام پر اپنے مزید مزدور رکھیں گے۔ یہ پورا cycle ہماری ایگری اکانومی کے ساتھ چل رہا ہے اگر ہم اس ایگری اکانومی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Please, order in the House.

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پنجاب میں کوئی bumper crop نہیں ہوئی۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو floor دیتا ہوں آپ دومنٹ تشریف رکھیں۔ وہ اپنی بات complete کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Please order in the House.

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): سمیع اللہ خان صاحب! آپ سینئر ممبر ہیں میری آپ سے request ہوگی کہ ہاؤس کو in order رہنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی باری پر بات کر لیجئے گا پہلے منسٹر صاحب کو بات complete کرنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں کوئی bumper crop ہوئی ہے؟ منسٹر صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ ملک صاحب! آپ اپنی باری پر بات کر لیجئے گا۔ میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ جی، منسٹر صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! منسٹر صاحب دو منٹ میں اپنی بات complete کر لیں پھر آپ لوگوں کو ٹائم دیتا ہوں۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے اپنی بات complete کر لی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ ایک منٹ میں بات ختم کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میری آپ سے پھر گزارش ہے اور میں نے اس سیشن سے پہلے بھی سینئر ممبران سے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا کہ خدارا اس serious issue کو خراب نہ کرنا۔ ہم point scoring میں لگ جاتے ہیں کہ شاید ہمارے نمبرز بن جائیں گے۔ Please آپ اپنے نمبرز نہ بنائیں اور serious issue کو seriously لیں۔ میری گزارش ہے اور میں پھر سے repeat کرتا ہوں کہ ہم اپنے اس floor سے اپنے سندھ والے بھائیوں کو invite کرتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہمارے بیراجوں پر پانی کے discharges کو دیکھیں اور ہمیں بھی وہ دعوت دیں کہ ہم بھی ان کے discharges کو دیکھیں تاکہ یہ جو بدمزگی اور بدتمیزی والی زبان ہے یہ استعمال نہ ہو اور ہم ایک بہتر طریقے سے مسئلہ حل کریں۔

جناب چیئرمین: جی، thank you. ملک محمد احمد خان!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! آپ کو بھی ٹائم دیتے ہیں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شیخ صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں! شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں سمجھانے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ reservoirs نہیں بنے اور پچھلے آٹھ دن سے چالیس

چالیس منٹ ایک ایک گھنٹہ تمام چینلز سندھ اسمبلی کی کارروائی دکھا رہے ہیں اور پنجاب کو جو کچھ کہا جارہا ہے۔ ہماری یہاں سے پنجاب کی کسی قسم کی کوئی ٹی وی کوریج نہیں ہے۔ منسٹر صاحب نے جو بات کی ہوگی کہ reservoirs نہیں بنے، یہ ہوا، وہ ہوا اور غلطیاں آئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب کا مقدمہ کون لڑے گا؟ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بنگالی بھی یہی کہتے تھے پنجاب ہمارا سونار بنگال کھا گیا۔ آج جو کچھ ہورہا ہے اور وہاں پر آٹھ دن سے ان کی اسمبلی میں جو کچھ ہورہا ہے، میں خود دیکھتا رہا ہوں اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ تمام چینلز پرائم ٹائم میں ان کو دکھا رہے ہیں۔ ہماری پنجاب اسمبلی میں منسٹر صاحب نے جو working کی ہے یا جو بھی کیا ہے چینلز پر کسی قسم کی پنجاب اسمبلی کی کوئی کارروائی نہیں ہے اخباروں میں ہماری خبر بھی دو کالمی آتی ہے۔ آپ آج کا ڈان اخبار اٹھا کر دیکھ لیں کہ پورا پیج سندھ اسمبلی کی خبروں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر واقعی ہمارے پنجاب کا نقصان ہورہا ہے تو یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ ان کو بتائے کہ ہمارے پاس خود پانی نہیں ہے ہم تو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ ہاں نقصان ہورہا ہے لیکن ان کو بتایا تو جائے کہ کہاں پر نقصان ہورہا ہے۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے نقصان کر دیا، پنجاب نے نقصان کر دیا۔ پنجاب تو مظلوم ہے اور پنجاب تو اپنا حصہ بھی دیتا ہے لیکن وہاں پر کوئی بتانے کو تیار نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر second world war کے کیمرے دیکھتا ہوں اگر کبھی ان کی کوئی بنائی ہوئی تصویر آ بھی جاتی ہے تو وہ ایسے لگتا ہے جیسے سن 47 کی کوئی picture چل رہی ہے اور یوم آزادی منایا جارہا ہے۔ یہ کوئی بات ہے کہ منسٹر صاحب نے اتنی لمبی چوڑی بات کی، repetition کی ہے جو بھی کیا ہے ہم ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اب پہلے منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ ان کو کیا مسئلہ ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میرے صرف دو پوائنٹس ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اسمبلی کی کارروائی سے ان کے احتجاج کا پتا چلا اور آج اسمبلی کی کارروائی سے national case کو سامنے لایا جارہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کو اعتراض ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر

انچارج ایک گھنٹہ تقریر کرتے رہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اب ایک گھنٹہ شیخ علاؤالدین صاحب کو تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ اس بات کا فیصلے کر دیں کہ کیا کسی honorable member کے بولتے ہوئے کسی منسٹر کو یہ اختیار ہے کہ وہ interrupt کرے؟ بالکل اختیار نہیں ہے ایک بات اور دوسری بات یہ کہ یہ serious issue ہے اور پنجاب کو ہر جگہ سے برا بھلا کہا جاتا ہے حالانکہ پنجاب نے ہمیشہ قربانی دی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میرا گورنمنٹ سے یہ مطالبہ ہے کہ ہمارا جو بجٹ ہے اور 12 کروڑ عوام کا ہمارا صوبہ ہے۔ ہمارا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ تقریباً سندھ سے کم از کم چار گنا زیادہ ہو گا تو ہماری کوریج کیوں نہیں آتی، ہماری بات پریس اور ٹی وی پر کیوں نہیں آتی اور ہمارا مقدمہ کون لڑے گا؟ ہم تو اپنے منسٹر جناب محمد محسن خان لغاری کے ساتھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمارے پنجاب کے منسٹر ہے لیکن ایک بھیڑے وکیل کی طرح انہوں نے client کو ہی بتانا ہے کہ بھائی تم نے یہ کر دیا اور میں نے یہ کر دیا، ٹکٹ نہیں لگایا۔ ادھر آگے جا کر جج سے بات کون کرے گا؟

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! یہاں پر جو honorable شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے میں اس کو endorse کرتا ہوں۔ انہوں نے سندھ اور پنجاب اسمبلی کا comparison دیا کہ جب سندھ اسمبلی کا ہاؤس بزنس چلتا ہے تو اس کی لائیو کوریج ہوتی ہے اور یہاں پر صرف دو کالم پر ،پنجاب کا سب سے بڑا فورم دو کالم پر ،اس کی وجہ کیا ہے؟ تلاوت کے بعد نعت شریف، نعت شریف کے بعد question hour اور question hour میں کم و بیش questions %80 کا جواب یہی کہ non availability of funds انہوں نے request کی تو ان کو بھی یہی کہا گیا کہ جی ابھی فنڈز کی non availalbility ہے لہذا ہم اس کو بعد میں دیکھیں گے۔ جب ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ اس طرح کا بزنس چلے گا تو ہمیں پھر دومنٹ ملنے بھی بڑی بات ہیں۔ ابھی ہم نے معزز منسٹر کی تقریر سنی انہوں نے کہا کہ یہاں پر bumper crop ہوئی ہے تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ

ہے کہ آج اگر اس طرح کے issues ہم یہاں پر take up نہیں کریں گے تو پھر ہمارا یہاں آنے کا کیا فائدہ ہے؟ آج لاہور میں جہاں پنجاب اسمبلی ہے وہاں دس روپے کی روٹی مل رہی ہے۔ میں خود اس چیز کو یہاں پر monitor کر تا رہا ہوں۔ میرے سے زیادہ لاء منسٹر صاحب لاء جانتے ہیں لیکن میں traditions کی بات کرتا ہوں کہ جب wheat procurement ہوتی ہے جس پر فنڈز نہیں بلکہ گورنمنٹ کی گارنٹی خرچ ہوتی ہے۔ یہاں پر پورا ایک گھنٹہ question hour میں 80 سے 90 فیصد جوابات میں صرف تاریخ پر تاریخ دی گئی۔ Wheat procurement پر ہماری گورنمنٹ آف پنجاب کی گارنٹی لگ چکی ہے تو اس حوالے سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ گورنمنٹ، ڈیپارٹمنٹس اور ہمارے چیف منسٹر صاحب جو کہ Provincial Head ہیں ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے growing side پر جو ہمارا کسان بے پناہ محنت کر کے ہمارے لئے فصل اگاتا ہے اسے اس کا حق دینا ہوتا ہے۔ اس کو اس کا حق کس طرح سے دیا گیا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے 1800 روپے فی من پر wheat procurement کی اور آج لاہور میں مارکیٹ ریٹ 2100 روپے فی من ہے تو ہمارے حاکم نے 300 روپے ان کسانوں سے بھی لے لئے ہیں؟ اس کے بعد جو grower نہیں ہوتے اور جو ہماری طرح کے لاہور یا اربن سائیڈ کے لوگ ہوتے ہیں ان کو گورنمنٹ سبسڈی دیتی ہے اور سبسڈی دے کر لیول کرتی ہے اور لوگوں کو کنٹرول پرائس پر روٹی ملتی ہے۔ آج روٹی 10 روپے میں مل رہی ہے۔ مجھے پتا ہے کہ نان یا جو دوسری items کو گورنمنٹ regulate نہیں کرتی مگر کچھ نہ کچھ تو گورنمنٹ کو نظر آنا چاہئے۔ نان کی قیمت میں بتا نہیں سکتا شاید 20 یا 25 روپے ہے۔ روٹی 10 روپے میں مل رہی ہے۔ جب آپ ان چیزوں کو address نہیں کریں گے اور یہاں پر آپ گھنٹہ گھنٹہ تقریر کر کے یہ کہیں کہ bumper crop ہوئی ہے۔ ہمارے وزیر مواصلات و تعمیرات تو یہ کہہ گئے ہیں کہ میرے پاس فنڈز نہیں ہیں لیکن wheat procurement پر تو گورنمنٹ آف پنجاب کی گارنٹی خرچ ہو چکی ہے اس پر فنڈز یا بجٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ گورنمنٹ نام کی چیز کہاں پر ہے؟ نہ آپ کسان کو اس کا پورا حق دے رہے ہیں۔ گندم کا ریٹ 1800 روپے فی من سے آج 2100 روپے فی من ہو گیا ہے۔ نہ آپ اربن سائیڈ پر لوگوں کو روٹی کی ٹھیک پرائس دے رہے ہیں کہ آج روٹی 10 روپے میں مل رہی ہے۔ ہمارے دور میں روٹی 6 روپے اور اس کا وزن 100 گرام ہوتا تھا۔

ایڈمنسٹریشن نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔مجھے اس چیز کا جواب دے دیں کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ bumper crop ہوئی چلیں میں یہ چیز مان لیتا ہوں کہ bumper crop ہوئی تو مجھے بتائیں کہ کہاں پر bumper crop ہوئی ہے جس پر اربوں روپے کی گورنمنٹ نے سبسڈی بھی دے دی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! یہ کیا بات کر رہے ہیں اتنا وقت ہو گیا ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں آج گھڑی باندھ کر آیا ہوں اور میں نے ٹائم دیکھا ہے۔میں نے Chair سے درخواست کر کے ٹائم لیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! اگر یہاں پر منسٹر کو national issue پر بات نہیں کرنے دی جارہی جو کہ پنجاب کے حق کی بات کر رہا تھا تو یہ کس حیثیت سے یہاں پر کھڑا ہو کر گھنٹہ تقریر جھاڑ رہا ہے۔یعنی کہ جو اصل ایشو ہے وہ پانی کی قلت ہے اور یہ اس ایشو کو روٹی اور گندم کی قیمت سے divert کر رہے ہیں تو میں ان کی ساری باتوں کے جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے بول رہا ہوں آپ نے مجھے اجازت دی ہے تو میرا mike on کیا گیا ہے۔مجھے kindly یہ بتا دیں کہ یہ معزز منسٹر صاحب جو کہ لاہور سے تعلق رکھتے ہیں کیا ان کو آپ نے floor دیا تھا؟

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! یہ ان کا حال ہے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو close کر دیتا ہوں لیکن ہم تو اپنے حصے کی شمع جلا رہے ہیں ہم نے تو ان کو آئینہ دکھانا ہے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے۔یہ خود بھی حلقوں والے لوگ ہیں ان کو بھی پتا چل جائے گا۔آپ بتائیں کہ کیا دس روپے کی روٹی نیشنل ایشو نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ میری بات سنیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! کیا دس روپے کی روٹی نیشنل ایشو نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ میری بات سنیں۔ اس وقت پانی اور irrigation پر discussion ہو رہی ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! جب منسٹر صاحب بات کر رہے تھے ہم نے تو ان کو interrupt نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! اس Issue پر ہم بعد میں بات کریں گے۔ اب ملک صاحب کو irrigation پر بات کرنے کا موقع دے دیں۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا مسئلہ بہت سادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جو پانی کی تقسیم کا جھگڑا حل کئے بغیر آپ نقصان میں ہیں اور یہ نقصان کس وجہ سے ہو رہا ہے وہ پوائنٹس منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بیان کئے ہیں جو کہ درست ہیں لیکن ان کی اس حوالے سے کوئی قرارداد بھی ہونی چاہئے۔ مجھے یاد ہے کہ ارسا بطور ادارہ I remember کہ 1991 کے accord پر بڑی تشویش ہوئی اس پر وقتاً فوقتاً آواز اٹھتی رہی اور جو سردار محسن خان لغاری نے ابھی بتائے ہیں وہی exactly concerns رہے ہیں۔ اس میں پانی کی تقسیم سے متعلق یہ جھگڑا رہا کہ جو آپ کے meterage ہے اس پر جھگڑا رہا آپ کی reservoir پر جھگڑا رہا۔ Overflowing water sent to the sea پر جھگڑا رہا۔ آپ کی consumption پر جھگڑا رہا۔ کس بیراج پر یا کس کینال پر کتنا پانی آپ کو ملنا ہے اس پر بھی جھگڑا رہا۔ آپ کی ربیع خریف متاثر ہوتی رہی۔ ارسا میں ممبران کی صورتحال ایک animosity کی ہے یہ بھی سردار صاحب نے درست فرمایا ہے لیکن یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی ایسا پلیٹ فارم جو کہ ارسا کو engage کرے اور جو تجاویز سردار محسن خان صاحب دے رہے ہیں اگر سندھ اسمبلی میں مجموعی طور پر یہ مسئلہ اس طرح سے اٹھتا ہے کہ پنجاب ہمارے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور دوسری طرف پنجاب کے وزیر آبپاشی کا یہ مؤقف ہے کہ پنجاب کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو یہ دو صوبوں کے درمیان بات ہے۔ ان دو صوبوں کے درمیان بات چیت کرنے کے لئے کسی ministerial committee کا قیام کیا جائے یا کسی پارلیمانی کمیٹی کا قیام کر لیا جائے۔ پنجاب اسمبلی میں آپ ارسا کے ممبران اور تمام

irrigation ministers کو invite کرکے یہاں پر بلا لیں اور اپنا perspective ان کو دے دیں یا یہ کمیٹی ان کی اسمبلی میں چلی جائے اور وہاں پر جا کر ان کو اپنا perspective دے دیں اور ان کا perspective لے لیں۔ یہ جھگڑا کہ upper or lower riparian سندھ کا ہمارے ساتھ اعتراض کئی معاملات میں ایسے ہے جیسا ہمارا پاکستان کا اعتراض ہندوستان کے ساتھ ہے۔ Accords بھی ہوتے ہیں کہنے تو میں کہتا ہوں کہ Indus Accord بھی غلط ہوا ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس سے تین دریا خالی ہوگئے۔ اسی طرح ارسا پر بھی اعتراضات ہیں کہ پنجاب کے حصے میں وہ نمبر ڈال دیا گیا ہے جبکہ پنجاب کے پاس اتنا پانی تو موجود ہی نہیں ہے اور distribution problem ہے تو بالکل سردار محسن خان صاحب نے درست فرمایا ہے لیکن قرارداد ہی اس کا حل ہے۔ جیسا کہ شیخ علاؤالدین صاحب کہہ رہے تھے کہ سندھ اسمبلی کی کارروائی live telecast ہوتی ہے لیکن پنجاب اسمبلی کی نہیں ہوتی اگر آپ کی کارروائی بھی live telecast ہو رہی ہوگی تو یہی بات جو وزیر آبپاشی کہہ رہے ہیں وہ آپ کی headlines میں break ہو رہی ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کا public opinion formulate ہو رہا ہوگا۔ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں اور پچھلے دور میں بھی سمجھنے سے قاصر تھا کیونکہ اُس سے پہلے تو میڈیا کا اس طرح کا معاملہ نہیں تھا لیکن دس سال سے یہ criminal negligence ہو رہی ہے کہ آپ کے ہاؤس کی کارروائی directly televise نہیں کی جاتی تو اس طرح کے important issues پر آپ کی اسمبلی کی inappropriate messaging ہو جاتی ہے۔ یہ درست ہے very rightly pointed out by Sheikh Allaudin جس کی آپ heat feel کررہے ہیں کہ it is flashing all over منسٹر صاحب کو آکر پوری irrigation statistics دینا پڑی۔ جس کے نتیجے میں بلال یٰسین صاحب نے درست کہا کہ اگر bumper crops ہیں تو روٹی کی قیمت کیوں بڑھ رہی ہے؟ ان سارے معاملات کو حل کرنے کے لئے political point scoring کی بات سردار صاحب نے کی وہ غلط بات کر دی ہے ان کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ رانا اقبال صاحب کی بڑی ہی credible input تھی کہ اپنا حق چھوڑیں نہ اور دوسرے کے حق کو متاثر نہ کریں تو اس کے لئے آپ کی میٹنگ تو correct ہونی چاہئے اور allocation of water correct ہونی چاہئیں۔ اس تجویز کے لئے یہ پرائم منسٹر صاحب کے

پاس جائیں اور ان سے بات کریں۔ مجھے یاد ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں اس پر بڑی serious effort ہوئی تھی اگر چودھری ظہیر الدین ہوتے یا عامر سلطان چیمہ صاحب ہوتے جو کہ اس وقت منسٹر تھے وہ بہتر بتا سکتے تھے ۔ اس کے بعد پھر successor government میں یہ معاملات ہمیشہ سے اسی طرح اُٹھتے رہے ہیں۔ سندھ کا ہمارے ساتھ ہمیشہ سے یہی جھگڑا رہا ہے۔ اگر آپ نے اس معاملے کو حل کرنا ہے تو آپ engagement کے ساتھ کر سکتے ہیں اس ایشو پر جو کہ پنجاب کے کاشتکار ، کسان کا مسئلہ ہے جو کہ largely whole province کا concern ہے تمام اپوزیشن ممبران آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ابھی ہمیں پتا ہے کہ اگلی آنے والی فصل میں ہمیں کتنے فیصد کم پانی مل رہا ہے اور سندھ کا تقاضا ہے کہ مجھے زیادہ پانی دیا جائے and the member has been actually bullied in the IRSA meeting جو کہ پنجاب کے ممبر ہیں اور وہ صرف سندھ سے bully نہیں ہوئے وہ باقی تینوں صوبوں کے ممبران سے اپنے perspective کے ساتھ بات کی تو اس حوالے سے ہماری یہ درخواست ہوگی کہ آپ اس پر ایوان میں بات کرنے کے لئے ایک دن allocate کر لیں اور اسمبلی کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد پاس کر کے ارسا کو invitation بھیج دیں، وہ آئیں اور یہاں پر اپنے سارے معاملات سامنے رکھیں اور اس engagement کے نتیجے میں جو بہتر قرارداد ہو سکتی ہے وہ کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں صرف دو issues پر بڑی مختصر بات کروں گا، لغاری صاحب نے اعداد و شمار کے ساتھ پنجاب کا نقطہ نظر ایوان میں رکھا ہے لیکن انہوں نے یہ نقطہ نظر رکھتے ہوئے اور بھی بہت ساری باتیں کی ہیں۔ میں ان میں سے صرف دو باتوں کا ذکر کرنا چاہوں گا ایک تو جو چاروں صوبوں کے درمیان پانی کا 1991 میں معاہدہ ہوا۔ بیس سال بعد اس میں طے شدہ ساری چیزیں سامنے آ جاتی ہیں لیکن اگر اس دور میں چلے جائیں تو یہ بہت بڑا تاریخی کارنامہ تھا جو اس وقت فیڈرل گورنمنٹ نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں کیا۔ اس وقت چاروں صوبوں کو بٹھا کر ایک consensus پر پہنچا گیا، فرض کریں وہ غلط تھا، وہ مسلم لیگ (ن) کا

کیا ہوا معاہدہ تھا اور ہم اس پر آج بھی فخر کرتے ہیں لیکن اس کے بعد 1999 میں یہاں coup ہوتا ہے ایک جنرل اقتدار سنبھالتا ہے پھر وہ ایک پارٹی تشکیل کرتا ہے پھر 2002 میں اس پارٹی کے حوالے صرف وفاقی حکومت نہیں بلکہ چاروں صوبوں میں اس کی حکومتیں بنتی ہیں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارا تو کیا ہوا accord تھا ہم تو آج بھی اسے تاریخی accord سمجھتے ہیں لیکن آپ جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں اگر آپ کو نظر آ گیا تھا کہ اس میں کوئی کمی کوتاہی ہے لیکن آپ نے 2002 سے لے کر 2008 تک اس معاہدے کو rectify نہیں کیا اور وہ معاہدہ چلتے چلتے 2021 میں آ گیا۔ اگر اس میں کوئی کمی ہے تو اسے ماننے میں مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے لیکن اس تاریخی عمل کی negation مت کریں چونکہ 20 سال میں پاکستان کے اندر کوئی ڈکٹیٹر آیا یا جمہوری حکومت رہی اس کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی کہ چاروں صوبوں کو بٹھا کر ایک consensus پر پہنچا جائے اور آپ کو یاد ہو گا کہ کالا باغ ڈیم بھی اسی کی نذر ہوا چونکہ کوئی بھی چاروں صوبوں کو اس بات پر قائل نہ کر سکا کہ پانی کے ذخائر کا سب سے بڑا ڈیم بن سکتا ہے جس میں پانی ذخیرہ ہو سکتا ہے وہ کالا باغ ڈیم ہے۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ جمہوری حکومتوں کی تو کچھ limitations ہوتی ہیں، سیاستدانوں نے تو اپنے اپنے صوبے میں جوابدہ ہونا ہوتا ہے وہ سیاست بھی کرتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ جنرل پرویز مشرف کو کیا مجبوری تھی؟ وہ اس ملک کے اندر سیاہ و سفید کا مالک تھا، آج یہ debate نہیں ہے کہ وہ اچھا تھا یا برا تھا لیکن جو اس وقت اس regime کا حصہ تھے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر تھا تو اس وقت تو اسے پوچھنے والا بھی کوئی نہیں تھا لیکن ڈیم نہیں بن سکا۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ جس طرح ملک محمد احمد خان نے کہا ہے اس کا حل پھر 1991 کے accord کی طرح کا ہے اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔ کیا اس ملک میں کوئی لیڈر شپ ہے کہ جس طرح 1991 میں میاں نواز شریف نے چاروں صوبوں کو بٹھایا تھا۔ (قطع کلامیاں)

حوصلے سے سنیں۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب کو بات ختم کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: ہم توقع رکھتے ہیں کہ۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): پوائنٹ آف آرڈر۔جناب چیئرمین! یہ معزز ایوان ہے اس میں ہم نے میاں نواز شریف کے قصیدے نہیں سننے، جو موضوع زیر بحث ہے معزز ممبر اسی پر بات کریں لیکن یہاں پر نواز شریف کے قصیدے نہ پڑھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر میاں نواز شریف کے نام سے اتنی تکلیف ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: Please, order in the House خان صاحب! Wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں عمران خان صاحب کا نام بھی احترام سے لیتا ہوں، آج کی بحث میں میاں نواز شریف صاحب کا نام اس پس منظر میں آیا کہ وزیر آبپاشی نے 1991 کے accord کا ذکر کیا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! چونکہ میرا نام لے کر کہا جا رہا ہے اس لئے مجھے جواب دینے کا حق ہونا چاہیئے اور یہ ساری دنیا کی پارلیمانی پریکٹس ہے کہ اگر کسی کو by name address کیا جائے تو He has a right to reply ۔ سمیع اللہ خان صاحب! مہربانی فرما کر اب میری بات سن لیں! ہم ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہوئے بات کریں۔میں نے یہ بات کی ہے کہ 1991 کے accord میں وہ پانی تقسیم کیا گیا جو تھا ہی نہیں، اگر یہاں پر میں، آپ، ڈاکٹر صاحب اور طاہر صاحب بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اسیں 26 کروڑ روپیہ آپس وچ ونڈ لیندے آں، ساڈے کول تے 26 کروڑ روپیہ ہے ہی نہیں We did not have that water. ، میرے خیال میں 1991 کے accord پر میری آپ سب سے بہت زیادہ study ہے، آپ پورے accord کو پڑھیں تو اس کی چودہ شقوں میں سے صرف دو شقیں پانی کی تقسیم پر ہیں باقی ساری شقیں resources کی development پر ہیں کہ نئے reservoirs بنائے جائیں گے اور صوبے اپنے حصے develop کریں گے۔ہم کسی اور چیز پر بات نہیں کر رہے بلکہ صرف اس چیز پر کھڑے ہو گئے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا اس وقت ہمارے پاس 114 ملین ایکڑ فٹ dividable پانی تھا؟ اس وقت ہمارے پاس 103 ملین ایکڑ پانی تھا ہم نے اس میں لکھا تھا کہ ہم نئے reservoirs بنائیں گے جو نہیں بنائے گئے۔ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ (الف) نے نہیں بنائے (ب) نے نہیں بنائے یا (ج) نے نہیں بنائے بلکہ 1960 کے بعد کوئی ڈیم نہیں بنا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ۔۔۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): خان صاحب! حوصلہ کریں، اگر بات کی ہے تو پھر پوری بات سن لیں۔ مسئلے کے حل کے لئے ہمیں نئے reservoirs بنانے کی ضرورت ہے لیکن کسی نے نہیں بنائے۔ میں پھر یہی کہوں گا کہ پیپلز پارٹی والوں نے بنائے، (ن) لیگ والوں نے بنائے اور نہ ہی ڈکٹیٹروں نے بنائے۔ جب قدرت کی طرف سے زیادہ پانی ہوتا ہے تو پانی تقسیم ہوتا رہتا ہے اور سب لوگ satisfied رہتے ہیں لیکن جب کچھ سالوں کے بعد قحط سالی والے سال آتے ہیں تو اس وقت یہ differences اچھل کر سامنے آتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ جو موجودہ وسائل ہیں ان کے مطابق ہم اپنی تقسیم کریں، ان کے مطابق ہم اپنے shares لیں، ہم ہوائی باتوں میں نہ جائیں۔ یا تو اس میں یہ condition رکھ دی جاتی کہ اس وقت ہم یہ 114 ملین ایکڑ فٹ تقسیم کریں گے جب نئے ڈیمز بنیں گے لیکن اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ ہم نے اس میں 114 ملین ایکڑ فٹ کی تقسیم کر دی لیکن ہمارے پاس 103 ہیں لہٰذا اس کے اندر یہ issue ہے۔ میرے کہنے کا مقصد نواز شریف صاحب پر کوئی تنقید کرنا نہیں تھا بلکہ میرے کہنے کا مطلب یہ کہ اس agreement کے اندر جو ایک کمی ہے، ایک lacuna رہ گیا ہے کہ ہم نے وہ چیز تقسیم کی ہے جو ہے ہی نہیں، اگر وہ ہوتی تو بالکل ست بسم اللہ کسی کو کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ میرا مقصد انہیں اور کچھ کہنے کا نہیں تھا ہم تقریباً بیس سال سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں میں کبھی بھی کسی پر ذاتی باتیں نہیں کرتا، میں نے کبھی point scoring نہیں کی اور اللہ کا فضل ہے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے ایک مقام دیا ہے جس کے مطابق میں چل رہا ہوں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ میں نے ان پر کوئی ذاتی attack کیا ہے تو you are mistaken. I was talking about the concept of the agreement.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ اس وقت ہم جس موضوع پر بات کر رہے ہیں یہ کسی ایک جماعت کا نہیں بلکہ یہ ایک قومی المیہ ہے جس سے ہم آج اس وقت دوچار ہیں۔ جس طرح لغاری صاحب نے اس کا سارا

background ایوان کے سامنے رکھا irrespective of that کہ کب کون سی گورنمنٹ تھی، کس گورنمنٹ نے اچھا کیا یا بُرا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بحیثیت مجموعی پنجاب اسمبلی کے ہر رکن کا یہ فرض بنتا ہے کہ اگر پنجاب پر کوئی حرف اُٹھتا ہے تو اس کا یک زبان ہو کر جواب دینا چاہئے۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایسا issue ہے کہ اس پر تمام معزز ممبران بولنا چاہیں گے لیکن میری آپ سے استدعا ہے کہ آج ہمیں پنجاب اسمبلی کی طرف سے کم از کم یہ message ضرور دینا چاہئے کہ irrespective of the political divide اس issue پر ہم سب ایک ہیں۔ اس کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ آج ہم وزیر اری گیشن کی سربراہی میں ایک پارلیمانی کمیٹی بنا دیتے ہیں جو کہ سندھ اسمبلی کے لوگوں کو دعوت دے کہ آئیں ہمارے ساتھ بات کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو وزیر آبپاشی یہاں سے delegation لے کر وہاں چلے جائیں لیکن ہمیں یک زبان ہو کر ایک مؤقف اپنانا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! مختصر بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اس debate کو یہیں چھوڑتا ہوں۔ میں اپنا دوسرا point عرض کرتا ہوں۔ جس طرح ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین نے ذکر کیا ہے کہ پچھلے دو دنوں میں دو مختلف واقعات میڈیا میں رپورٹ ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے میرا اور ہاؤس کا بھی concern ہے۔ ایک تو سندھ اسمبلی کے اندر ارسا کے حوالے سے کل ایک مذمتی قرارداد پاس ہوئی ہے۔ اس ہاؤس اور خصوصاً وزارت آبپاشی کو اس کا جواب تیار کرنا چاہئے کہ وہ قرارداد کن حالات میں پاس ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین! دوسرا واقعہ میڈیا میں یہ رپورٹ ہوا ہے کہ ارسا کے اجلاس کے اندر سندھ کے نمائندے کی تضحیک کی گئی ہے۔ محسن لغاری صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اس issue پر جذبات غالب نہیں آنے چاہئیں بلکہ عقل اور دلیل کو غالب ہونا چاہئے۔ اس میڈیا رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ارسا کے اجلاس میں سندھ کے نمائندے کی طرف کاغذ یا کتاب پھینک

کر اس کی تضحیک کی گئی ہے۔اس واقعے کو سندھ اسمبلی کے اندر بڑے جذبات کے ساتھ point out کیا گیا ہے۔اگر یہ واقعہ ہوا ہے، میں اگر اس لئے لگا رہا ہوں کہ مجھے اس واقعے کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔اگر یہ واقعہ ہوا ہے تو پھر صرف سندھ اسمبلی کو اس واقعے کی مذمت نہیں کرنی چاہئے بلکہ پنجاب اسمبلی کو بھی اس واقعے کی مذمت کرنی چاہئے۔اگر سندھ کے نمائندے کی اس میٹنگ میں تضحیک کی گئی ہے تو پھر پنجاب اسمبلی کو بھی اس واقعے کی مذمت کرنی چاہئے۔بہت شکریہ

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین !اس کا بھی میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں۔ہوا یہ ہے کہ وہاں پر یہ بحث چل رہی تھی کہ تونسہ پنجند لنک کینال سے پانی لے کر لوئر رنگ پور کینال کو دیا جائے جو تقریباً ایک لاکھ 35ہزار ایکڑز کو پانی دیتی ہے۔اس کا سوائے تونسہ پنجند لنک کینال کے اور کوئی source نہیں ہے اور ان لوگوں کو ابھی تک ایک قطرہ پانی نہیں ملا۔اسے پنجاب کے اپنے حصے کا پانی دینا تھا۔دریائے سندھ کے اندر ہمارا حصہ ہے۔یہ کہا گیا کہ پنجاب کے اپنے حصے کا پانچ سو کیوسک پانی لوئر رنگ پور کینال کو دیا جائے تاکہ اس علاقے کے کسانوں کو بھی پانی مل سکے۔اس پر سندھ کے ممبر نے یہ کہا کہ یہ تو ارسا سے منظور شُدہ نہیں ہے۔اس پر ان کو بتایا گیا کہ یہ 1965 میں بنی تھی جب ارسا موجود نہیں تھا۔اس کا پانی 1991 کے Water Accord کے اندر مختص ہے، اس کا پانی allowed ہے اور اس کا source صرف تونسہ پنجند لنک کینال ہے۔اس پر سندھ کے ممبر نے کہا کہ یہ approved نہیں ہے تو ہمارے ممبر نے یہ کہا کہ بھائی صاحب! اس طرح تو پھر سکھر بیراج بھی ارسا سے منظور نہیں ہے کیونکہ سکھر بیراج 1935 میں بنا تھا اور ارسا 1991 میں بنی ہے۔ہماری لوئر رنگ پور کینال 1965 میں بنی ہے جبکہ ارسا 1991 میں وجود میں آیا ہے۔وہاں پر ان کی بحث ہوئی اور میں نے دو تین لوگوں سے یہ confirm کیا ہے کہ ہمارے ممبر نے یہ کہا کہ This is the foolish debate. لیکن انہوں نے اس serious issue کو play up کر کے controversial بنا دیا۔اب آپ بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔میری سب سے دست بستہ ہاتھ باندھ کر گزارش ہے کہ اس issue پر point scoring کریں اور نہ ہی اس کو sensitize کریں۔Let's be united on this issue.

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!میں معذرت کے ساتھ صرف ایک منٹ بات کروں گا۔ سمیع اللہ خان صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے ہمیں اس کوunanimously condemnکرنا چاہئے۔میں یہ گزارش کرنی چاہتاہوں کہ پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان اخباری اطلاعات کے مطابق جوسندھ اسمبلی نے ارسا کی میٹنگ کے حوالے سے ایکsituationپیش کی ہے اس پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر حقائق اس قسم کے ہیں کہ پنجاب کے ممبر کو ہراساں کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو ہم اس کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ہم سندھ اسمبلی کے اپنے بھائیوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ تشریف لائیں۔اگر ان کے ذہن میں کوئی اختلافات یا خدشات ہیں تو پنجاب نے جو آج کمیٹی قائم کی ہے اس کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کریں اور اس مسئلے کو افہام و تفہیم کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں۔ہماری کمیٹی بھی ان سے رابطہ کرے گی۔یہ ایک قومی معاملہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو افہام و تفہیم کے ذریعے حل ہونا چاہئے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔جناب طارق مسیح گل کی تحریک استحقاق نمبر 8/2021 ہے۔

ڈائریکٹر پی ایچ اے کا معزز ممبر سے ملنے سے انکار

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 15 مارچ 2021 بروز سوموار تقریباً 12 بجے دوپہر آفس ٹائم پر ڈائریکٹر PHA مارکیٹنگ (ٹو) رہمین اعوان کے آفس میں اپنے کام کے سلسلے میں گیااور میں نے ان کے نائب قاصد کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میں MPA ہوں اور میں کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔ ڈائریکٹر کے نائب قاصد نے آکر مجھے کہا کہ آپ باہر بنچ پر بیٹھیں میڈم ابھی آپ کو بُلواتی ہیں۔میں تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ باہر بنچ پر بیٹھا رہا پھر میں نے پیغام بھیجا کہ میں کام کے سلسلے میں ملنا چاہتا

ہوں جس پر اس ڈائریکٹر نے اپنے نائب قاصد کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ میں کسی MPA کو نہیں جانتی، یہاں کتنے MPAs آئے اور کتنے گئے جاؤ ان سے کہہ دو کہ میں فارغ نہیں ہوں۔ میرے کچھ مہمان فیملی ممبرز آئے ہوئے ہیں لہذا میں کسی سے نہیں مل سکتی۔ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ جو کرنا ہے کر لیں۔

جناب سپیکر! ڈائریکٹر PHA کے اس رویے سے میری، میرے ساتھ آئے ہوئے حلقہ احباب کے سامنے بہت تذلیل ہوئی ہے۔ ڈائریکٹر PHA مارکیٹنگ (ٹو) کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! منسٹر ہاؤسنگ ابھی ایوان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو pending فرمالیں۔ وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک استحقاق نمبر 2021/8 کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ منسٹر ہاؤسنگ ابھی ابھی ہاؤس سے باہر گئے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار نمبر 2021/202 ہے۔

ضلع لاہور کے دیہاتوں کی زمینوں پر پراپرٹی ٹیکس لاگو کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ محرک نے مورخہ 24- مئی 2021 کو ایوان میں جس کی صدارت معزز چیئرمین عبداللہ وڑائچ کر رہے تھے یہ alarming حقیقت بیان کی کہ ڈسٹرکٹ لاہور کے دیہاتوں کی زمینوں پر

بھی پراپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ موضع مانگا منڈی جس میں زیادہ تر سبزیوں کے کھیت ہیں کے مالکان کو پراپرٹی ٹیکس کے notices دیئے گئے ہیں جبکہ یہ تمام مالکان زرعی ٹیکس اور Land Based Tax پہلے ہی ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! double taxation تو ایک طرف یہ triple taxation کسانوں پر لاگو کر دی گئی ہے۔ معزز اراکین کسانوں کے حالات سے اور خصوصاً چھوٹے کسانوں کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ محترم چیئرمین اور وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر کہ یہ تحریک التوائے کار 26 مئی 2021 کو out of turn ایوان میں پیش کی جائے گی میں یہ تحریک پیش کر رہا ہوں۔ لہٰذا اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے کیونکہ فوری طور پر اس زیادتی کا ازالہ ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! میرے پاس چالان کی کاپی ہے میں آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں آپ وزیر موصوف کو دے دیں۔ اس چالان کے اوپر بھی لکھا ہے کہ یہ agriculture land ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر نے چالان کی کاپی جناب چیئرمین کو بھجوا دی)

جناب چیئرمین: جی، وزیر آبکاری، محصولات!

وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ شیخ علاؤالدین جس ٹیکس کی بات کر رہے ہیں یہ کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے۔ 2013 میں انہی کی حکومت میں یہ ٹیکس فنانس بل کے تحت پاس ہوا۔ 2014 میں اس کے rules بنائے گئے تب لوکل گورنمنٹ نے rating areas کو define کیا۔ اُسی کے مطابق چھوٹے اور بڑے کوئی 173 agriculture units ہیں جو ٹیکس دے رہے ہیں۔ گزشتہ 3 سال سے یہ ٹیکس جمع بھی ہو رہا ہے لیکن اب چونکہ شیخ علاؤالدین صاحب نے اس کو highlight کیا ہے تو یہ ٹیکس ایک ہزار روپے فی کنال کے حساب سے collect کیا جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے فون پر شیخ علاؤالدین صاحب سے میری بات بھی ہوئی ہے تو ہم ان سے مل کے ان کے تحفظات کو دور بھی کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کا شکر گزار ہوں انہوں نے مجھ سے بات کی ہے لیکن آپ کو اور عوام کو سُن کر بڑی حیرانی ہوگی کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔ 2013 کے جس فنانس بل کا یہ ذکر کر رہے ہیں اُس کے اندر agriculture land کے خسرہ نمبر نہیں ہیں اور میں

یہ بات on the floor of the House لانا چاہتا ہوں جس سے ایوان کے بہت سارے لوگ سمجھ جائیں گے کہ پراپرٹی ٹیکس میونسپل ٹیکس پر base کرتا ہے۔ 1920 کا ایک ایکٹ تھا جس کے تحت لوگوں کو facility provide کی گئی تھی اور لاہور کارپوریشن اور دوسری کارپوریشنوں کے لئے تھا لیکن چونکہ collection ہی نہیں ہو رہی تھی تو اس کو پراپرٹی ٹیکس کا نام دیا گیا۔ ورنہ اس سے پہلے محکمہ ایکسائز صرف شراب کے معاملات کو دیکھتا تھا۔ اُس کے بعد جب پراپرٹی ٹیکس collection کا مسئلہ آیا تو انہوں نے facilities کے ساتھ link کیا۔ میں نے وزیر موصوف سے بھی کہا ہے کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی judgments بھی ہیں کہ جہاں پر کھیت میں مرچیں لگی ہوئی ہیں، گاجریں ہیں یا مولیاں لگی ہوئی ہیں اُن کھیتوں پر یہ ٹیکس لگتا ہے۔ ابھی وزیر موصوف نے rating areas کی بات کی تو محکمہ لوکل گورنمنٹ declare کر دیتا ہے کہ فلاں جگہ rating area ہے وہاں چاہے جنگل اُگا ہوا ہے اُس کا کوئی ٹیکس نہیں بنتا کیونکہ وہ recoverable tax ہے ہی نہیں۔ تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کے اوپر مجھے بلا لیں اور میں ثابت کروں گا کہ یہ سارا کا سارا کسانوں کے اوپر ظلم ہو رہا ہے اور اس ایوان کو چاہئے کہ اس مسئلے پر فوری طور پر توجہ دے۔ ہم انکم ٹیکس بھی دے رہے ہیں اور ہم زرعی ٹیکس بھی دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ منسٹر صاحب سے مل لیجئے گا تو وہ اس مسئلے کو resolve کرا دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 175/21 جناب منیب الحق کی ہے۔

اوکاڑہ کا اوور ہیڈ برج ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے عوام کو پریشانی کا سامنا

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 10 مئی 2021 روزنامہ "جنگ" کی خبر کے مطابق جنوبی اور شمالی اوکاڑہ کو ملانے والا اوور ہیڈ برج ان دنوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اطراف کے حفاظتی جنگلوں کے اکھڑ جانے کی وجہ سے انتہائی خوفناک شکل اختیار کر گیا ہے۔ اوور ہیڈ برج سے گزرنے والی ٹریفک بالخصوص موٹر سائیکلوں کے حادثات کے خدشات بڑھ چکے ہیں۔ اطراف کے حفاظتی جنگلے جگہ

جگہ سے اکھڑ چکے ہیں۔ اوور ہیڈ برج کے اطراف سے بجلی کی ہائی ٹینشن وائر گزر رہی ہے جو کسی بھی انجانی نقصان کے خدشات میں کئی گنا اضافہ کر رہی ہے۔ سماجی حلقوں کی طرف سے بار بار متوجہ کئے جانے کے باوجود اس اوور ہیڈ برج کی مرمت کے حوالے سے حکومت یا انتظامیہ کی سطح پر کوئی اقدام تاحال نہیں اٹھایا گیا۔ حکومت اس اوور ہیڈ برج کی تعمیر و مرمت کے لئے فوری فنڈز جاری فرمائے۔ جانی نقصان کی صورت میں حکومتی ادارے اور ملازمین ذمہ دار ہوں گے کیونکہ عوام شدید اضطراب کا شکار ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو زیر غور تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! آپ کے وزراء ایوان کے business کو serious ہی نہیں لیتے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ ابھی یہاں پر موجود تھے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ کا بڑا احترام ہے۔ یہاں پر جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر نے بارہا یہ rulings دی ہیں کیونکہ سارا کا سارا بوجھ معزز وزیر قانون و پارلیمانی امور پر ڈال دیتے ہیں۔ اگر آپ کے وزراء ایوان میں آئیں گے ہی نہیں اور اب تو جہانگیر گروپ سے ان کی صلح بھی ہو گئی ہے اور اُس گروپ سے کچھ ادھر بھی آ گئے ہیں تو آپ تھوڑا سا stand تو لیں۔ آج متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی نہیں تھے۔ وزراء کی prime duty اسمبلی کا business ہے لیکن یہ اس کو serious ہی نہیں لیتے۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور سے گزارش کرتا ہوں کہ کب تک اس ایوان کو یہ اسی طرح چلائیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ معزز وزراء کو پابند کریں گے کہ وہ ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! وزیر مواصلات و تعمیرات ابھی موجود تھے کیونکہ اُن کا Question Hour تھا لیکن ابھی وہ ایوان سے باہر گئے ہیں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں تو اس کو بعد میں لے لیں گے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ مورخہ 18۔ مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے، قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔۔۔ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں جب وہ آ جائیں گے تو پھر اس کو take up کر لیں گے۔ تیسری زیر التوا ء قرارداد جناب احسان الحق اور جناب محمد افضل کی ہے، وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! کوئی بھی وزیر یہاں پر serious نہیں ہے جس کا بھی business ایوان میں آ رہا ہے وہی وزیر موجود نہیں ہیں تو یہ ایوان کیسے چلے گا؟

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد کا متاثر ہونا

جناب احسان الحق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جب کہ

پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان
مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جب کہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔"

متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ اس قرارداد پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ (---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کل 963 ملازمین ہیں جن میں سے 515 سیٹوں پر بھرتیاں ہو چکی ہیں اور 178 سیٹیں تاحال خالی ہیں۔ مندرجہ بالا ملازمین میں سے 474 ملازمین کو سرکاری قواعد و ضوابط کے مطابق ریگولر کر دیا گیا ہے جب کہ اب تک کل 34 کنٹریکٹ ملازمین ہیں جن کو مستقل کرنے کا عمل جاری ہے ان میں سے 22 کیسز کی تعلیمی اسناد کی verification under process ہے 12 کیسز کی مستقلی زیر عمل ہے جو عنقریب مکمل ہو جائے گی اس کے علاوہ 7 کنٹریکٹ ملازمین کی سروس کا دورانیہ 3 سال سے کم ہے۔ دورانیہ مکمل ہونے پر ان کو مستقل کر دیا جائے گا۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس ادارے کے تمام ملازمین کے سروس رولز موجود ہیں جو کہ 2010 میں منظور ہوئے اور 2015 میں ان میں کچھ ترامیم بھی کی گئیں مزید برآں ملازمین کی بڑی تعداد کو قانون کے مطابق مستقل کر دیا گیا ہے اور پنشن و دیگر معاملات

Treasury Office کو بھیج دیئے گئے ہیں تا کہ مستقل ملازمین کو پنشن و دیگر مراعات دی جا سکے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ کا جو concern تھا وہ address ہو چکا ہے ہم نے یہ process شروع کیا ہوا ہے تقریباً 22 کے قریب ایسے ملازمین رہ گئے ہیں جن کو ابھی regular کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا ان کا پنشن کے حوالے سے concern تھا۔ پنشن کے لئے already treasury کو لکھ دیا گیا ہے اور ان کو پنشن کا حقدار قرار دے دیا گیا ہے۔ Thank you

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! کیا اس قرارداد کو withdraw کر لیا جائے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جی، جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میں اس کو withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد withdrawn کر لی گئی ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اسے پیش کریں۔ متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کر دیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم government business شروع کرتے ہیں مورخہ 24 مئی 2021 کو شروع ہونے والی agriculture پر عام بحث آج بھی جاری رہے گی جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔۔۔جی، ملک محمد احمد خان صاحب وہ موجود نہیں ہے لہٰذا چودھری افتخار چھچھر صاحب آپ بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں agriculture پر بحث کرنے سے پہلے آپ کی اجازت چاہوں گا کیونکہ ابھی آپ نے وہ topic close کر دیا ہے لہٰذا اس لئے آپ کی اجازت چاہیئے تھی، آج کے ایجنڈے میں 5 قراردادیں تھیں

اور آپ میرے سے بہتر سمجھتے ہیں کہ کسی بھی public representative کو ایجنڈے پر لانے کے لئے کتنے جتن کرنے پڑتے ہیں اور اس کے لئے کتنا ٹائم consume کرنا پڑتا ہے اور اگر غلطی سے یہ ایجنڈے پر آ ہی جائیں تو حسب روایت Honorable Minister ہاؤس میں موجود نہیں ہوتے تو میں پھر یہی کہوں گا کہ ہم سب مل کے اپنے ہاتھوں سے اس ہاؤس کی بے توقیری کر رہے ہیں اور بس میری آپ سے یہی گزارش تھی کہ یہ continuously ہو رہا ہے تو یہ اچھا سائن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرے سے پہلے میرے بڑے بھائی Honorable MPA صاحب نے opening speech میں بڑے خوبصورت انداز سے ایگریکلچر کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی تھی اور اب میں اپنے بڑے بھائی کے صرف دو منٹ لوں گا اور میں یہاں پر ان ساڑھے 12 ایکڑ کے زمیندار کی نمائندگی کروں گا جو پنجاب ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ کے مطابق 68 فیصد ہیں۔ ان کو تین پورشنز میں رکھا گیا ہے۔ پہلے پورشن میں پنجاب میں جو ڈیڑھ سو ایکڑ سے اوپر کے زمیندار ہیں وہ شامل ہیں اور دوسرے پورشن میں 25 سے 50 ایکڑ کے زمیندار ہیں اور پھر تیسرے پورشن میں 50 ایکڑ سے اوپر کے زمیندار شامل ہیں۔ میں بالکل اس debate میں نہیں پڑوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کے دور میں کھاد کی قیمت کیا تھی اور آج عمران خان صاحب کے دور حکومت میں کھاد کی قیمت کیا ہے؟ میں اس debate میں نہیں پڑوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کے دور میں یوریا ADP کی price کیا تھیں، ڈیزل کی قیمت کیا تھی، ادویات کی قیمتیں کیا تھیں اور زرعی الات کی قیمتیں کیا تھیں اور آج عمران خان صاحب کے دور حکومت میں ان سب کی قیمتیں کیا ہیں۔ میں بس اتنا کہوں گا کہ ان میں تقریباً 60 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اگر 2018 میں DAP اور یوریا 1200/1300 روپے کی تھی تو آج یہ 1800/1900 روپے کی ہو گئی ہے۔ آج DAP کی قیمت 5400 روپے ہے۔ ادویات کی قیمتیں دُگنا ہو چکی ہیں یعنی قیمتوں میں 60 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب اسمبلی میں مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے سامنے ساڑھے 12 ایکڑ کا زمیندار کھڑا ہے۔ اب ساڑھے 12 ایکڑ کے زمیندار جو کہ 63 فیصد ہیں ان کی problems کیا ہیں؟ میں اپنی اس آمدنی سے کوئی زرعی آلات خرید سکتا ہوں اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی incentive ہے جس سے میں مستفید ہو سکتا ہوں۔ میں محترم منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ آپ جو policies بنا رہے ہیں خدارا ان policies پر غور

کریں آج 13 لاکھ روپے کا ٹریکٹر ہو گیا ہے اور کوالٹی میں وہ سہراب سائیکل سے بھی گندا ہے۔ پنجاب کے agriculture system کو اگر ہم نے ٹھیک کرنا ہے تو کوئی ایسی سکیم introduce کروائیں جس سے چھوٹے زمیندار کو مناسب قیمت پر ٹریکٹر اور اوزار مل سکیں۔ یہاں پر laser leveler کی بات کی گئی کہ ساڑھے 5 لاکھ روپے اس کی cost ہے کیا ساڑھے 12 ایکڑ کا زمیندار اڑھائی لاکھ روپے دے سکتا ہے؟ یہ ممکن ہی نہیں ہے وہ pay ہی نہیں کر سکتا۔ تو کوئی ایسا پروگرام تشکیل دیا جائے کہ اڑھائی لاکھ روپے یا 50 فیصد رقم اگر گورنمنٹ دے دے اور یہ سکیم ان سکیموں میں سے ہے جو میں بڑے فخر سے کہوں گا کہ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے کاشتکاروں کے لئے شروع کی تھی یہ ان کی continuity ہے۔ ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں اور appreciate کرتے ہیں کہ وہ continue ہے لیکن جو چھوٹا زمیندار ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ وہ 50 فیصد بھی pay کرنے کے قابل نہیں ہے ان ایک یا دو سالوں میں جو فصلیں ہوئی ہیں وہ اچھی ہوئی ہیں لیکن یہ زمیندار پر اللہ کا کرم ہے اگر گندم کی فصل اچھی ہوئی ہے تو وہ موسم کی وجہ سے ہوئی ہے ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کی محنت کی وجہ سے نہیں ہوئی ہم تو بدقسمتی سے 72 سالوں میں کوئی اچھا بیج پیدا نہیں کر سکے کوئی ایسا بیج نہیں اپنے کاشتکاروں کو دے سکے جس سے ان کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہو۔

جناب چیئرمین! میں محترم منسٹر صاحب کو دو proposals دوں گا ایک تو یہ کہ کوشش کریں کہ جو چھوٹے زمیندار ہیں ان کی جس طرح پہلے بھی ایگریکلچر میں مختلف سکیمیں چل رہی ہیں ان میں جو ساڑھے 12 ایکڑ سے کم کے زمیندار ہیں ان کو incentive دیا جائے۔ اس ملک کے لئے انڈسٹری بہت لازمی ہے یہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن ان سب کا پہیہ ایگریکلچر سے چلتا ہے اور ایگریکلچر میں جو ان کی ریڑھ کی ہڈی ہے وہ چھوٹا زمیندار ہے۔ میں request کروں گا کہ جس طرح انڈسٹری والوں کو اور چھوٹی انڈسٹری والوں کو انتہائی کم mark up پر loan دیا جاتا ہے چھوٹے زمیندار کے لئے بھی یہ مہربانی کر دیں کہ جو اس سال مالی بجٹ آرہا ہے اس میں اس کو بھی include کر لیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! اس کو wind up کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! آخر میں، میں منسٹر صاحب کو purpose کروں گا کہ ایک project جو میاں محمد شہباز شریف صاحب کے دور حکومت میں شروع ہوا لیکن وہ پایا تکمیل تک نہیں پہنچ سکا اگر یہ اس پر کام کریں اور اگر solar energy کے through tube wells لگالیں تو اس کا ہمیں فائدہ ہو جائے گا ایک تو بجلی کی بچت بھی ہو جائے گی اور دوسرا زمیندار کی اور بالخصوص چھوٹے زمیندار کی بچت ہو گی۔ ڈیزل مہنگا ترین ہے اس کی بچت ہو جائے گی۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کے دور میں جو بجلی 5 روپے 20 پیسے فی یونٹ کی تھی وہ آج 10 روپے 30 پیسے سے لے کر 13 روپے تک مل رہی ہے اس سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان کی کسان دوست پالیسی کی وجہ سے کسان کو ریلیف ملا ہے۔ میں سب سے پہلی بات یہ کروں گی کہ حکومت کی بہتر پالیسی کی وجہ سے فصلوں کی قیمت بڑھی ہے۔ اس سے کسان کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسان کو اجناس کی بروقت قیمت ادا کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کسان پہلے بیج یا کھاد اُدھار لاتا تھا، اب جب نقد خریدتا ہے تو اس کو وہ چیزیں مناسب قیمت میں مل جاتی ہیں ورنہ اُدھار لانے سے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح بروقت بنک کے ذریعے ادائیگی سے بھی چھوٹے کسان کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے منسٹر صاحب نے ہمیں ایوان میں منڈی ایپ اور کسان کارڈ کے حوالے سے آگاہ کیا تھا۔ یہ بہت خوش آئند ہے اس سے کسان کو بہت فائدہ ہو گا۔ حکومت کی جامع پالیسی کی وجہ سے گندم، گنا، چاول، مکئی اور دالوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ گندم کی خریداری کا ہدف سو فیصد پورا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈیڑھ دہائی کے بعد کسان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! 60 سال کے بعد نہری نظام کو بہتر کیا جا رہا ہے۔ مائیکرو فنانس سے چھوٹے کسانوں کو فائدہ پہنچا ہے کہ وہ چھوٹے قرضے لے کر اپنے مسائل کو حل کر رہے ہیں۔ کسان

کو منڈی اور ماڈل بازاروں میں جو کسان پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے اس سے middleman کا کردار ختم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کسان کو اس کی اجناس کی پوری قیمت مل رہی ہے۔

جناب چیئرمین! حکومت کی بہتر پالیسیوں کی وجہ سے جہاں کسان کی حالت بہتر ہوئی ہے وہیں میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ حکومت کے کچھ اقدامات بروقت نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹے کاشتکار مشکلات کا شکار ہیں۔ کھاد پر سبسڈی ختم ہونے کی وجہ سے کھاد کی قیمتیں بے قابو ہیں، زرعی آلات کے دام آئے روز بڑھ رہے ہیں، زرعی ادویات کی قیمتوں پر کوئی check and balance نہیں ہے، بجلی کے دام دن بدن بڑھ رہے ہیں اور کسان کو بجلی پر کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔ شعبہ زراعت کی ترقی کے لئے کسان کو بجلی پر سبسڈی ضرور دی جانی چاہئے۔

جناب والا! زرعی زمینوں پر بڑی تیزی سے ہاؤسنگ سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ حکومت کو اس معاملے پر جلد از جلد جامع لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے ورنہ ایک وقت آئے گا کہ سیمنٹ بجری اور اینٹیں زرعی زمین کھا جائیں گی اور عوام خوراک کو ترسیں گے۔ ہمیں اس پر بھی توجہ دینی چاہئے۔

جناب چیئرمین! کھیت سے منڈی تک سڑکوں کا جال بچھانے کا وعدہ پچھلی حکومتوں نے بھی کیا تھا اور اس حکومت نے بھی کیا تھا مگر اس پر کام نہیں ہو رہا۔ میں یہاں پر سرگودھا کی سڑکوں کا حال بتانا چاہوں گی کہ سرگودھا اپنے کینو کی پیداوار کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس کے علاوہ گنا، چاول، گندم، مکئی، دالیں اور دیگر اجناس بھی اس بیلٹ کی اہم اجناس ہیں۔ کینو اور گنے کی فصل کو منڈیوں اور فیکٹریوں تک پہنچانے والی سڑکیں جس میں کوٹ مومن سے بھلوال، سیال موڑ سے پھالیہ، کوٹ مومن بائی پاس، بھلوال بائی پاس اور چک مبارک سے ساہیوال ہیں۔ یہ سب سڑکیں انتہائی خستہ حال ہو چکی ہیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ ان تمام سڑکوں کے آس پاس 200 کینو کی فیکٹریاں ہیں اور 4 شوگر کی ملیں ہیں۔ وہاں بڑی تعداد میں کینو کے کنٹینر اور گنے کی ٹرالیاں آئے روز حادثات کا شکار ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بائی پاس کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے کنٹینر اور ٹرالیاں شہر کے درمیان سے گزرتی ہیں جس کی وجہ سے وہاں ٹریفک جام رہتی ہے اور شہر کے اندر بھی حادثات ہوتے ہیں۔ ان تمام سڑکوں کو ترجیحی بنیادوں پر repair کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ نہروں کی بھل صفائی صرف کاغذوں کی حد تک محدود ہے۔ نہروں کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کی وجہ سے پانی ضائع ہوتا ہے۔ نہروں کی

مرمت بھی صرف کاغذوں میں ہوتی ہے اور on ground حالت جوں کی توں ہے۔ پانی چوری بھی کسان کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کو روکنے کے لئے ابھی تک موثر اقدامات نہیں کئے گئے۔ اس پر دیرپا حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! محکمہ زراعت کے افسران صرف تنخواہیں اور مراعات enjoy کر رہے ہیں اور کام صرف دفتروں میں بیٹھ کر رجسٹروں کا پیٹ بھر کر کیا جاتا ہے۔ محکمہ زراعت چھوٹے کسانوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہے جس کی وجہ سے کسان آئے روز سڑکوں پر احتجاج کرتے نظر آتے ہیں۔ زراعت سے جڑے ہر محکمے سے سختی سے نپٹنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ۔ میاں مناظر حسین رانجھا صاحب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔ مجھے تھوڑا وقت اور دے دیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! محترمہ شمیم آفتاب صاحبہ بھی سرگودھا سے ہیں۔ آپ انہیں ایک منٹ اور دے دیں تاکہ وہ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب! آپ wind up کر لیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! ملک میں کپاس کی فصل گزشتہ پانچ سالوں سے مسلسل کم ہو رہی ہے جو ملک کی GDP اور ملک کی سب سے بڑی برآمدی صنعت ٹیکسٹائل کے لئے خطرہ ہے۔ پانچ سال میں کپاس کی پیداوار 22 فیصد کم ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی حکومتوں نے اس پر توجہ نہیں دی۔ جعلی ادویات، مہنگی کھاد، غیر معیاری بیج اور جدید ریسرچ نہ ہونے سے بھی پیداوار کم ہو رہی ہے۔ ہمیں اپنی فصلوں کو بچانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ قوانین بنانا جتنا اہم ہے اس سے زیادہ ان پر عملدرآمد کرانا ہے۔ کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے حکومت جو اقدامات اٹھا رہی ہے وہ بہترین ہیں مگر ان کے ثمرات بھی کسانوں تک پہنچنے چاہئیں۔

جناب چیئر مین! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے چھوٹے کسانوں کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کے فوائد بھی ان کو ملیں گے۔ ان اقدامات سے ان شاء اللہ کسانوں کے چہروں پر بھی خوشی آئے گی اور ان کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔
میں آخر میں کہوں گی کہ:

نظامِ کہنہ کے سائے میں عافیت سے نہ بیٹھ
نظامِ کہنہ تو گرتی ہوئی عمارت ہے
وطن چمکتے ہوئے کنکروں کا نام نہیں
یہ تیرے جسم، تری روح سے عبارت ہے

بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ جی، جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے زراعت کے موضوع پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں ایک چھوٹے سے زمیندار کا بیٹا ہوں۔ میری تمام معاشی ضرورتیں صرف اور صرف زراعت سے پوری ہوتی ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جس خاندان کا دارومدار صرف زراعت پر ہو تو اس کو پتا ہوتا ہے کہ زرعی معیشت پر انحصار کرنے والے لوگ کن مشکل حالات میں اپنی زندگی کا گزارا کر رہے ہیں۔ ہم جب حلقوں میں جاتے ہیں تو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ اسمبلیوں میں ممبر بن کر پہنچ جاتے ہیں۔ آپ ہمارے مسائل، دکھ درد اور زراعت کی مشکلات اسمبلیوں میں پیش کیوں نہیں کرتے؟ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہمت، طاقت اور وسائل کے مطابق جو آواز اُٹھا سکتے ہیں وہ اُٹھاتے ہیں لیکن ہماری بات سننا یا نہ سننا اور اس پر عملدرآمد کرنا حکومتوں کا فرض ہوتا ہے۔ میں بھی آج اپنا فرض پورا کر رہا ہوں اور اپنے ان کسانوں اور زمینداروں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم اسمبلیوں میں جا کر خاموش نہیں رہتے، گونگے اور بہرے نہیں بنتے بلکہ آپ کے حقوق کی جنگ لڑتے ہوئے وہاں پر اپنی آواز ضرور اُٹھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ بھی زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے آپ کو ایک پروگرام "مذاکرات" میں دیکھا تھا۔ ماشاء اللہ آپ نے بڑی خوبصورت باتیں کی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس چیئر پر بیٹھ کر بھی اسی انداز سے ہمارے ساتھ سلوک کریں گے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ حکومت بار بار اس بات کا ذکر خیر فرما رہی ہے کہ اس سال کماد، گندم اور مکئی کی بڑی bumper crops ہوئی ہیں۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ اڑھائی تین سال ہو گئے ہیں موجودہ حکومت نے زمیندار کو کیا سہولتیں فراہم کی ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ bumper crops ہوئی ہیں۔ منسٹر صاحب ہمارے ساتھی ہیں ہم کافی عرصہ اکٹھے بھی رہے ہیں گندم کا بیج سیڈ کارپوریشن والے 2700/2600 روپے فی من دیتے ہیں۔ پہلے DAP کھاد 2800/2700 روپے کی ملتی تھی لیکن اب 5600/5500 روپے کی مل رہی ہے۔۔

معزز ممبران: آج 6000 روپے کی مل رہی ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! میرے colleagues فرمارہے ہیں کہ DAP کھاد 6000 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ یوریا کھاد 1300/1200 روپے کی ہوتی تھی اب 2300/2200 روپے تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح سے زرعی ادویات کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس ضمن میں دکھ کی یہ بات ہے کہ زمیندار زرعی ادویات پر بھروسہ کرتے ہوئے، ان ڈیلروں پر بھروسا کرتے ہوئے زرعی ادویات کا استعمال کرتا ہے لیکن جب ان کا نتیجہ Zero نکلتا ہے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ میں نے جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے کماد پر سپرے کروایا تو ڈیلر صاحب نے بڑے دعوے سے کہا کہ یہاں ایک گھاس کا پودا نہیں ہو گا لیکن اب وہاں پر گھاس ہی گھاس ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے منسٹر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زمیندار کے لئے زرعی ادویات، بیج اور fertilizers بنیادی چیزیں ہیں، جب ان میں سہولت نہیں ہو گی تو زمیندار خواہ غریب ہو یا امیر، چھوٹا زمیندار ہو یا بڑا وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ مہربانی فرما کر اس معاملے میں وہ خصوصی دلچسپی سے کام کریں کیونکہ اگر وہ اپنے دورِ حکومت میں زمیندار کے لئے کچھ کر جائیں گے تو اِنشاء اللہ ان کا نام تاریخ کا حصہ ہو گا اور یہ ہمیشہ ہمارے دلوں پر حکومت کریں گے۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! مجھے اگر تھوڑی اجازت دیں تو میں کچھ تجاویز گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا آدھا ٹائم ہماری محترمہ لے گئی تھیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تمام نامساعد حالات، تمام مشکلات اور تمام تکالیف کے باوجود آپ کا چھوٹا بڑا زمیندار اور کسان دن رات محنت کرتا ہے اور میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ پاکستان کے اندر سرسبز انقلاب لانے کے لئے محنت کرتا ہے۔ آج کی گندم اُس کی ذاتی محنت اور کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ اچھی فصل پیدا ہوئی ہے۔ کماد کی فصل بھی اچھی ہوئی ہے جو اُن لوگوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ حکومت کی طرف سے اُن کو سہولتیں فراہم نہیں کی جاتیں اس کے باوجود وہ effort، ذاتی تصرف اور پیسا استعمال کر کے دن رات محنت کرتے ہیں، سردیوں اور گرمیوں میں راتوں کو جاگ کر پاکستان کو خود کفیل کرنے کی منازل تک پہنچانے کے لئے اپنا role ادا کرتے ہیں لیکن ہم اُس کا ہدیہ کچھ بھی نہیں دیتے۔ ٹریکٹر جو پہلے 8 لاکھ روپے کا تھا وہ آج 12/10 لاکھ روپے کا ہو چکا ہے۔ بڑا Fiat ٹریکٹر پہلے 13/12 لاکھ روپے کا تھا لیکن آج وہ 18/17 لاکھ روپے کا ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ kindly wind up کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: میں ایک منٹ کے بعد ختم کرتا ہوں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ مہربانی فرما کر زراعت کی طرف توجہ دیں کیونکہ 70 فیصد آبادی کا دارومدار کسی نہ کسی وسیلے سے زراعت پر ہے۔ جب ہم زراعت میں خود کفیل ہونے کی منازل طے نہیں کریں گے تو ہمیں چینی، گندم اور دیگر اجناس بھی باہر سے منگوانی پڑیں گی۔ ہم نے اپنے زمیندار کے لئے 1800 روپے گندم کا ریٹ مقرر کیا ہے لیکن مارکیٹ میں اسی سیزن میں دو ہزار روپے سے اوپر ریٹ چلا گیا ہے۔ اگر ہم زمیندار کو گندم کا ریٹ زیادہ دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ زمیندار زیادہ محنت کر کے پیداوار دے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ خود کفالت کی منازل بھی طے کریں گے۔

جناب چیئرمین: رانجھا صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! میرا ایک point رہ گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے درخواست کرتا ہوں کہ سابقہ اسمبلی میں بھی یہ point raise ہوا تھا اور اُس وقت گردیزی صاحب بھی اُس کمیٹی میں شامل تھے۔ آج اللہ تعالیٰ

کے فضل و کرم سے اِن کے پاس طاقت اور اختیارات ہیں لہٰذا میری اِن سے استدعا ہو گی کہ براہِ کرم فلیٹ ریٹ پر زمیندار سے taxes لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: السلام علیکم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کروں گی کہ اس سال ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے۔ میری ان سے درخواست ہے کہ دالوں کی پیداوار پر بھی توجہ دی جائے کیونکہ ابھی بھی ہمارے ملک میں باہر سے دالیں آ رہی ہیں اور اِس وقت ماش کی دال تین سے چار سو کلو روپے تک ہے۔ غریب بندے نے دال ہی کھانی ہوتی ہے لہٰذا دالوں کی پیداوار پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ کا ایک شہر ہے جو پوری دنیا کا 70 فیصد لہسن پیدا کرتا ہے لیکن ہمارے ملک میں لوگ traditional crops کی طرف جاتے ہیں جبکہ ہمارے ملک کی زمین اتنی زرخیز ہے کہ اگر ہم قیمتی فصلوں کی پیداوار بھی حاصل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یعنی زعفران بھی grow ہو سکتا ہے۔ میں as a Botanist آپ سے کہوں گی کہ please آپ untraditional crops کی طرف توجہ دیجئے نیز دالوں، لہسن اور ادرک وغیرہ پر بھی توجہ دیجئے کیونکہ یہ سب فصلیں پاکستان میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جو قیمتی فصلات ہیں ان کی کاشت کی طرف بھی منسٹر صاحب توجہ کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ اور میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ جب شاہ صاحب ٹی وی پر گفتگو کر رہے تھے تو اِن کے مطابق 20 ملین میٹرک ٹن گندم حاصل کر لی تھی لہٰذا میرے خیال میں آپ کا target پورا ہو گیا ہے لیکن کاشتکاروں کو شاباش دینے کی بجائے ٹیکسز مزید بڑھ رہے ہیں۔ 10 Horsepower کی موٹر رکھنے والے ٹیوب ویل پر 30/35 ہزار روپے کے ٹیکس ایک کسان کے لئے بہت مشکلات پیدا کرتے ہیں لہٰذا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ per Horsepower کے حساب سے ریٹ fix کر لیں لیکن اس کے لئے 10 Horsepower کی موٹر ٹیوب ویل کا 800 سے ایک ہزار روپیہ ریٹ fix کرنے کے

لئے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوانا پڑے گا۔ اسی طرح 15 and 20 Horsepower موٹر والے کسان کو بھی رعایت دی جائے۔ زمیندار نے آپ کو اس بات سے بچایا ہے کہ آپ باہر سے گندم خرید کر لائیں لیکن الحمدللہ آپ گندم میں خود کفیل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کپاس import کرتے ہیں کیونکہ آپ اپنے تجرباتی ادارے جیسے فیصل آباد یا دوسری جگہوں پر ہیں اُن کو فنڈز وغیرہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے آپ as compared to India ریسرچ میں بہت پیچھے ہیں۔ انڈیا میں کاشتکار خوشحال ہے جبکہ پاکستان کا کاشتکار بدحال ہے۔ اب کچھ areas ایسے ہیں جہاں پر کپاس ہوتی ہی نہیں لہٰذا تجربات کریں کہ اُن علاقوں میں کپاس کیوں نہیں ہو رہی؟ ضلع لاہور، اوکاڑہ اور فیصل آباد میں کپاس نہیں ہو رہی۔ آپ دیکھیں کہ ملتان اور اس سے آگے تھوڑی بہت کپاس کاشت ہوتی ہے لہٰذا مہربانی کر کے کپاس کی فصل میں پوری محنت کریں اور import ختم کر کے اپنے ملک کی کپاس سے استفادہ کریں۔ میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا کیونکہ دوسرے ساتھیوں نے بھی بولنا ہے۔ میں نے دو باتیں عرض کی ہیں لہٰذا ریسرچ پر بہت زیادہ توجہ دیں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے ٹائم دیا ہے لیکن میں نے آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لیا۔ اس دفعہ کسان نے آپ کو خوش کیا ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ جس طرح اس ہاؤس کی متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی کہ گندم کی قیمت دو ہزار روپے کر دی جائے جو نہیں ہوئی۔ آپ دیکھیں کہ صوبہ سندھ نے دو ہزار روپے قیمت مقرر کی ہے اس لئے مہربانی کر کے آئندہ سے گندم کا ریٹ دو ہزار روپے کریں۔ اگر سندھ والے کاشتکار کے لئے کچھ کرتے ہیں تو آپ بھی مہربانی کر کے اس ہاؤس کے تقدس کے مطابق آئندہ سے دو ہزار روپے ریٹ مقرر کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے ٹائم دیا لیکن میں مختصر سا وقت لوں گی۔ میں اپنے ایگریکلچر منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ پچھلی دفعہ ہم لوگوں نے جس جس چیز کے لئے کہا تھا وہ اس بار سب آ گیا اور راولپنڈی میں انہوں نے منڈی کا اعلان کیا ہے اس کے لئے میں اِن کا خاص طور پر شکریہ ادا کروں گی کیونکہ مجھے سب سے بڑی مجھے

تو وہ achievement لگی ہے کیونکہ اسلام آباد میں منڈی کا بہت بڑا مسئلہ تھا اور راولپنڈی والوں کو بہت سے problems ہوتے تھے تو یہ ایک بہت اچھا initative لیا ہے۔

جناب چیئر مین! میری آپ سے دوسری یہ request ہے کہ جنڈ میں آپ لوگوں نے جو کمپیوٹر سسٹم شروع کیا ہے جو کہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن وہاں سٹاف کی بہت زیادہ کمی ہے تو اتنے بزرگ لوگ صبح سے آ کر ٹوکن لے کر بیٹھے ہوتے ہیں جنہیں بہت سے issues کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ لوگ بہت دور دور سے آتے ہیں، وہاں پر ونڈوز تو بہت زیادہ ہیں لیکن دو تین لوگ بیٹھے ہوتے ہیں جبکہ دو اڑھائی بجے ان کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو دور دور سے آئے لوگوں کو اگلے دن دوبارہ سے پھر وہاں آنا پڑتا ہے۔ دیکھیں جب ہم لوگ اچھا کام کر رہے ہیں تو kindly اگر ہم کمپیوٹر سسٹم کے لئے سٹاف بڑھا دیں یا پھر دور سے آئے ہوئے لوگوں کو ٹوکن پہلے دے دیا جائے کیونکہ میں تو وہاں پر ایک دن گئی تھی اور صورت حال دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی کیونکہ دور دور سے بہت بزرگ لوگ آئے تھے جنہیں وقت ختم ہونے پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

جناب چیئر مین! ہمارے کھیتوں میں کام کرنے والی عورتوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ آپ یقین مانیں کہ میں اتنی خوش ہوئی کہ ہم اتنے initiatives لے رہے ہیں تو میں یہ چاہتی ہوں کہ ہماری اسمبلی میں جتنے بھی لوگ ہیں، ہمارے ساتھ وہ initiatives share کئے جائیں کیونکہ وہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں جب ہم زمینوں پر جاتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟ میری آپ سے یہی request ہے کہ ہمیں وہ سب باتیں بتائی جائیں کہ وہ خواتین قرضے کہاں سے لے سکتی ہیں یا انہیں کیا benefits دیئے جا رہے ہیں۔ خواتین گھروں میں بھی کام کرتی ہیں اور کھیتوں میں بھی کام کرتی ہیں۔ میری جہاں زمینیں ہیں وہاں پر ایک فصل گندم کی ہوتی ہے اور دوسری مونگ پھلی کی ہوتی ہے۔ مونگ پھلی کاشت کرنا سب سے مشکل کام ہے کیونکہ اس فصل کے دوران اتنے زیادہ کانٹے چبھتے ہیں کہ خواتین کے ہاتھ دیکھے نہیں جاتے تو میری یہ یہی request ہے کہ ہمیں وہ سب چیزیں share کی جائیں بلکہ سب معزز ممبران کو share کی جائیں کیونکہ سب معزز ممبران کا interest ہو گا کہ عورتوں کے لئے آپ نے ایک دو دن پہلے announce کیا ہے کہ اتنے benefits and facilities دی جا رہی ہیں۔ Thank you so much

جناب چیئر مین: محترم کاظم پیرزادہ!

جناب محمد کاظم پیرزادہ: شکریہ، جناب چیئرمین! الحمدللہ میرا تعلق برصغیر کی سب سے زرخیز وادی ستلج کے ساتھ ہے جو کہ دریائے ستلج کے ساتھ ساتھ ہے اور بدقسمتی سے اس دریا کو فروخت کر دیا گیا تھا جبکہ اس وقت ہم ٹیل پر ہیں۔ ہمارے مسائل بہ نسبت سنٹرل پنجاب اور اوپر والے اضلاع سے زیادہ مسائل ہیں۔ یہاں پر گندم کی بات ہوئی ہے اور گندم کا ایک سیکنڈل بھی ہمارے صوبے میں سامنے آیا ہے۔ میں عرض کروں کہ جس وقت پورے ملک میں گندم اگر کم ہوا کرتی تھی تو حکومتی ادارے بہاولپور میں targets سے زیادہ گندم procure کرتے رہے ہیں جو کہ ریکارڈ سے verify کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! Point scoring کی اس لئے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میری آپ سے بھی نیاز مندی ہے، محترم منسٹر صاحب میرے بزرگ اور بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ وہ خود ایک progressive کاشتکار ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ وزیر آبپاشی بھی موجود ہیں تو پوری دنیا میں support price سے زراعت کو کبھی بھی سہارا نہیں دیا جا سکتا بلکہ پوری دنیا میں inputs کے rates کو کنٹرول میں رکھ کر، تاجر اور industrialists کو جائز منافع پر روک کر کاشتکار کو inputs دیے جاتے ہیں جس سے کاشتکاروں کو فائدہ ہوتا ہے اور وہ کم از کم cost کے ساتھ ایک اچھی فصل grow کرتے ہیں جس کی بدولت صوبے اور ملک کو فائدہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! پہلی دفعہ گزشتہ دور حکومت میں یہ step لیا گیا تھا جو کہ 2008 سے 2013 میں بھی نہیں لیا گیا تھا بلکہ 2013 سے 2018 کے دوران میاں شہباز شریف کی حکومت کے دوران اس شعبے پر خصوصی توجہ دی گئی تھی اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کھادوں کی قیمتیں کم ہوئی تھیں۔ آج کھاد کے rates کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ جس طرح ہمارے سابق سپیکر اور بزرگ ممبر رانا محمد اقبال خان نے کہا ہے کہ اگر ہماری ٹیل کے اوپر پانی نہیں جائے گا، ابھی بھی منسٹر صاحب کی خصوصی مداخلت سے ہماری نہریں کل سے چلی ہیں جبکہ یہ 15 اپریل سے چلنی چاہئے تھیں۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے تو وہ ہمارے ہاں ہے نہیں تو آپ اگر ہمیں ٹیوب ویلوں کے اوپر کوئی سبسڈی نہیں لے کر دیتے تو ہم اپنی فصلیں کیسے کاشت کریں۔ وہ خطہ جو آپ کی گندم کے fix کئے ہوئے targets سے زیادہ گندم produce کرتا ہے اور آپ کی expectation سے

زیادہ گندم produce کرتا ہے، ایک زمیندار کی حکومت کے اندر بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ حکومت جس نے یا وہ وزیر اعلیٰ جو کہ جنوبی پنجاب کے حقوق کی علمبرداری کا نعرہ لگا کر آئے ہیں، انہوں نے ہمارے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جگہ کو جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بنانے کے لئے مختص کر دیا ہے جس سے ہماری ریسرچ کی طرف seriousness کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے مختص زمین کے اوپر جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بنانا چاہتے ہیں جبکہ بہاولپور میں الحمدللہ state land بے تحاشا موجود ہے تو خدارا! ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جگہ پر جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ نہ بنائیں۔ یہاں پر کاشت کار بیٹھے ہیں جو کہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ پاکستان کی معیشت ہمیشہ ڈانواں ڈول رہی ہے اور ہمارا انحصار قرضوں پر رہا ہے لیکن جب کبھی بہتری آئی ہے وہ صرف اس وقت آئی ہے جس وقت ہماری کوئی بھی فصل bumper crop ہوئی خواہ وہ چاول ہو یا کپاس اور آپ کا جو industrial infrastructure ہے وہ سارا کپاس کے ساتھ related ہے اور اسی فصل کے سہارے کھڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے پاس جو بیج تھے جن بیجوں کے زمانے میں ہم ریکارڈ اور bumper crop لیتے رہے ہیں ان بیجوں کو تیار کرنے پر 8/7 سال لگے اور proper ان کے اوپر پوری ریسرچ ہوئی، ہمارے soil ہمارے موسم اور ہمارے حالات کے مطابق وہ بیج تیار ہوئے۔ پچھلی حکومت میں تین seeds کے اوپر ایک منصوبہ پر ریسرچ ہو رہی تھی اور وہ یقیناً ایک time taking process ہے تو اس میں منسٹر صاحب ضرور interest لیں۔ کاشت کار کو ایسے seeds procure کر کے دیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہو کیونکہ کاشت کار کی محنت میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آپ تھوڑے unkind بھی ہو رہے ہیں کہ شاید میں نے بات لمبی کر دی ہے کیونکہ یہ آپ کے اپنے مسائل ہیں اور آپ خود بھی سمجھتے ہیں تو میری آپ سے آخری درخواست ہے کہ خدارا! کاشت کاروں کو آپ منڈیاں تلاش کر کے دیں۔ یہاں پر ایک Honorable Member نے بات بھی کی ہے کہ چھوٹی فصلیں بھی کاشت کرنے کی اس ملک میں capacity ہے کیونکہ یہ بڑا زرخیز صوبہ ہے تو ہمیں آپ منڈیاں تلاش کر کے دیں اور ہماری جنس یعنی ہماری produce کی جائز قیمتیں لے کر دیں۔ خدا کے لئے اس کے لئے کوئی روک لگائیں

کیونکہ ڈی اے پی اور یوریا کی قیمتوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اب اگلی فصل آنے والی ہے تو اس پر بھی کوئی مہربانی کرکے اس کی قیمتوں کو کنٹرول کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! محکمہ زراعت بہت ہی اہم شعبہ ہے جس پر بحث جاری ہے جس کی بہت دیر سے خواہش تھی۔ زراعت ہماری ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے جس کی ترقی کے ساتھ ہی ہماری ترقی وابستہ ہے اور GDP کا 40 فیصد ہمارے روزگار کا سب سے بڑا ذریعہ ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہماری زراعت اور ہمارے کسانوں کی معاشی حالت deteriorate ہی ہوتی جا رہی ہے۔ اگر ایک bumper crop آتی ہے تو اس پر فخر سے ہم اسمبلی میں اس کا credit لینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر آپ اس کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ موسمی حالات کی وجہ سے ممکن ہوا جبکہ یہ bumper crops کچھ عرصہ بعد آتی ہیں۔ یہ پہلی دفعہ نہیں آئی بلکہ 60 کی دہائی میں اور 80 کی دہائی اور اس کے بعد بھی کچھ سالوں میں bumper crops آتی رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! زراعت کے شعبے میں ترقی کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ میرا تعلق بہاول نگر سے ہے جو کہ جنوبی پنجاب اور بہاول پور ڈویژن میں واقع ہے جہاں پر بچپن سے دیکھتا آیا ہوں کہ ایک خوش حال اور زرعی علاقہ تھا جہاں اب water sanitation کی وجہ سے بہت سارے ہمارے گاؤں کاشت کے قابل نہیں رہے۔ وہاں پر نہروں کی لائننگ نہیں ہوئی اور پانی seep ہو کر زمینوں کو خراب کر رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ جہاں پر ہماری زرعی زمین میں کمی ہوتی جا رہی ہے ہمیں اس پر بھی غور کرنا چاہئے اور سیم والے علاقوں پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ یہاں پر وزیر آبپاشی محسن لغاری صاحب بھی بیٹھے ہیں میری ان سے گزارش ہوگی کہ نہروں کو پکا کرنے، ٹیوب ویلز اور drainage کا arrangement بھی کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ریسرچ کے بغیر ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ جنرل ایوب خان کے زمانے میں جو زرعی اصلاحات اور ریسرچ ہوئیں اس کے نتیجے میں جو بیج آیا آج

تک ہمیں یاد ہے کہ میکسی پاک اس وقت آیا تھا۔ ہمارے پاس ابھی تک ریسرچ میں کوئی نئے بیج نہیں آرہے ہیں۔ کاٹن کے علاقوں میں دیکھیں کہ کیا حالات ہیں۔۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! Wind up کرلیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بہاولنگر وہ ضلع ہے جس نے پورے پاکستان میں سب سے زیادہ کپاس کی گانٹھیں دی ہیں اور وہاں پر حالت یہ ہے کہ ہمیں جو ایک ہزار روپے فی بوری پر سبسڈی ملنی تھی وہ نہیں دی گئی حالانکہ ہم نے 9 لاکھ سے زیادہ گانٹھیں دیں۔ ہم پاکستان میں پہلے نمبر پر آئے اور دوسرے نمبر پر سانگھڑ آیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ اس ضلع کو خصوصی توجہ دیں۔ ہمارا پانی کا مسئلہ ہے کیونکہ ہم tail پر بیٹھے ہیں۔ جیسا کہ کاظم پیرزادہ نے کہا ہے کہ یہاں پر وارا بندی ہے اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس سال ہماری وارابندی میں مزید اضافہ کیا گیا۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! Wind up کرلیں آپ کے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اسی طرح ہماری laser leveling پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ اگر زمین کی laser leveling ہوگی تو ہم اسی پانی سے زیادہ کاشت کر سکیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد یوسف! آپ کم ٹائم میں بات کرلیں کیونکہ ٹائم کم ہے آپ کے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے زراعت پر بات کرنے کا موقع دیا۔ 24 مئی کو بھی اور آج بھی اس پر سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ ہماری آبادی کا 70 فیصد حصہ اسی سے وابستہ ہے، ان کی روٹی روزی کے لئے یہی دھندا ہے۔ بجائے یہ کہ میں اس پر بحث کروں کہ کھاد مہنگی ہوگئی، بیج مہنگے ہوگئے، ادویات مہنگی ہوگئیں اور ٹیوب ویل کے بلز بڑھ گئے اگر ان ساری چیزوں کو ایک فقرے میں سمویا جائے تو یہ چیزیں 60 سے 70 فیصد مہنگی ہوچکی ہیں۔ اگر ہم نے زمیندار کو بحال رکھنا ہے اور بین الاقوامی سطح پر جو زمیندارا ہمارے مقابلے میں ہو رہا ہے جیسے انڈیا، بنگلا دیش اور ویت نام ہیں تو وہ سارا کا سارا subsidies ہے۔ کسان کو اس

میں support price دی جاتی ہے۔ ہمیں بھی ان تمام چیزوں میں کسان کو support price دینا پڑے گی۔۔

جناب چیئرمین: ذرا wind up کر لیں۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے اور یہ وہ ضلع ہے جہاں پر کپاس کی پیداوار صوبہ سندھ کے برابر ہوتی تھی لیکن آج وہاں کپاس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ فصل بالکل نہیں ہوتی اور نئے seeds نہیں آسکے۔ کاٹن کی revival کے لئے اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ ریسرچ ونگ میں 68 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ کا view point آ گیا ہے۔۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! میں نے دو تین suggestions دینی ہیں مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ گنے کی ریسرچ کے لئے 1930 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو کسان کارڈ کے حوالے سے suggestion ہے کہ آپ جو کسان کارڈ دے رہے ہیں آپ نے کھاد پوٹاش پر 600 روپیہ سبسڈی دی ہے۔ جب کسان وہ خرید تا ہے تو اس کا scratch number محکمے کو بھیجنا پڑتا ہے۔ آپ کے محکمے والے آگے جن کو message بھیجتے ہیں ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور جتنے لوگوں نے سبسڈی لی ہے انہوں نے۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اگر آپ نے لمبی بات کی تو دوسرے دوست بات نہیں کر سکیں گے۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! مجھے صرف ایک منٹ چاہئے۔ جن کسانوں نے وہ rebate لیا ہے انہوں نے دو دو سو اور اڑھائی اڑھائی سو روپے فی بیگ محکمے والوں کو pay کیا ہے۔ اسی طرح ٹیوب ویلز کے ریٹس کو بہتر کیا جائے اور ریسرچ کے لئے بھی اچھی رقم رکھی جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ کا view point آ گیا ہے۔ جناب خالد ڈوگر!

جناب خالد محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج میں مخصوص پوائنٹس پر بات کروں گا۔ میں اس بحث میں نہیں پڑوں گا کہ (ن) لیگ کے دور میں کیا ریٹس تھے، آج کیا ہیں اور فلاں دور میں کیا تھے یہ ریٹس سب کے سامنے

ہی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ جو زمیندار کو سبسڈی announce کی گئی ہے وہ ان کو آج تک نہیں ملی وہ ان کو ملنی چاہئے نیز سبسڈی دینے کے طریقے کو آسان فرمایا جائے۔ چونکہ ایک بندہ اگر DAP کا بیگ لیتا ہے اس پر جو ڈیلر سٹیکر لگا کر دیتا ہے وہ ڈیلر سٹیکر اتار کر اس کو message کرتا ہے اور تین ماہ کے بعد اس کو وہ رقم واپس ملتی ہے۔ فرض کریں کہ اس نے 20 بیگ لینے ہیں تو اس کو 10 ہزار روپے دیئے جاتے ہیں اور باقی تین ماہ بعد دیئے جاتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ اس کو ڈیلر کے کھاتے میں ڈال دیا جائے اور سبسڈی کی واپسی کے طریقے کو آسان بنا دیا جائے۔ سیڈز کے ریسرچ سنٹرز پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کے لئے فنڈز رکھوائے جائیں تاکہ وہ مزید نئے بیج کی ریسرچ کر سکیں۔ میں جو سب سے اہم اور ضروری بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان سب باتوں کا ایک حل ہے وہ یہ ہے کہ قانون میں amendment کر کے "پنجاب فارمر کمیشن" بنا دیا جائے جس میں ہر زمیندار اس کا ممبر ہو۔ چونکہ ہر زمیندار اس کا ممبر ہو گا وہ اپنے علاقے کے لحاظ سے، صوبے کے لحاظ سے سفارشات مرتب کریں گے اور سفارشات کمیشن کے ذریعے سے پنجاب حکومت یا حکومت پاکستان کو دیں تاکہ آنے والے کل میں مزید پیداوار بہتر ہو سکے۔

جناب چیئرمین: پلیز، ذرا wind up کر لیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میری humbl request صرف یہی ہو گی کہ اس میں سارے ریٹس، سارے معاملات، ساری مہنگائی، ہر فصل کے لئے پانی، ہر فصل کے بیج کے لئے سفارشات اس کمیشن کے ذریعے مرتب ہو کر جائیں تاکہ زمیندار کے خدشات دور ہو سکیں۔ میری آپ سے آخری گزارش یہی ہو گی کہ اس بات کو focus کر لیا جائے کہ اس کو کمیٹی بنا کر۔۔

جناب چیئرمین: ڈوگر صاحب! آپ اپنی recommendations لکھ کر دے دیں۔ بہت شکریہ۔ جی، وزیر زراعت! آپ پانچ منٹ میں wind up کر لیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! مجھے wind up کرنے کے لئے پانچ منٹ نہیں بلکہ زیادہ ٹائم چاہئے کیونکہ تمام فاضل ممبران نے جو جو بات اور جو جو تجاویز دی ہیں

میں ان کو respond کر سکوں۔ آپ یا تو ٹائم extend کر دیں یا اس کو جمعہ تک لے جائیں تاکہ میں properly wind up کر سکوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے کتنی بات کرنی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں نے تمام فاضل ممبران کے issues پر جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اگر لمبی بات کرنی ہے تو پھر آپ Friday کو کر لینا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اب آپ ان ممبران کو موقع دے دیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئرمین! آپ مجھے بات کرنے دیں آخر دوسروں کو بھی آپ نے بات کرنے دی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے پاس جو نام آئے ہیں میں نے ان کو ہی موقع دیا ہے اپنی پسند نہ پسند والی بات نہیں ہے لیکن آپ بات کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیا۔ میں بہت مختصر بات کروں گی کیونکہ یہاں سب نے ریسرچ اور seed پر بات کی ہے اور ہمارا کاشتکار ان سے بہت affected ہے۔ میں آپ کی اجازت سے انگلش میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ انگلش میں بات کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

I would like to suggest you to give us a detailed account of what research we are doing in the PTI government and to know exactly where and what the research is all about in those areas where seeds are being provided. We should also encourage the people to take on the task of bringing better seeds and letting it be

outsourced as if such sort of industry is very needed in Pakistan today. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 28۔ مئی 2021 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for granting 16th scale to English Teachers according to Service Rules 2004 188
-Demand for taking action against persons increasing prices of milk and curd on their own 187
-Demand to provide angiography machine in THQ Hospital Fort Abbas 200
-Difficulties faced by people due to delapidated condition of over head bridge Okara 314
-Disturbance faced by patients due to untrained paramedical staff in private hospitals of Lahore 67
-Imposing of property tax over rural land in district Lahore 312
-Loss to crops and population due to poisenous water of factories 193

ADIL BAKHSH CHATTHA, CH.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)* 274

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-18th May,2021 3
-21st May,2021 105
-24th May,2021 141
-26th May,2021 225

AKHTAR ALI, CH.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Question No. 4345*)* 278

ALLA UD DIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Imposing of property tax over rural land in district Lahore 312
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for taking back the property tax on crop field in Manga Mandi 172

AMANULLAH WARRAICH MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Question No. 4317*)* 242

AMMAR YASIR, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171

PAGE NO.

-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 155
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 168
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162

ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)* 286
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)* 282

ANNOUNCEMENT
-Arrangemnt of vaccination of Covid-19 for honorable MPAs 17

ASHRAF ALI, CHOUDHARY
QUESTIONS regarding-
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 167
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169

AUTHORITIES-
-Of the House 7

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR
DISCUSSION On-
-Agriculture 208

AYSHA IQBAL, MS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 327
QUESTION regarding-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284

PAGE NO.

BILLS-
-The NUML University Mianwali Bill 2021 *(Introduced in the House)* 145
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 71
(Considered and passed by the House) 72-74
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 145

C

CABINET-
-Of the Punjab 7
CALL ATTENSION NOTICES regarding-
-Details about running over three persons by a drunked government officer in Sahiwal 185
-Rape and murder of a woman in Jhang 184
-Rape of nine year girl in area of Police Station Raza Abad, Faisalabad 181
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Questions No. 4317*& 4735*)* 242,263
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Questions No. 4345*& 4384*)* 249, 278
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)* 282
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)* 274
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)* 253
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)* 280
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)* 232
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)* 271
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)* 259

PAGE NO.

-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)* 234
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)* 247
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)* 245
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)* 276
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)* 281
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)* 279
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)*
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)* 274
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)* 282
-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)* 286
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)* 288
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)* 272
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)* 252
-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 239
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)* 285
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 279
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)* 230
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)* 277
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 286
288

D

DISCUSSION On-
-Agriculture 201
-Current situation of Palastine 128

PAGE NO.

E

EHSAN-UL-HAQ, MR.
RESOLUTION regarding-
-Demand to increas district funds of Bait-ul-Mall 316

F

FARAH AGHA, MS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 328

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
QUESTION regarding-
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123

H

HASSAN MURTAZA, SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Loss to crops and population due to poisenous water of factories 193
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for making Sugar Factories Control Act for interest of farmers 20
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 86
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh Pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)* 282
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)* 280
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 42
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 45
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48

	PAGE NO.
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)*	49
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)*	55
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)*	56
-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)*	29
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)*	51
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)*	49
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)*	53
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)*	57
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)*	47
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No.4633*)*	54
-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)*	56
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)*	65
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)*	58
-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)*	37
-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)*	60
-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)*	22
-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)*	62
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)*	66
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)*	44
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)*	59
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)*	45
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)*	64
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)*	52

PAGE NO.

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 126
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1205)* 126
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION On-
-Agriculture 201

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for granting 16th scale to English Teachers according to Service Rules 2004 188
DISCUSSION On-
-Agriculture 318

ISHRAT ASHRAF, MS.
QUESTION regaridng-
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)* 65
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)* 66

KHALID MEHMOOD, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 334

PAGE NO.

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)* 271
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)* 272
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)* 286
-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 285

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for remaining the concerned ministers present in the House 189
-Not to give permissions to MPAs to bring Palestinian flags in the House 114

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 125
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No.1205)* 126
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

M

MANAZAR HUSSAIN RANJHA
DISCUSSION On-
-Agriculture 324

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to provide angiography machine in THQ Hospital Fort Abbas 200
DISCUSSION On-
-Agriculture 332

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-

-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)* 239

-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)* 56

-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)* 37

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 43

-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65

-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63

-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 46

-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48

-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)* 50

-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)* 56

-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)* 56

-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)* 51

-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)* 54

-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)* 49

-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)* 58

-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)* 47

-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No. 4633*)* 55

-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)* 57

-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)* 66

-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)* 59

-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)* 61

PAGE NO.

-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)* 62
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)* 67
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)* 44
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)* 59
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)* 45
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)* 64
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)* 53

MEHWISH SULTANA, MS.

QUESTION regarding-

-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159

MINES & MINERALS DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171
-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159
-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 154
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 167
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

PAGE NO.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Husnain Bahadar, Sardar
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Ammar Yasir, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Agriculture 327
MOMINA WAHEED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 45
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)* 51
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 125
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)* 277
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 71, 78
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 97
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)* 29
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Questions No. 4317*& 4735*)* 242, 264
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Questions No. 4345*& 4384*)* 250, 278
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276

	PAGE NO.
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)*	282
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)*	254
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)*	275
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)*	280
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)*	232
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)*	271
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)*	259
-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)*	234
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)*	248
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)*	245
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)*	277
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)*	281
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)*	279
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)*	274
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)*	283
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)*	287
-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)*	288
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)*	272
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)*	240
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)*	252
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)*	277
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)*	286
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)*	280

PAGE NO.

-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 285
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 288
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 230

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*

BILLS *(Discussed upon)-*
-The NUML University Mianwali Bill 2021 145
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021 145

CALL ATTENSION NOTICES regarding-
-Details about running over three persons by a drunked government officer in Sahiwal 186
-Rape and murder of a woman in Jhang 184
-Rape of nine year girl in area of Police Station Raza Abad, Faisalabad 182

DISCUSSION On-
-Current situation of Palastine 134

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 78

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for making Sugar Factories Control Act for interest of farmers 20
-Not to give permissions to MPAs to bring Palestinian flags in the House 115

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Performance Audit Report on Prevention and Control of Dengue of District Rawalpindi for the Audit Year 2017-18 138
-The Performance Audit Report on Punjab Millenium Development Goals Program (Health Sector) District Sheikhupura 137

RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 79, 99
-Demand for granting facilities to employees of Child Protection Bureaue equal to other Govt empolyees 317

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of the Opposition)*

DISCUSSION On-
-Current situation of Palastine 128

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 96

MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.

DISCUSSION On-
-Agriculture 330

PAGE NO.

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)* 44
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)* 45
MUHAMMAD MOAZZAM SHER MR.
-Oath of office 18
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*
POINT OF ORDER regarding-
-Speech of Irrigation Minister on current situation of water in canals 289
MUHAMMAD MOAVIA, MR.
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 89
MUHAMMAD SHOAIB OWAISI, MIAN
QUESTION regarding-
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)* 281
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Rape of nine year girl in area of Police Station Raza Abad, Faisalabad 181
QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 42
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)* 259
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 333
MUMTAZ ALI, MR.
QUESTION regarding-
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)* 57
MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTION regarding-
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
MUNEEB-UL-HAQ, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Difficulties faced by people due to delapidated condition of over head bridge Okara 314
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Question No. 4735*)* 263

PAGE NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-18th May, 2021 14
-21st May, 2021 108
-24th May,2021 144
-26th May,2021 228
NASEER AHMAD, MR.
QUESTION regarding-
-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
NASIR MEHMOOD, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)* 232
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)* 49
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)* 49
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 230
NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)* 274
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for taking action against persons increasing prices of milk and curd on their own 187
NISAR ALI KHAN, CH.
-Oath of office 229
NOOR UL AMEEN WATTOO
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)* 253
NOTIFICATION of-
-Acting Speaker 223
-Summoning of 32nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 1

PAGE NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Muhammad Moazzam Sher Mr. (PP-84) 18
-Nisar Ali Khan, Ch. (PP-10) 229
OFFICERS-
-Of the House 13

P

PANEL OF CHAIRMEN-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 32st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 17
PARLIAMENTARY SECRETARIES-
-Of the Punjab 11
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Taimoor Masood, Malik
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for making Sugar Factories Control Act for interest of farmers 20
-Demand for remaining the concerned ministers present in the House 189
-Demand for taking back the property tax on crop field in Manga Mandi 172
-Demand for taking steps to make secure the Wardan city from erosion of land 178
-Not to give permissions to MPAs to bring Palestinian flags in the House 114
-Speech of Irrigation Minister on current situation of water in canals 289
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Refusal of meeting by by Director PHA with honorable member 311

Q

QUESTIONS regarding-
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Questions No. 4317*& 4735*)* 242,263
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Questions No. 4345*& 4384*)* 249, 278
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)* 282

	PAGE NO.
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)*	276
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)*	284
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)*	274
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)*	253
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)*	280
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)*	232
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)*	271
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)*	259
-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)*	234
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)*	247
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)*	245
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)*	276
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)*	281
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)*	279
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)*	274
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)*	282
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)*	286
-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)*	288
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)*	272
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)*	252
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)*	239
-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)*	285
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)*	279

	PAGE NO.
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)*	230
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)*	277
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)*	286
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)*	288
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)*	42
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)*	65
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)*	63
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)*	45
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)*	48
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)*	49
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)*	55
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)*	65
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)*	56
-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)*	29
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)*	51
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)*	49
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)*	53
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)*	57
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)*	47
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No.4633*)*	54
-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)*	56
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)*	58
-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)*	37

	PAGE NO.
-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)*	60
-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)*	22
-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)*	62
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)*	66
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)*	44
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)*	59
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)*	45
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)*	64
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)*	52
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)*	127
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)*	123
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)*	122
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)*	109
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)*	125
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)*	120
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)*	124
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No.1205)*	126
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)*	111
MINES & MINERALS DEPARTMENT-	
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)*	171
-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)*	146
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)*	164
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)*	159
-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)*	154
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)*	151
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)*	167
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)*	170
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)*	169
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)*	162

PAGE NO.

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162
RAHAT AFZA, MS.
QUESTION regarding-
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-18th May, 2021 15
-21st May, 2021 107
-24th May,2021 143
-26th May,2021 227
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Performance Audit Report on Prevention and Control of Dengue of District Rawalpindi for the Audit Year 2017-18 138
-The Performance Audit Report on Punjab Millenium Development Goals Program (Health Sector) District Sheikhupura 137
RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 79
-Demand for granting facilities to employees of Child Protection Bureaue equal to other Govt empolyees 317
-Demand to increas district funds of Bait-ul-Mall 316
RUKHSANA KAUSAR, MS.
QUESTION regarding-
-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)* 60

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Details about running over three persons by a drunked government officer in Sahiwal 185
QUESTIONS regarding-
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)* 53
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)* 52

PAGE NO.

SAJID AHMED KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disturbance faced by patients due to untrained paramedical staff in private hospitals of Lahore 67
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021 71
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 71
SAJJAD HAIDER NADEEM, MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)* 55
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)* 56
SAMI ULLAH KHAN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)* 47
-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)* 62
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 84
SHAHEENA KARIM, MS.
QUESTIONS regarding-
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)* 64
SHAHIDA AHMED, MS.
QUESTION regarding-
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 288
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 321
SHAZIA ABID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)* 279
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)* 58
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)* 279

PAGE NO.

-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1205)* 126

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for taking steps to make secure the Wardan city from erosion of land 178

QUESTIONS regarding-

-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 154

-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)* 22

SUMMONING-

-Notification of 32nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 1

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)* 234

-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)* 288

-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No.4633*)* 54

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK *(Parliamentary Secretary for Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)* 30

-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)* 37

-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)* 22

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

DISCUSSION On-

-Agriculture 336

TARIQ MASIH GILL, MR.

PRIVILAGE MOTION regarding-

-Refusal of meeting by by Director PHA with honorable member 311

PAGE NO.

U

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)* 247
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)* 245
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
UZMA KARDAR, MS.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Rape and murder of a woman in Jhang 184
DISCUSION ON
-Agriculture 218
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Question No. 4384*)* 249
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)* 252
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

Z

ZAHEER IQBAL, MR.
QUESTION regarding-
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)* 276
ZAIB-UN-NISA MS.
QUESTION regarding-
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)* 59